اُردُو

بال بھارتی

چوتھی جماعت

बालभारती हीरक महोत्सव

مُفت تقسیم کے لیے

(ٹیلی مینٹل ہیلتھ اسسٹنس اینڈ نیٹ ورکنگ اکراس اسٹیٹس)

Tele MANAS (Tele Mental Health Assistance and Networking Across States)

(14416/1800-89-14416)

قومی ذہنی صحت پروگرام کے تحت 'ٹیلی مانس' مرکزی حکومت کی اسپانسر شدہ ایک اسکیم ہے جو ریاست مہاراشٹر میں شروع کی گئی ہے۔ یہ پروگرام اکتوبر 2022 سے جاری ہے۔ ٹیلی مانس کے تحت فون نمبر 14416 کے ذریعے ہفتے کے ساتوں دن، 24 گھنٹے ذہنی صحت سے متعلق جامع خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔ اس پروگرام کے تحت مختلف ذہنی مسائل کے شکار افراد کے لیے ماہرین کے ذریعے مشورے اور علاج سے متعلق معلومات دستیاب ہے۔ ٹیلی مانس ہیلپ لائن پر کی جانے والی کال کے ذریعے دی گئی تمام معلومات مکمل رازداری میں رکھی جاتی ہے۔ والدین، طلبہ اور اساتذہ بلا جھجک اپنے مسائل اور پریشانیوں کے بارے میں فون پر بات کریں اور اس ہیلپ لائن سے دیگر لوگوں کو بھی فائدہ اٹھانے کی ترغیب دیں۔

منودرپن ہیلپ لائن

منودرپن (8448440632) یہ مفت ٹیلی فون خدمات جولائی ۲۰۲۰ء سے وزارتِ تعلیم کی جانب سے نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ میں 'منودرپن سیل' کے ذریعے طلبہ، سرپرستوں اور اساتذہ کو نفسیاتی رہنمائی اور مدد دینے کے لیے ہفتے کے آٹھوں دن صبح ۸ بجے سے رات ۸ بجے تک فراہم کی جارہی ہیں۔ طلبہ، سرپرست اور اساتذہ ضروری رہنمائی اور مشاورت حاصل کرنے کے لیے اس ہیلپ لائن پر بھی فون کرسکتے ہیں۔

راجیہ شیکشنک سنشودھن و پرشکشن پریشد، مہاراشٹر، پونہ کی جانب سے تیار کردہ نصاب اور درسیات کے مطابق یہ درسی کتاب بنائی گئی ہے اور اس کے ذریعے اس کی جانچ کی گئی ہے۔

سرکاری فیصلہ نمبر: ابھیاس-۲۱۱۶/(پر-نمبر۴۳/۱۶)ایس ڈی-۴ مؤرّخہ ۲۵/اپریل ۲۰۱۶ء کے مطابق قائم کردہ رابطہ کار کمیٹی کی ۱۱/مارچ ۲۰۲۶ء کو منعقدہ نشست میں اس درسی کتاب کو تعلیمی سال ۲۰۲۷-۲۰۲۶ء سے متعین کرنے کی منظوری دی گئی ہے۔

اُردوٗ

بال بھارتی

چوتھی جماعت

سمگر شِکشا

درسی کتاب میں درج Q.R. Code کے ذریعے ڈیجیٹل درسی کتاب، اسی طرح درس وتدریس کے مواد کے لیے مفید سمعی و بصری وسائل دستیاب ہوں گے۔

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پُستک نِرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ - ۴۱۱۰۰۴۔

پہلا ایڈیشن :   ۲۰۲۶ (2026)

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ-۴

اس کتاب کے جملہ حقوق مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ کے حق میں محفوظ ہیں۔ کتاب کا کوئی بھی حصہ ڈائرکٹر، مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہ کیا جائے۔

اُردو لسانی کمیٹی :

- جناب محمد یٰسین محمد عمر اعظمی (صدر)
- جناب عبدالملک عبدالقادر نظامی (رکن)
- جناب عبدالاعلیٰ عبداللطیف (رکن)
- جناب مومن وسیم احمد محمد فاروق (رکن)
- جناب وسیم فرحت خلیل فرحت (رکن)
- جناب عبدالقیوم کفایت خان (رکن)
- محترمہ نازیہ ذاکر شیخ (رکن)
- جناب متین احمد خان غلام منظور خان (رکن)
- ڈاکٹر محمد محسن احمد محمد امین (رکن)
- ڈاکٹر وسیم عقیل شاہ (رکن)
- ڈاکٹر ناصر الدین انصار (مدعو رکن)
- جناب شمیم اقبال مومن (مدعو رکن)
- ڈاکٹر شیخ محمد شرف الدین محمد یوسف (مدعو رکن)
- جناب فاروق سیّد (مدعو رکن)
- جناب سیّد خالد اکبر علی (مدعو رکن)
- جناب توصیف پرویز محمد مظفر (نصاب رابطہ کار)
- جناب خان نوید الحق انعام الحق (رکن سکریٹری)

معیار جائزہ کار

- ڈاکٹر ہاشمی سیّد شعیب قمر الدین (ایگزیکیوٹیو آفیسر، اُردو اکادمی)
- محترمہ قمر النساء اختیار علی سیّد (ایڈوکیٹ)
- محترمہ فریدہ راج (اسپیشل ایجوکیٹر CWSN)

رابطہ کار اُردو

جناب خان نوید الحق انعام الحق

انچارج اسپیشل آفیسر برائے اُردو، بال بھارتی

جناب ناصر علی یعقوب علی شیخ

انچارج اسسٹنٹ اسپیشل آفیسر برائے اُردو، بال بھارتی

ڈی ٹی پی وتزئین

جناب آصف نثار سیّد

یسریٰ گرافکس، شاپ نمبر ۵، انامے بلڈنگ،

۳۰۵، سوموار پیٹھ، پونہ-۱۱

آرٹسٹ

جناب راجندر گردھاری | جناب آصف نثار سیّد

سرورق

جناب بھاٹو رام داس باگلے

پروڈکشن

محترمہ متالی شِتپ، چیف پروڈکشن آفیسر

جناب راجندر پانڈلوسکر، پروڈکشن آفیسر

پیپر : 70 جی ایس ایم، کریم واو

پرنٹ آرڈر :

پرنٹر :

ناشر

جناب ہیمنت بابر

اِنچارج کنٹرولر

ایم ایس بیورو آف ٹیکسٹ بک پروڈکشن،

پربھادیوی، ممبئی - ۴۰۰۰۲۵

بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو

ایک مقتدر سماج وادی غیر مذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں

اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں :

انصاف، سماجی ، معاشی اور سیاسی ؛

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ ، دین اور عبادت ؛

مساوات بہ اعتبارِ حیثیت اور موقع ،

اور ان سب میں

اُخوت کو ترقّی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور

سالمیت کا تیقّن ہو؛

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبّیس نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ آئین

ذریعۂ ہٰذا اختیار کرتے ہیں،

وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

بھارت کا آئین

حصہ 4 الف

شہریوں کے بنیادی فرائض

اقتباس 51 الف

بنیادی فرائض – بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہوگا کہ وہ –

(الف) آئین پر کاربند رہے اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے۔

(ب) ان اعلیٰ نصب العین کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔

(ج) بھارت کے اقتدارِ اعلیٰ، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرکے ان کا تحفّظ کرے۔

(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے قومی خدمت انجام دے۔

(ہ) مذہبی، لسانی اور علاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام الناس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو۔

(و) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے۔

(ز) قدرتی ماحول کو محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت وشفقت کا جذبہ رکھے۔

(ح) دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی واصلاحی شعور کو فروغ دے۔

(ط) قومی جائداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے۔

(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقی کی منازل طے کرنے میں سرگرمِ عمل رہے۔

(ک) سرپرستوں کو چاہیے کہ چھے سے چودہ سال کی عمر کے بچوں کے لیے تعلیم کے مواقع فراہم کرے۔

راشٹر گیت

جَن گَن مَن - اَدِھ نایک جَیَہ ہے
بھارَت - بھاگیہ وِدھاتا۔
پَنجاب، سِندُھ، گُجراتَ، مَراٹھا
دراوِڑ، اُتکَل، بَنگ،
وِندھیہ، ہِماچَل، یَمُنا، گنگا،
اُچّھَل جَل دِھ تَرَنگ،
تَوَ شُبھَ نامے جاگے، تَوَ شُبھَ آشِس ماگے،
گاہے تَوَ جَیَہ گاتھا،
جَن گَن منگل دایَک جَیَہ ہے،
بھارَت - بھاگیہ وِدھاتا۔
جَیَہ ہے، جَیَہ ہے، جَیَہ ہے،
جَیَہ جَیَہ جَیَہ، جَیَہ ہے۔

عہد

بھارت میرا ملک ہے۔سب بھارتی میرے بھائی اور بہنیں ہیں۔

مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور مَیں اس کے عظیم و گوناگوں وِرثے پر فخر محسوس کرتا ہوں۔مَیں ہمیشہ اِس ورثے کے قابل بننے کی کوشش کروں گا۔

میں اپنے والدین، استادوں اور بزرگوں کی عزّت کروں گا اور ہر ایک سے خوش اخلاقی کا برتاؤ کروں گا۔

میں اپنے ملک اور اپنے لوگوں کے لیے خود کو وقف کرنے کی قسم کھاتا ہوں۔ اُن کی بہتری اور خوش حالی ہی میں میری خوشی ہے۔

پیش لفظ

عزیز طلبہ!

نیا تعلیمی سال شروع ہو چکا ہے۔ آپ کے سامنے اُردو بال بھارتی، چوتھی جماعت کی درسی کتاب پیش کرتے ہوئے مجھے دلی مسرت ہو رہی ہے۔

تیسری جماعت تک آپ لفظ اور جملے پڑھنا، لکھنا اور بولنا سیکھ چکے ہیں۔ چوتھی جماعت کی درسی کتاب کے ذریعے آپ نئی نئی کہانیاں، نظمیں، مکالمے، تصویری کہانیاں، تصویر خوانی، معلوماتی مضامین پڑھنے کی خوشی حاصل کریں گے۔ درسی کتاب کے اسباق آپ کو غور و فکر کی رغبت دلائیں گے، نئی نئی باتیں سکھائیں گے اور ان کے ذریعے آپ کی تخیلاتی قوت کو وسعت ملے گی۔

آپ درسی کتاب میں شامل نظمیں اور گیت لے، سُر اور حرکات وسکنات کے ساتھ پیش کر سکیں گے۔ آپ کو یہ تمام نظمیں پڑھنے، سنانے اور دوستوں/سہیلیوں کے ساتھ گانے میں لطف آئے گا۔ جہاں نظمیں آپ کو سنانے اور گانے پر مجبور کریں گی وہیں چند کہانیاں پڑھتے ہوئے آپ کو خود کے تجربات یاد آجائیں گے۔ ہر سبق اور نظم کے ساتھ دی ہوئی رنگین تصاویر متن کو سمجھنے میں مدد کریں گی۔ کہیں کہیں آپ خود تصویر دیکھ کر کہانی بنا پائیں گے۔

درسی کتاب میں مختلف عنوانات کے تحت دی ہوئی تمام سرگرمیاں مکمل کرنے سے آپ کی زبان دانی کی مہارتوں میں مزید نکھار پیدا ہوگا۔ 'پڑھیں، سمجھیں اور لکھیں'، 'سوچ کر بتائیے'، 'وجہ بتائیے'، 'کوشش کرکے دیکھیے'، 'آیئے زبان سیکھیں'، 'تصویری کہانی' جیسی رنگارنگ سرخیوں کے تحت دی ہوئی مختلف سرگرمیاں مکمل کرنا اور لکھنا آپ یقیناً پسند کریں گے۔ ان سرگرمیوں کی مشق سے آپ کی زبان دانی کے ذخیرے میں خوب اضافہ ہوگا۔ درسی کتاب میں شامل سرگرمیوں اور منصوبوں کی انجام دہی میں آپ بہت لطف محسوس کریں گے۔

اس درسی کتاب کی وجہ سے گھر، اسکول، آس پاس بات چیت کرتے وقت آپ فصیح، دل کش اور مؤثر اُردو زبان کا خود اعتمادی کے ساتھ استعمال کر سکیں گے۔ اس درسی کتاب کو آپ خوشی خوشی اور دل سے پڑھیے۔ درسی کتاب کے تمام مواد کو اچھی طرح سمجھ لیجیے۔

عزیز طلبہ! آپ کے تعلیمی سفر کے لیے نیک خواہشات!

(انورادھا اوک)

ڈائرکٹر

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ۔

پونہ۔

تاریخ : ۱۹/اپریل ۲۰۲۶ء

بھارتی سَور : وَیشاکھ ش ۲ شکے ۱۹۴۸ (اکشے ترتیہ)

آموزشی ماحصل زبان دانی - چوتھی جماعت

	طالب علم -	صفحہ نمبر
1.1.1	واقعات، حادثات، کہانیاں، گیت، نظمیں اور روزمرہ زندگی کے تجربات وغیرہ کے بارے میں ہم جماعت طلبہ سے گفتگو کرتا ہے۔	۱، ۲، ۳، ۱۱، ۱۹، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۳۳، ۴۹، ۵۰، ۵۲، ۶۰، ۶۳، ۶۹، ۷۲، ۷۴، ۷۵، ۸۲
1.1.2	کہانیاں، اقتباسات، پیراگراف، خبریں سن کر اس سے متعلق گروہ میں بحث کرتا ہے۔	۵، ۲۰، ۲۴، ۲۹، ۳۴، ۴۴، ۵۱، ۵۳، ۵۶، ۶۱، ۶۵، ۶۹، ۷۰، ۷۵، ۷۷، ۷۹، ۸۳، ۹۰
1.1.3	رونما حادثات، واقعات اور روزمرہ کے تجربات کے بارے میں ہم آہنگ / مربوط طریقے سے اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے۔	۱۳، ۱۷، ۲۴، ۳۴، ۴۴، ۵۱، ۵۳، ۶۱، ۶۵، ۶۹، ۷۵، ۷۹، ۸۲، ۹۰
1.1.4	دیے ہوئے عنوان پر تفہیم کے ساتھ آٹھ سے دس جملوں پر مبنی گفتگو کرتا ہے۔	۵، ۱۵، ۲۴، ۲۸، ۳۴، ۴۴، ۵۱، ۵۳، ۶۱، ۶۵، ۶۹، ۷۱، ۷۶، ۷۹، ۸۳، ۹۰
1.2.1	مختلف اقسام کے متن سن کر اور پڑھ کر اہم نکات بیان کرتا ہے۔	۶، ۱۰، ۱۴، ۱۵، ۱۸، ۲۷، ۲۸، ۳۹، ۵۶، ۶۵، ۷۹، ۸۶، ۸۹، ۹۳، ۹۵
1.2.2	متن کے مرکزی خیال کی تفصیل سے وضاحت کرتا ہے۔	۱، ۲، ۳، ۶، ۱۱، ۱۵، ۱۹، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۸، ۳۳، ۳۹، ۴۹، ۵۰، ۵۲، ۵۶، ۶۰، ۶۳، ۶۹، ۷۲، ۷۴، ۷۵، ۷۹، ۸۲، ۸۶، ۸۹، ۹۳، ۹۵
1.2.3	ادب کے نفس مضمون کی وضاحت کرتا ہے۔	۲، ۶، ۱۵، ۲۳، ۲۸، ۳۹، ۵۰، ۵۶، ۶۳، ۷۴، ۷۷، ۷۹، ۸۶، ۸۹، ۹۳، ۹۵
1.2.4	کمرۂ جماعت میں پڑھے جانے والے ادب کے متن کا خلاصہ بیان کرتا ہے۔	۶، ۱۵، ۲۸، ۳۹، ۵۶، ۶۳، ۷۹، ۸۶، ۸۹، ۹۳، ۹۵
1.3.1	بیان/ پوچھے ہوئے واقعے/ چیزوں سے متعلق ۵ تا ۶ سطروں میں معلومات بیان کرتا ہے۔	۶، ۱۵، ۲۸، ۳۹، ۴۱، ۵۶، ۶۲، ۶۳، ۷۰، ۷۱، ۷۷، ۷۹، ۸۶، ۸۹، ۹۳، ۹۵
1.3.2	تہواروں، جشن اور خاص دن کے موقع پر مبارک باد دیتا اور معلومات فراہم کرتا ہے۔	۵۴، ۵۸
1.3.3	اسکول کے مختلف پروگراموں میں زبانی پیش کش کرتا ہے۔ (نظم، حرکاتی گیت وغیرہ)	۳، ۱۱، ۲۴، ۵۴، ۶۵، ۸۲
1.3.4	دیے ہوئے موضوع پر اپنی مناسب رائے کا اظہار کرتا ہے۔	۱، ۲، ۳، ۷، ۱۱، ۱۹، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۳۳، ۳۶، ۴۰، ۴۹، ۵۰، ۶۰، ۶۹، ۷۱، ۷۲، ۷۴، ۷۵، ۸۲
2.1.1	پڑھے ہوئے متن (نثر و نظم) میں واقعات کی صحیح ترتیب بتاتا ہے۔	۸، ۳۰، ۳۶، ۴۵
2.1.2	متن کے اہم واقعات اور کرداروں کے بارے میں بتاتا ہے۔	۷، ۳۶، ۶۵، ۸۰، ۸۶، ۸۹، ۹۰، ۹۳
2.1.3	متن میں علاماتِ اوقاف (وقفہ، ختمہ، سکتہ، سوالیہ، واوین، فجائیہ) کا استعمال کرتا ہے۔	۷، ۱۶، ۲۵، ۲۹، ۳۴، ۳۶، ۴۱، ۴۴، ۴۸، ۵۱، ۵۷، ۸۰، ۸۱، ۹۰
2.1.4	پڑھے ہوئے متن کے موضوع سے متعلق اندازہ لگاتا ہے اور اپنی زبان میں بیان کرتا ہے۔	۳، ۷، ۱۲، ۱۹، ۲۴، ۳۳، ۵۲، ۶۰، ۶۹، ۸۲
2.1.5	پڑھے ہوئے مواد سے متعلق ۴ تا ۵ جملوں میں نتیجہ اخذ کرکے رائے کا اظہار کرتا ہے۔	۳، ۱۲، ۱۹، ۲۴، ۳۳، ۵۲، ۶۰، ۶۹، ۷۵، ۸۲
2.2.1	پڑھے ہوئے مختلف قسم کے متن کے مقصد/ واقعہ/ شخصی خاکہ اور کردار کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے۔	۶، ۱۶، ۲۸، ۳۹، ۵۶، ۶۳، ۷۰، ۷۹، ۸۶، ۸۹، ۹۳، ۹۵
2.2.2	پڑھے ہوئے متن کے اشخاص، مرکزی کرداروں کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے۔	۲، ۶، ۱۶، ۲۳، ۲۸، ۳۹، ۵۰، ۵۶، ۶۳، ۷۹، ۸۶، ۸۹، ۹۳، ۹۵
2.2.3	پڑھے ہوئے ادب (نظم/ نثر) کا متن اور نتائج بیان کرتا ہے۔	۲، ۲۳، ۳۹، ۵۰، ۵۶، ۶۳، ۷۴، ۷۹، ۸۶، ۸۹، ۹۳، ۹۵
3.1.1	دیے ہوئے ذخیرۂ الفاظ سے مربوط جملے لکھتا ہے۔	۴، ۷، ۹، ۱۶، ۱۸، ۳۱، ۳۵، ۶۸
3.1.2	آس پاس پیش آنے والے واقعات کو ترتیب دے کر اپنے ذاتی تجربات کی بنیاد پر ایک پیراگراف بناتا ہے۔ اپنی ذاتی رائے کے ساتھ اختتام کرتا ہے۔	۱۳، ۱۷، ۳۰، ۳۶، ۴۷، ۵۷، ۵۸
3.1.3	غیر مانوس متن پڑھ کر عنوان لکھتا ہے۔	۵۸، ۷۷، ۸۴
3.1.4	مختلف ادبی اصناف میں اپنے تجربات کو ۴ سے ۵ جملوں میں پیش کرتا ہے اور عنوان دیتا ہے۔	۵۵، ۸۰، ۸۴
3.2.1	دیے ہوئے متن میں بنیادی تصورات اور موضوعات کی نشان دہی کرتا ہے۔	۲۵، ۲۹، ۳۴، ۵۳، ۵۸، ۶۵، ۷۰، ۸۰
3.2.2	دیے ہوئے متن میں صورتِ حال پر مبنی اپنی رائے لکھتا ہے۔	۹، ۱۳، ۱۷، ۵۱، ۵۷، ۵۹، ۶۱، ۷۰، ۸۰

3.2.3	دیے ہوئے موضوع پر چھے تا آٹھ جملوں میں واضح اور مربوط پیراگراف لکھتا ہے۔	۹، ۱۳، ۱۷، ۵۱، ۵۷، ۵۹، ۶۱، ۷۰، ۸۰
3.3.1	مختلف موضوعات پر دیواری اخبار بناتا ہے۔	۵۴، ۸۴
3.3.2	دیے ہوئے موضوع پر ایک قلمی نسخہ تیار کرنے کے لیے مواد حاصل کرتا ہے اور لکھتا ہے۔	۵، ۸۴
3.3.3	اسکول کے ثقافتی پروگرام کے لیے دعوتی کارڈ تیار کرتا ہے۔	۵۴، ۸۴
3.3.4	مکالماتی انداز میں اپنے ذاتی تجربات لکھتا ہے۔	۳۶، ۴۰، ۵۴، ۵۸
3.4.1	مناسب علاماتِ اوقاف (ختمہ، سکتہ، سوالیہ نشان، واوین) اور مرکب حروف پر مشتمل الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے پانچ تا چھے جملوں میں متن لکھتا ہے۔	۱۳، ۱۷، ۴۰
3.4.2	لکھنے کے اُصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے لفظ اور جملہ بندی کرتا ہے۔	۴، ۷، ۹، ۴۰، ۴۷، ۵۱، ۸۰
3.4.3	صفت، فعل، زمانہ ان سب کا خیال کر کے متن تحریر کرتا ہے۔	۹، ۳۲، ۴۲، ۴۶، ۴۸، ۵۸، ۶۶، ۶۸، ۸۶
4.1.1	ہم معنی، متضاد الفاظ کی فہرست تیار کرتا ہے۔	۷، ۱۱، ۲۰، ۲۹، ۳۰، ۳۳، ۵۴، ۶۵، ۷۵، ۸۲، ۹۱
4.1.2	کئی معنی والے الفاظ کا ذخیرہ کرتا ہے۔	۱۲، ۲۱، ۳۷
4.1.3	الفاظ کے معنی سمجھ کر ان کا روزمرہ معمولات میں اطلاق کرتا ہے۔	۸، ۱۰، ۱۴، ۱۸، ۲۷، ۳۱، ۳۵، ۳۷، ۴۲، ۴۸، ۵۳، ۶۶، ۶۷، ۶۹، ۷۹، ۸۱، ۹۱
4.2.1	ذاتی طور پر عمل کے ذریعے لفظی تصویروں اور لفظی کھیلوں کے توسط سے نئے نئے الفاظ کا ذخیرہ کرتا ہے۔	۸، ۱۲، ۳۱، ۳۷، ۶۱
4.2.2	ایک لفظ کے متبادل کے طور پر دیگر الفاظ کا استعمال کر کے جملہ بندی کر کے لکھتا ہے۔	۵، ۹، ۱۸، ۳۱، ۳۵، ۴۰
4.2.3	زبان دانی کے کھیل کے توسط سے زیادہ سے زیادہ ذخیرۂ الفاظ تیار کرتا ہے۔	۴، ۸، ۱۲، ۲۰، ۲۵، ۲۷، ۴۵، ۶۷، ۹۳، ۹۶
4.2.4	اضافی مطالعے کے متن سے زبان دانی کے کھیل کے ذریعے نئے اختراعی الفاظ کا ذخیرہ (جدت انگیز الفاظ کا ذخیرہ) کرتا ہے۔	۲۰، ۲۵، ۲۷، ۳۵، ۳۷، ۴۵، ۴۷، ۵۳، ۶۱، ۷۶، ۸۰
4.2.5	لفظی معمے حل کرتا ہے۔	۵، ۳۵، ۹۳، ۹۶
4.3.1	پڑھے ہوئے عوامی ادب سے غیر مانوس الفاظ کی فہرست تیار کرتا ہے۔	۴۷، ۸۰
4.3.2	غیر مانوس الفاظ کے معنی اسکولی لغت سے تلاش کرتا ہے۔	۴۷، ۸۰
4.3.3	عوامی ادب پڑھ کر غیر مانوس الفاظ تلاش کرتا ہے اور ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ کرتا ہے۔	۴۷، ۵۸، ۸۰
4.3.4	پڑھے ہوئے ادب کو اپنی زبان میں پیش کرتا ہے۔	۱۸، ۲۹، ۴۸، ۸۰
5.1.1	لائبریری کی مختلف کتابوں سے واقفیت حاصل کرتا ہے۔	۵، ۱۷، ۴۶، ۵۵، ۷۷، ۸۰، ۸۴
5.1.2	لائبریری میں کتابوں کے مطالعاتی ادب کی بذاتِ خود دیکھ بھال کرتا ہے، ان کی اقسام کے مطابق جماعت بندی کرتا ہے۔	۴۸، ۷۷، ۸۴
5.1.3	اسکولی لائبریری سے اضافی اور حوالہ جاتی کتابوں کا باقاعدگی سے لین دین کرتا ہے۔	۵، ۱۷، ۴۶، ۴۸، ۵۸، ۷۷، ۸۴
5.2.1	لائبریری کی کتابیں پڑھ کر ان میں سے پسندیدہ حصہ بتاتا ہے۔	۴۸، ۵۸، ۷۷، ۸۴
5.2.2	سرپرستوں اور اساتذہ کی مدد سے ای-لائبریری کا استعمال کرتا ہے۔	۱۷، ۴۸، ۵۸، ۷۲
5.3.1	اخبارات کی سرخیاں اور عنوانات پڑھتا ہے اور معلومات حاصل کرنے میں دلچسپی ظاہر کرتا ہے۔	۴۶، ۸۴، ۸۷
5.3.2	پڑھی ہوئی خبروں سے متعلق پوچھے ہوئے سوالوں کے جواب دیتا ہے۔	۴۶، ۸۴، ۸۷
5.3.3	دیواری اخبارات پر خبروں کے تراشے چسپاں کرتا ہے۔	۴۶، ۸۷
5.3.4	ہم جماعت طالب علم کو سنی ہوئی اور پڑھی ہوئی خبروں سے متعلق بتاتا ہے۔	۴۶، ۸۴، ۸۷

سال کے اختتام پر درج بالا آموزشی ماحصل کا حصول متوقع ہے۔ مندرج صفحات کے علاوہ دیگر صفحات کے مشمولات سے بھی آموزشی ماحصل کا حصول ممکن ہے۔

مخصوص ضروریات کے حامل طلبہ کی درس و تدریس کے لیے اساتذہ اشاراتی علامات کی زبان (Sign Language) اور دیگر معاون تدریسی طریقوں کا استعمال کریں۔ مخصوص ضروریات کے حامل طلبہ جس طریقے سے بھی ممکن ہو انھیں اظہار کرنے کا موقع دیں۔

فہرست

نمبر شمار	اسباق	صنف	شاعر/مصنف	صفحہ نمبر
	پہلی اکائی			
☆	برائے سماعت • بچوں کا گیت		• استاد کا ادب	۱ تا ۲
۱۔	حمد	نظم	الطاف حسین حالؔی	۳
۲۔	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ	مضمون	ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط	۶
۳۔	سہانا موسم	نظم	بہزؔاد لکھنوی	۱۱
۴۔	پانی کا پیسا پانی میں	کہانی	دیپک کنول	۱۵
۵۔	بڑا آدمی	نظم	بزمؔی بھارتی	۱۹
	دوسری اکائی			
☆	برائے سماعت • شام		• گفتگو کے آداب	۲۲ تا ۲۳
۶۔	آنکھیں	نظم	یوسف نزؔل	۲۴
۷۔	شہد	مضمون	قاسم رضا	۲۸
۸۔	کوّا اور لومڑی	نظم	ڈاکٹر غلام دستگیر شہاؔب	۳۳
۹۔	چرواہے کا احسان	کہانی	ادارہ	۳۸
۱۰۔	بی بی کا مقبرہ	مضمون	ادارہ	۴۳
	تیسری اکائی			
☆	برائے سماعت • عبادت		• مرغے کی ایک ٹانگ	۴۹ تا ۵۱
۱۱۔	صبح کی آمد	نظم	اسماعیؔل میرٹھی	۵۲
۱۲۔	مولانا ابوالکلام آزاد	مضمون	ادارہ	۵۵
۱۳۔	ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے	نظم	تلوک چند محرؔوم	۶۰
۱۴۔	صحت کی عدالت	ڈراما	افضل حسین	۶۳
۱۵۔	ہمارا مدرسہ	نظم	اخؔتر شیرانی	۶۹
	چوتھی اکائی			
☆	برائے سماعت • ہوا کا جھونکا		• شور	۷۲ تا ۷۴
۱۶۔	بھائی جان	نظم	شوکؔت پردیسی	۷۵
۱۷۔	ان سے ملیے	مضمون	احمد افضال	۷۸
۱۸۔	یہ ہے میرا ہندوستان	نظم	زبؔیر رضوی	۸۲
۱۹۔	حاضر دماغی	کہانی	اِدارہ	۸۵
☆	برائے مطالعہ • رضیہ کی موٹر		• گھڑی	۸۸ تا ۹۶

برائے سماعت

بچّوں کا گیت

ہم ناز کے پالے ہیں   بے باک جیالے ہیں
ہیں جھوٹ کے ہم دشمن   سچ بولنے والے ہیں
ہم کو جو سنوارو تم
دنیا ہی سنور جائے
سوتوں کو جگائیں گے   گِرتوں کو اُٹھائیں گے
دُکھ درد مِٹا کر ہم   روتوں کو ہنسائیں گے
ہم کو جو سنوارو تم
دنیا ہی سنور جائے
ہم ہل بھی چلائیں گے   راکٹ بھی اُڑائیں گے
ہمّت ہے جواں اپنی   ہم چاند پہ جائیں گے
ہم کو جو سنوارو تم
دنیا ہی سنور جائے
ہم قوم کی دولت ہیں   ہم دیش کی طاقت ہیں
تقدیر ہیں بھارت کی   ہم کل کی امانت ہیں
ہم کو جو سنوارو تم
دنیا ہی سنور جائے

آیئے بات چیت کریں۔

۱۔ ہم کس کے پالے ہیں؟
۲۔ ہم کس کو ہنسائیں گے؟
۳۔ ہماری ہمت کیسی ہے؟
۴۔ ہم کس کی طاقت ہیں؟

ہدایت : استاد گیت کو تحت اور ترنم میں سنائے۔ گیت سنانے کے لیے سمعی - بصری وسائل کا بھی استعمال کرے۔ طلبہ کو دہرانے کا موقع دے۔ گیت سے متعلق بات چیت کی حوصلہ افزائی کرے۔ نظم کی سماعت کی جانچ کے لیے ’آیئے بات چیت کریں‘ کی طرز پر چھوٹے چھوٹے آسان سوالات پوچھے۔

استاد کا ادب

ہارُون الرّشید ایک مشہُور خلیفہ تھے۔ اُن کے دو لڑکے تھے؛ ایک کا نام امین تھا اور دُوسرے کا مامُون۔

اُن لڑکوں کو پڑھانے کے لیے امام علی بن حمزہ کسائی نامی اُستاد روزانہ آتے تھے۔ دونوں لڑکے اُستاد کا بڑا ادب کرتے تھے۔ جب اُستاد جانے لگتے تو دونوں لڑکے دوڑ کر اُن کی جُوتیاں سیدھی کر دیتے۔ اُن کے جانے تک یہ ادب سے کھڑے رہتے۔

ایک دن خلیفہ ہارُون الرّشید اپنے محل میں کھڑکی کے پاس بیٹھے تھے۔ اُن کے ساتھ اُن کا وزیر بھی تھا۔ اُنھوں نے دیکھا کہ دونوں لڑکے کتاب کھولے اپنا اپنا سبق پڑھ رہے ہیں۔ کچھ دیر بعد اُستاد آئے۔ دونوں ادب سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ آداب بجا لایا۔ اُستاد نے جُوتیاں اُتاریں اور اپنی جگہ جا بیٹھے۔ اُنھوں نے لڑکوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

جب اُستاد سبق پڑھا چکے تو اُٹھ کھڑے ہوئے۔ لڑکوں نے دوڑ کر اُن کی جُوتیاں سیدھی کر دیں اور چُپ چاپ ادب سے ہاتھ باندھے کھڑے رہے۔

اُستاد نے جُوتیاں پہن لیں۔ دونوں کے سروں پر محبّت سے ہاتھ پھیرا۔ بچّوں نے سلام کیا اور اُستاد وہاں سے چلے گئے۔ ہارُون الرّشید نے اپنے وزیر سے کہا، ”دیکھا، اُستاد کا مرتبہ کتنا بڑا ہوتا ہے۔ شہزادے تک اُستاد کی جُوتیاں سیدھی کرتے ہیں اور ہاتھ باندھ کر ادب سے کھڑے رہتے ہیں۔“

آئیے بات چیت کریں۔

۱) خلیفہ کا نام کیا ہے؟
۲) خلیفہ ہارون الرشید کے لڑکوں کے نام بتائیے۔
۳) دونوں لڑکے اپنے استاد کا ادب کس طرح کرتے تھے؟
۴) استاد کے آنے پر دونوں لڑکے کیا کرتے تھے؟
۵) استاد کے جانے کے بعد ہارون الرشید نے اپنے وزیر سے کیا کہا؟
۶) آپ اپنے استاد کے لیے کیا کیا کرتے ہو؟ بیان کیجیے۔

ہدایت: کہانی کو مناسب لب و لہجے میں درست تلفظ کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔ دورانِ تدریس سماعت کی جانچ کے لیے طلبہ کو بات چیت کا موقع فراہم کرے اور مناسب حوصلہ افزئی کرے۔ کہانی مکمل کرنے کے بعد 'آئیے بات چیت کریں' کی طرز پر چھوٹے چھوٹے سوالات پوچھ کر سماعت کی جانچ کرے۔

۱۔ حمد

اے زمین آسمان کے مالک ساری دنیا جہان کے مالک
تو ہی ہے سب کا پالنے والا کام سب کا نکالنے والا
بھوک میں تو ہمیں کِھلاتا ہے پیاس میں تو ہمیں پِلاتا ہے
آنکھ دی تو نے دیکھنے کے لیے کام کرنے کو ہاتھ پاؤں دیے
بات کے سننے کو دیے دو کان بات کہنے کو تو نے بخشی زبان
دِن بنایا کمائی کرنے کو رات دی تو نے نیند بھرنے کو
آئی موسم سے تنگ جب خِلقت تو نے موسم کی دی بدل صورت
کیں سدا تو نے مشکلیں آساں تیری مشکل کُشائی کے قرباں

تیرے قبضے میں سب خدائی ہے
تیرے ہی واسطے بڑائی ہے

(الطاف حسین حالؔی)

پڑھیں، سمجھیں اور لکھیں۔

بخشی – عطا کی، دی
خِلقت – مخلوق، یہاں مراد انسان
مشکل کُشائی – مشکل آسان کرنا
خدائی – حکمرانی

مشق

سوچ کر بتایئے۔

۱۔ بھوک اور پیاس میں ہمیں کون کھلاتا پلاتا ہے؟
۲۔ اللہ نے رات کس لیے دی ہے؟
۳۔ خِلقت کس سے تنگ آئی؟
۴۔ ہماری مشکلیں کون آسان کرتا ہے؟
۵۔ اللہ کے قبضے میں کیا ہے؟

وجہ بتائیے۔

کیں سدا تو نے مشکلیں آساں

مختصر جواب لکھیے۔

اللہ نے ہمیں کون کون سی چیزیں دی ہیں؟

شعر کا مطلب لکھیے۔

آئی موسم سے تنگ جب خلقت تو نے موسم کی دی بدل صورت

دائرے میں مناسب لفظ لکھیے۔

تو نے ہمیں دی

دیکھنے کے لیے ....

سننے کے لیے ....

بات کہنے کے لیے ....

کام کرنے کے لیے ....

کالم 'الف' اور کالم 'ب' کی مناسب جوڑیاں بنائیے۔

کالم 'الف'	کالم 'ب'
بھوک	نیند
پیاس	کھلاتا
دن	پلاتا
رات	کمائی

دیے ہوئے ہم آواز الفاظ کی مدد سے نیا ہم آواز لفظ بنائیے۔

خدائی - بڑائی - ....

پالنے - نکالنے - ....

آسمان - جہان - ....

کھلاتا - پلاتا - ....

آساں - قرباں - ....

غلط لفظ کاٹ کر صحیح مصرع دوبارہ لکھیے۔

۱۔ ساری دنیا آسمان / جہان کے مالک ....

۲۔ تیرے ہی واسطے بڑائی / خدائی ہے ....

۳۔ دن بنایا بُنائی / کمائی کرنے کو ....

۴۔ آئی موسم سے دنگ / تنگ جب خلقت ....

حمد سے ایسے شعر تلاش کر کے لکھیے جن میں درج ذیل لفظ آئے ہیں۔

۱۔ بھوک، پیاس

۲۔ کان، زبان

۳۔ دن، رات

حمد سے ایسے تین شعر تلاش کر کے لکھیے جن میں دو ایسے لفظ آئے ہیں جو ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

دیے ہوئے جسم کے اعضا معمے میں تلاش کر کے لکھیے۔

زبان ، پیر ، ہاتھ ، ناک ، کان ، ہتھیلی

مثال: تلوا

ح	پ	ے	ر	ب	کھ	و
ن	ا	ک	ذ	ہ	ظ	ن
ت	ر	ا	ث	تھ	پ	ج
ل	خ	ن	ش	ی	ع	ز
و	ٹ	جھ	ج	ل	ا	ب
ا	و	د	تھ	ی	م	ا
ن	م	ہ	ا	تھ	س	ن

۱) .... ۲) .... ۳) ....

۴) .... ۵) .... ۶) ....

دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

۱۔ زمین آسمان ۲۔ دِن رات ۳۔ ہاتھ پاؤں

سرگرمی/منصوبہ:

۱۔ خدا کی کون کون سی نعمتیں ہم استعمال کرتے ہیں، آپس میں بات چیت کیجیے۔

۲۔ گوشۂ مطالعہ میں موجود کتابوں میں سے اپنی پسند کی حمد تلاش کر کے خوش خط تحریر کیجیے۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو صحابہؓ کہا جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی ایک صحابی ہیں۔ پہلے اِن کا نام 'عبدشمس' تھا۔ اِس نام کے معنی ہیں سورج کا بندہ۔ اسلام لانے کے بعد حضورِ اکرمؐ نے ان کا نام 'عبدالرحمٰن' رکھ دیا۔ ان کے پاس ایک بِلّی تھی جسے وہ کھلاتے پلاتے، صاف ستھرا رکھتے اور اس سے کھیلتے تھے۔ بِلّی بھی ہمیشہ ان کے ساتھ رہتی۔ بِلّی سے اس قدر محبت کی وجہ سے اللہ کے رسولؐ اُنھیں 'ابو ہریرہ' کہا کرتے۔ وہ اپنے اسی نام سے مشہور ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ کے خاندان کا تعلق علاقہ دَوس سے تھا۔ ایمان لانے کے بعد وہ اپنے قبیلے کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ کی پاکیزہ سیرت نے حضرت ابو ہریرہؓ کو آپؐ کا گرویدہ بنا دیا۔ وہ رات دن اللہ کے رسولؐ کی صحبت میں رہ کر ایمان اور اخلاق کی باتیں سیکھتے رہے۔ انھیں اس بات کا احساس تھا کہ وہ دیر سے ایمان لائے ہیں اس لیے انھوں نے اپنا معمول بنا لیا تھا کہ ہر وقت حضورؐ کی خدمت میں حاضر رہتے اور آپؐ کی مجلسوں میں شرکت کرتے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بچپن ہی سے بڑے ذہین تھے۔ حضورؐ کے ساتھ طویل مدت تک رہنے کی وجہ سے انھیں سیکڑوں احادیث یاد ہوگئی تھیں۔ حضورؐ کی وفات کے بعد دینی مسائل کے حل کی تلاش میں دور دور سے لوگ مدینہ آنے لگے۔ اس وقت حضرت ابو ہریرہؓ کی حضورؐ سے قربت کی وجہ سے لوگ انھی سے پوچھتے۔ وہ خود بھی آگے بڑھ کے لوگوں کے سامنے حدیثیں بیان کرتے۔ اپنی زندگی کے آخری سال تک ان کا یہی معمول رہا۔ اُس وقت اسلامی دنیا میں اُن کی حیثیت ایک چلتے پھرتے مدرسے کی سی ہوگئی تھی۔ اپنے مثالی حافظے کی مدد سے انھوں نے دین کا علم ایک نسل سے دوسری نسل تک پہنچانے میں کامیابی حاصل کی۔ احادیث کے بیان کے سلسلے میں ان کی خدمات نہایت وسیع ہیں۔

ایک مرتبہ خلیفہ مَروان بن حَکم نے حضرت ابو ہریرہؓ کا امتحان لینا چاہا۔ اُنھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو اپنے پاس بلا کر مطالبہ کیا کہ رسولِ اکرمؐ کی کوئی حدیث سنائیں۔ خلیفہ نے پہلے اپنے ایک کاتب کو پردے کے پیچھے بٹھا دیا اور اُسے کہہ دیا کہ ابو ہریرہؓ جو کچھ بولیں، اسے لکھ لیا جائے۔ ایک سال بعد خلیفہ نے حضرت ابو ہریرہؓ کو پھر بُلوایا اور وہی حدیث سنانے کی فرمائش کی۔ انھوں نے ایک لفظ بھی کم زیادہ کیے بغیر حدیث سنا دی۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی جوانی کے ایام حضورؐ کی تربیت میں گزرے تھے۔ اس تربیت کا اثر ان کی زندگی پر ہمیشہ رہا۔ ان کے دل میں اللہ کے رسولؐ کی بے پناہ محبت تھی۔ انھوں نے مسلسل پچاس برس تک رسولِ اکرمؐ کی حدیثوں کو بیان کر کے دین کی بے مثال خدمت انجام دی۔ سنہ ۵۹ ہجری میں ۷۸ برس کی عمر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور مدینے کے مشہور قبرستان بقیع میں دفن کیے گئے۔

پڑھیں، سمجھیں اور لکھیں۔

ہُریرہ	چھوٹی بِلّی	گرویدہ	فرماں بردار
پاکیزہ	پاک صاف	خلیفہ	اسلامی حکومت کا سربراہ
سیرت	زندگی		

مشق

سوچ کر بتائیے۔

۱۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو کیا کہا جاتا ہے؟
۲۔ کس چیز نے حضرت ابو ہریرہؓ کو آپؐ کا گرویدہ بنا دیا؟
۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے آپؐ کی صحبت میں رہ کر کون کون سی باتیں سیکھیں؟
۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کو کس بات کا احساس تھا؟
۵۔ حضورؐ کی وفات کے بعد لوگ مدینہ کیوں آنے لگے؟

مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ حضورؐ عبدالرحمٰن کو 'ابو ہریرہ' کیوں کہا کرتے تھے؟
۲۔ خلیفہ نے حضرت ابو ہریرہؓ کا امتحان کس طرح لیا؟

وجہ بتائیے۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کو سیکڑوں احادیث یاد ہوگئی تھیں۔
۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حیثیت ایک چلتے پھرتے مدرسے کی سی ہوگئی تھی۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے متعلق لکھیے۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے اپنا معمول بنا لیا تھا
....
....

حضرت ابو ہریرہؓ کی یادداشت اور حافظہ
....
....

حضرت ابو ہریرہؓ سے متعلق خاکہ مکمل کیجیے۔

پہلا نام	عمر	بعد کا نام
....	....	....

حضرت ابو ہریرہ ؓ

قبیلہ	وفات	مدفن
....	....	....

قوس سے مناسب لفظ چن کر خالی جگہ پُر کیجیے۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ بچپن ہی سے بڑے .... تھے۔ (نرم مزاج ، حاضر جواب ، ذہین)

۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے .... کا علم ایک نسل سے دوسری نسل تک پہنچانے میں کامیابی حاصل کی۔ (دین ، دنیا ، سائنس)

۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے .... کے ایام حضورؐ کی تربیت میں گزارے۔ (بچپن ، جوانی ، طالب علمی)

۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے مسلسل .... برس تک رسولؐ کی احادیث بیان کر کے دین کی خدمت انجام دی۔ (پچاس ، اٹھہتّر ، اُنسٹھ)

دیے ہوئے جملوں میں واحد-جمع کو خط کشیدہ کیجیے۔

۱۔ حضرت محمدؐ کے ساتھیوں کو صحابہؓ کہا جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بھی ایک صحابیؓ ہیں۔

۲۔ عرب میں بہت سارے علاقے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کے خاندان کا تعلق علاقہ دوس سے تھا۔

۳۔ رسولؐ کے قول کو حدیث کہتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کو سیکڑوں احادیث یاد تھیں۔

۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کئی مسائل کا حل جانتے تھے۔ لہٰذا ہر کوئی اپنا مسئلہ لے کر ان کی خدمت میں پہنچ جاتا۔

۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ حضورؐ کی خدمت میں برسوں رہے۔ احادیث کو بیان کرنے کے سلسلے میں ان کی خدمات نہایت وسیع ہیں۔

استاد کی مدد سے دیے ہوئے فقروں کے لیے مناسب لفظ لکھیے۔

١۔ حضورؐ کے اقوال ←

٢۔ کتابت کرنے والا ←

٣۔ اسلامی حکومت کا سربراہ ←

۴۔ حضورؐ کے ساتھی ←

سرگرمی/منصوبہ :

١) دیے ہوئے نکات کی مدد سے حضرت ابو ہریرہؓ کے متعلق گفتگو کیجیے اور آٹھ سے دس جملے لکھیے۔

پرانا نام ، قبیلہ ، مزاج ، خوبی ، معمول ، حیثیت ، کامیابی ، عمر

٢) استاد سے معلوم کر کے ان دس صحابیوں کے نام لکھیے جنھیں حضرت محمدؐ نے ایک ہی مجلس میں جنت کی بشارت دی۔

ہجری سنہ : وہ سنہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے مدینے کی طرف ہجرت کرنے سے شروع ہوا۔ لفظ 'ہجری' کے لیے مختصر علامت 'ھ' استعمال کرتے ہیں۔ جیسے ۵۹ ھ

صحابی : وہ شخص جس نے اسلام کی حالت میں حضرت محمد ﷺ کا دیدار کیا اور اسلام پر وفات پائی۔
(مؤنث = صحابیہ)

حدیث : جو کچھ حضرت محمد ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا یا خود کیا یا کوئی فعل آپؐ کے سامنے ہوا اور آپؐ نے اس سے منع نہیں کیا۔ (اللہ کے رسولؐ کے قول اور فعل کی خبر)

آیئے زبان سیکھیں!

اجزائے کلام

زبان الفاظ کا مجموعہ ہے۔ ہم اپنے خیالات کے اظہار کے لیے زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ زبان میں استعمال کیے جانے والے چھوٹے بڑے تمام الفاظ 'اجزائے کلام' کہلاتے ہیں۔ ان اجزا کو سمجھنا درست اور بامعنی جملے بنانے کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

ذیل کی عبارت کو پڑھ کر اس کے ہر لفظ پر غور کیجیے۔

عارف اسٹیشن سے باہر نکلا ہی تھا کہ اسے راشد نظر آ گیا۔ وہ عارف کا پرانا ڈرائیور ہے۔ عارف کو دیکھتے ہی راشد کار لے کر تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ اس نے جلدی سے اُتر کر عارف کا سامان خالی ڈِکی میں رکھ دیا۔ کار اسٹیشن سے شہر کی طرف بڑھنے لگی۔ اس کی رفتار تیز تھی۔ عارف جب اپنے گھر پہنچا تو گھر والے اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اس کی امّی نے اسے گلے لگا کر کہا، ''ارے واہ عارف! تم تو اپنے وعدے کے مطابق وقت پر پہنچ گئے۔''

- عارف، اسٹیشن، راشد، ڈرائیور، کار، ڈِکی، شہر، گھر، امّی وغیرہ یہ سارے الفاظ جگہ، چیز یا شخص کے نام ہیں۔ انھیں 'اسم' کہتے ہیں۔
- اسے، وہ، اس، تم جیسے الفاظ 'ضمیر' ہیں۔
- رفتار، پرانا، خالی وغیرہ الفاظ 'صفت' ہیں۔
- نکلا، نظر آ گیا، دیکھتے، بڑھا، رکھ دیا، بڑھنے لگی، پہنچا، خوش ہوئے، پہنچ گئے وغیرہ الفاظ 'فعل' ہیں۔
- تیزی سے، جلدی سے جیسے الفاظ 'متعلق فعل' ہیں۔

اس عبارت میں آنے والا ہر لفظ جملے میں اپنی خاص جگہ پر اور خاص معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ اس مناسبت سے ہر لفظ کا ایک خاص نام ہو گیا ہے۔ ذیل کے اجزائے کلام سے تعارف حاصل کیجیے۔

۱۔ اسم
۲۔ اسمِ ضمیر
۳۔ اسمِ صفت
۴۔ فعل
۵۔ متعلق فعل

اگلے اسباق میں انھی اجزائے کلام کی مختلف قسموں اور خصوصیات کی آپ کو معلومات دی جائے گی۔

۳۔ سُہانا موسم

مفت تقسیم کے لیے

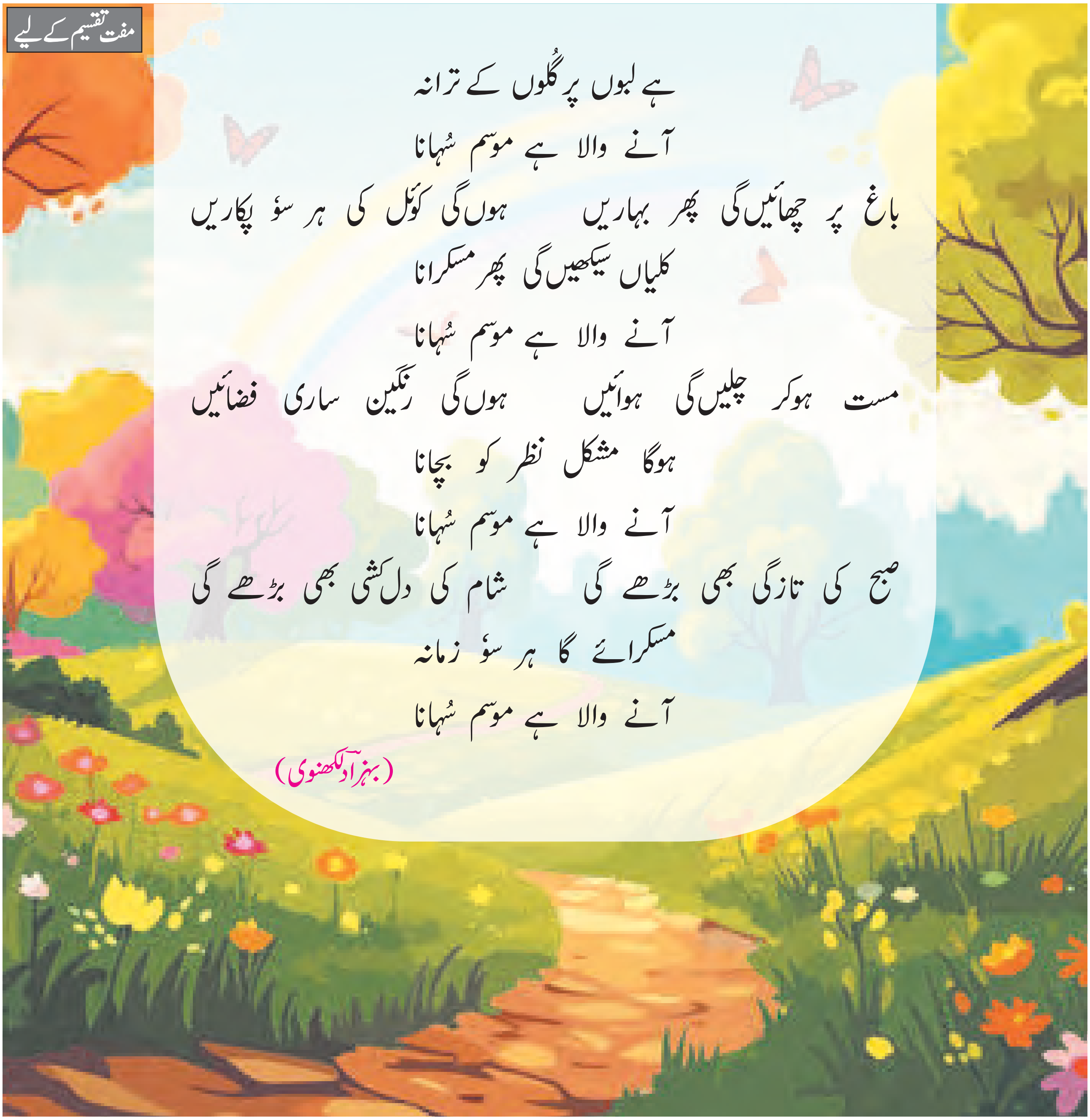

ہے لبوں پر گُلوں کے ترانہ
آنے والا ہے موسم سُہانا
باغ پر چھائیں گی پھر بہاریں   ہوں گی کوئل کی ہر سُو پکاریں
کلیاں سیکھیں گی پھر مسکرانا
آنے والا ہے موسم سُہانا
مست ہوکر چلیں گی ہوائیں   ہوں گی رنگین ساری فضائیں
ہوگا مشکل نظر کو بچانا
آنے والا ہے موسم سُہانا
صبح کی تازگی بھی بڑھے گی   شام کی دل کشی بھی بڑھے گی
مسکرائے گا ہر سُو زمانہ
آنے والا ہے موسم سُہانا

(بہزاد لکھنوی)

پڑھیں، سمجھیں اور لکھیں۔

لب	-	ہونٹ	کلیوں کا مسکرانا	-	مراد کلیوں کا پھول بن جانا
گل	-	پھول	مست ہوکر	-	جھوم کر
ترانہ	-	گیت	دل کشی	-	خوب صورتی
سہانا	-	اچھا، دل کو بھلا لگنے والا	ہر سُو	-	ہر طرف

مشق

سوچ کر بتائیے۔

۱۔ بہاریں کس پر چھائیں گی؟

۲۔ ہر سو کون پکارے گا؟

۳۔ ہوائیں کیسی چلیں گی؟

۴۔ فَضائیں کیسی ہوں گی؟

۵۔ دل کشی کس کی بڑھے گی؟

جواب ایک لفظ میں لکھیے۔

۱۔ گلوں کے لبوں پر کیا ہے؟

۲۔ آنے والا موسم کیسا ہوگا؟

۳۔ کلیاں کیا سیکھیں گی؟

۴۔ نظر کو کیا کرنا مشکل ہے؟

۵۔ کون ہر سُو مسکرائے گا؟

نظم پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھیے۔

۱۔ باغ کی بہاریں - کوئل کی ....

۲۔ مست ہوائیں - رنگین ....

۳۔ صبح کی تازگی - شام کی ....

۴۔ گلوں کا ترانہ - کلیوں کا ....

باغ سے تعلق رکھنے والے الفاظ نظم سے تلاش کر کے لکھیے۔

باغ ....

واحد-جمع لکھیے۔

بہار	پکار	نظر
بہاریں		

گل	باغ	موسم
گلوں		

وفا	ادا	وبا
وفائیں		

سرگرمی/منصوبہ :

لفظ کے شروع اور آخر میں یکساں حرف والے پانچ لفظ لکھیے۔ جیسے : موسم

تصویروں کا مشاہدہ کر کے بات چیت کیجیے اور آٹھ جملے لکھیے۔

مذکر-مؤنث

وہ اسم جو بات چیت میں اور لکھنے میں 'نر' کے طور پر استعمال ہوتے ہیں، انھیں **'مذکر'** کہتے ہیں۔ جیسے کتا، ہاتھی، لڑکا، باپ، بیٹا، استاد وغیرہ۔

وہ اسم جو بات چیت میں اور لکھنے میں 'مادہ' کے طور پر استعمال ہوتے ہیں، انھیں **'مؤنث'** کہتے ہیں۔ جیسے لڑکی، عورت، خالہ، چڑیا وغیرہ۔

بے جان چیزوں میں بھی مذکر اور مؤنث کا فرق کیا جاتا ہے۔

بے جان مذکر : تکیہ، درخت، کپڑا، گھر وغیرہ۔

بے جان مؤنث : کرسی، میز، کتاب، ساڑی وغیرہ۔

جو بے جان چیزیں مذکر استعمال ہوتی ہیں، وہ مؤنث میں تبدیل نہیں ہوتیں۔ مثلاً تکیہ مذکر استعمال ہوتا ہے۔ اس کا کوئی مؤنث نہیں ہوتا۔ اسی طرح کرسی مؤنث استعمال ہوتی ہے۔ اس کا مذکر نہیں ہوتا۔

کچھ اسم ایسے ہوتے ہیں جو مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً کوّا، لومڑی، انسان وغیرہ۔

درج ذیل الفاظ کو مذکر اور مؤنث کے خانوں میں لکھیے۔

بچہ ، مٹھائی ، کھلونا ، موم بتی ، کتاب ، لحاف ، والد ، آفتاب

مذکر	مؤنث
....	....
....	....

درج ذیل اقتباس سے بے جان مذکر اور مؤنث تلاش کر کے الگ الگ خانوں میں لکھیے۔

''سر، کمرے کے باہر یہ کیوں لکھا ہے کہ جُوتے باہر ہی اُتاریے۔''

''دراصل اس کمرے کو دھُول اور مٹّی سے بچانا ضروری ہے اس لیے جُوتے کمپیوٹر لیب سے باہر اُتار دیے جاتے ہیں۔''

''بچّو! یہ جان لو کہ سی پی یو سے جڑے تین اور حصّے ہوتے ہیں۔ دیکھو، یہ ٹی وی جیسا جو ہے نا، اسے مانیٹر کہتے ہیں۔ سی پی یو، مانیٹر، کی بورڈ اور ماؤس کے ملنے سے کمپیوٹر بنتا ہے۔

۴۔ پانی کا پیسا پانی میں

کسی گاؤں میں ایک گوالا رہتا تھا۔ اُس کے پاس تین چار بھینسیں تھیں۔ وہ روزانہ اُن کا دودھ بیچ کر اپنا اور اپنے بال بچّوں کا پیٹ پالتا تھا۔

گوالے کو دودھ بیچنے کے لیے ہر روز شہر جانا پڑتا تھا۔ اس کے راستے میں ایک جنگل پڑتا تھا۔ جنگل کے بیچ سے ایک ندی بہتی تھی۔ گوالے کی ایک عادت تھی۔ شہر سے واپسی پر وہ اُس ندی کے کنارے رُک جاتا۔ ندی میں ہاتھ منہ دھوتا اور کنارے بیٹھ کر اُس روز کی کمائی ہوئی رقم گن لیتا تھا۔

ایک دن وہ دودھ بیچنے کے لیے شہر کے بازار جا رہا تھا۔ ایک جگہ اُسے ٹھوکر لگی اور اُس کا آدھا دودھ گر گیا۔ گوالا بہت پریشان ہوا۔ وہ سوچ میں آ گیا کہ یہ نقصان کیسے پورا ہوگا؟ اُس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ دور دور تک کوئی دکھائی نہ دیا۔ تب اُسے ایک آسان حل سُجھائی دیا۔ جتنا دودھ گرا تھا اُس نے چُپکے سے اتنا ہی پانی دودھ میں ملا دیا۔ لوگ روزانہ ہی اُس سے دودھ لیتے تھے، اس پر بھروسا کرتے تھے اس لیے اُس کا سارا دودھ بک گیا۔

گوالا خوشی خوشی گھر کی طرف روانہ ہوا۔ ندی میں ہاتھ منہ دھونے کے بعد وہ کنارے بیٹھ گیا اور روپیوں کی تھیلی زمین پر اُلٹ دی۔ تھیلی میں سکّے بھی تھے اور بہت سارے نوٹ بھی۔ نوٹوں کو الگ رکھ کر وہ سکّوں کے ڈھیر لگانے لگا۔ اتّفاق دیکھیے کہ اس دن وہ نوٹوں پر کوئی پتھر وغیرہ رکھنا بھول گیا۔

اچانک زور کی ہوا چلی۔ بہت سے نوٹ اُڑ کر ندی میں جا گرے۔ کچھ نوٹ زمین پر پڑے رہ گئے۔ گوالا ندی میں کود پڑا اور پانی میں بہتے ہوئے نوٹ پکڑنے لگا۔ کچھ نوٹ اس کے ہاتھ لگے اور کچھ پانی کے ساتھ بہہ گئے۔ اس نے دیکھا کہ کچھ نوٹ بری طرح بھیگ کر خراب ہو گئے ہیں۔ گوالے نے مجبوراً اُنھیں بھی ندی میں پھینک دیا۔

اپنی جگہ واپس آکر وہ دوبارہ رقم گننے لگا۔ رقم گن کر وہ پریشان ہو گیا کیوں کہ اس کے ہاتھ میں روزانہ کے مقابلے میں آدھی رقم تھی۔ اسے حیرت ہوئی کہ صرف دودھ کی رقم اس کے پاس رہ گئی تھی۔ دودھ میں پانی ملانے سے جو رقم حاصل ہوئی تھی وہ ندی میں بہہ گئی تھی۔ گوالے کے منہ سے بے اختیار نکلا ”پانی کا پیسا پانی میں۔“

پڑھیں، سمجھیں اور لکھیں۔

گوالا	-	دودھ بیچنے والا	بے تابی	-	بے چینی
پیٹ پالنا	-	مشکل سے کما کر کھانا	ہاتھ لگنا	-	حاصل ہونا
سوچ میں آنا	-	دل میں خیال آنا	مجبوراً	-	نہ چاہتے ہوئے
سجھائی دینا	-	معلوم ہونا	بے اختیار	-	اچانک، بے ارادہ

مشق

سوچ کر بتائیے۔

ا۔ گوالا اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ کس طرح پالتا تھا؟

۲۔ گوالا دودھ بیچنے کے لیے روزانہ کہاں جاتا تھا؟

۳۔ گوالے کا آدھا دودھ کیسے گر گیا؟

۴۔ نقصان پورا کرنے کے لیے گوالے نے کیا کیا؟

۵۔ زور کی ہوا چلی تو کیا ہوا؟

۶۔ گوالے کے منہ سے بے اختیار کیا نکلا؟

مختصر جواب لکھیے۔

ا۔ گوالے کی کیا عادت تھی؟

۲۔ پانی ملانے پر بھی گوالے کا دودھ کیوں بک گیا؟

وجہ بتائیے۔

گوالے کے منہ سے بے اختیار نکلا، ''پانی کا پیسا پانی میں۔''

ذیل کے لوگ کیا کام کرتے ہیں، لکھیے۔

درزی ، سنار ، لوہار ، باغبان ، ڈاکٹر ، انجینئر ، وکیل

ذیل کے مذکر کو مؤنث بنائیے۔ جیسے - دؤلھا - دلھن

دھوبی ، گوالا ، مالی ، درزی

کوشش کر کے دیکھیے۔

اپنے استاد کی مدد سے جماعت میں تین چار گروہ بنائیے۔ ہر گروہ اس کہانی کو دہرائے۔ ایک طالب علم کہانی شروع کرے اور دو تین جملے کہے۔ اب دوسرا طالب علم اس کے آگے کی کہانی سنائے اور دو تین جملے کہہ کر رک جائے۔ پھر اگلا طالب علم کہانی کو

آگے بڑھائے۔ اس طرح ہر گروہ میں کہانی مکمل کی جائے۔ کہانی اس طرح شروع کی جائے:

کسی گاؤں میں ایک گوالا رہتا تھا ــــــــــــ

سرگرمی/منصوبہ :

ا) انٹرنیٹ سے یا گوشۂ مطالعہ سے دودھ سے بننے والی چیزوں کی تصاویر جمع کر کے ان کے بارے میں معلومات لکھیے۔

۲) سبق میں آئے گنتی کے الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔

تصویر دیکھ کر آٹھ دس جملے لکھیے۔

محاورے

ذیل کے جملے غور سے پڑھیے۔

۱) دودھ بیچ کر گوالا اپنے بال بچوں کا پیٹ پالتا تھا۔ (پیٹ پالنا)

۲) اسے ایک آسان حل سُجھائی دیا۔ (سُجھائی دینا)

۳) کچھ نوٹ اس کے ہاتھ لگے۔ (ہاتھ لگنا)

درج بالا جملوں میں 'پیٹ پالتا تھا / سُجھائی دیا / ہاتھ لگے' یہ دراصل پیٹ پالنا / سُجھائی دینا / ہاتھ لگنا سے بنے ہیں۔ پیٹ پالنا کے معنی مشکل سے کما کر کھانا ہے۔ یہ ہماری زبان کے محاورے ہیں۔ زبان میں ان کے علاوہ بھی بہت سے محاورے پائے جاتے ہیں۔

محاورہ اور کہاوت میں ایک خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ دونوں کے پسِ منظر میں کوئی تاریخی یا فرضی حکایت، کوئی رسم یا تہذیبی بات نکل آتی ہے۔ مثلاً اُردو کا ایک بہت ہی مشہور محاورہ ہے، 'بیڑا اُٹھانا' یعنی کسی اہم کام یا مہم کو انجام دینے کا تہیہ کر لینا۔ اس کے پسِ منظر میں ایک راجپوتی رسم نظر آتی ہے۔ راجپوتوں میں یہ دستور تھا کہ سردار کو جب کوئی مہم درپیش ہوتی یا کوئی دشوار کام سرانجام کرانا ہوتا تو وہ قبیلے کو جمع کر کے ایک چوکی بچھوا دیتا۔ اس پر شربت کا ایک پیالہ، تلوار اور پان کا بیڑا رکھ دیا جاتا۔ یہ تیاری گویا اعلانِ عام ہوتی تھی۔ کوئی نہ کوئی بہادر آگے بڑھ کر پہلے تلوار اُٹھا لیتا، اُسے کمر سے باندھ کر شربت کا پیالہ پی جاتا اور پان کا بیڑا اُٹھا کر منہ میں رکھ لیتا تھا۔ اس طرح وہ مہم سر کرنے کا قول دیتا تھا۔ اِس رسم کو 'بیڑا اُٹھانا' کہتے تھے۔ اب لوگ رسم کو بھول گئے ہیں مگر محاورہ چلن میں ہے۔

اپنے استاد سے چند محاورے اور ان کے معنی معلوم کر کے اپنی بیاض میں لکھیے۔

جملوں میں استعمال کیجیے۔

۱۔ پیٹ پالنا ۲۔ سوچ میں آنا ۳۔ سجھائی دینا ۴۔ ہاتھ لگنا

۵۔ بڑا آدمی

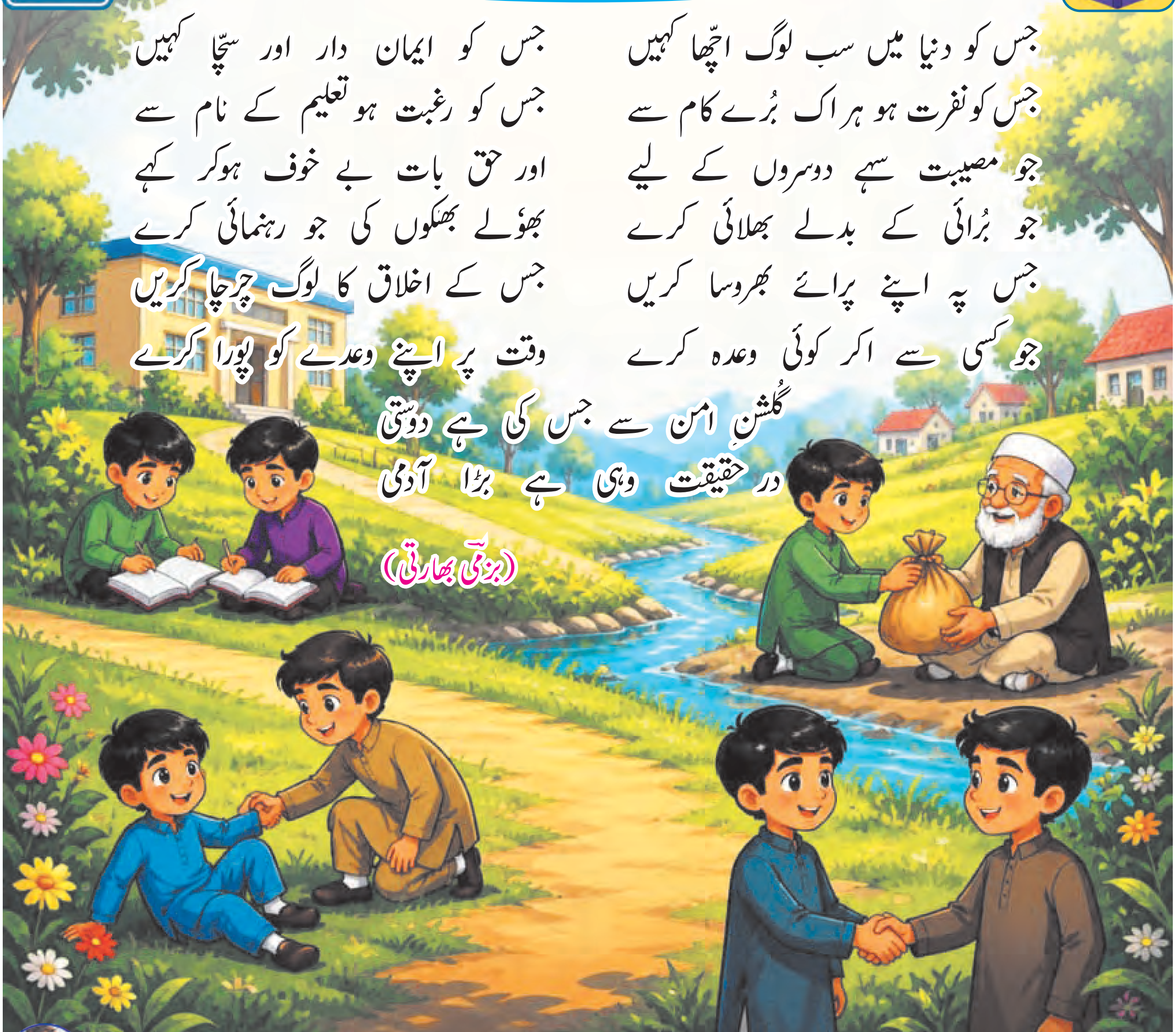

جس کو دنیا میں سب لوگ اچھا کہیں — جس کو ایمان دار اور سچّا کہیں
جس کو نفرت ہو ہر اک بُرے کام سے — جس کو رغبت ہو تعلیم کے نام سے
جو مصیبت سہے دوسروں کے لیے — اور حق بات بے خوف ہوکر کہے
جو بُرائی کے بدلے بھلائی کرے — بھُولے بھٹکوں کی جو رہنمائی کرے
جس پہ اپنے پرائے بھروسا کریں — جس کے اخلاق کا لوگ چرچا کریں
جو کسی سے اگر کوئی وعدہ کرے — وقت پر اپنے وعدے کو پورا کرے

گُلشنِ امن سے جس کی ہے دوستی
در حقیقت وہی ہے بڑا آدمی

(بزمؔی بھارتی)

پڑھیں، سمجھیں اور لکھیں۔

رغبت - شوق
حق - سچ
بے خوف - بغیر ڈرے ہوئے
اخلاق - عادت
چرچا کرنا - ذکر کرنا

مشق

سوچ کر بتائیے۔

۱۔ بڑا آدمی کیسا ہونا چاہیے؟
۲۔ بڑے آدمی کو کس چیز سے رغبت ہونی چاہیے؟
۳۔ حق بات کس طرح کہنا چاہیے؟
۴۔ بھُولے بھٹکوں کے لیے کیا کرنا چاہیے؟
۵۔ کس چیز کا چرچا ہوتا ہے؟
۶۔ بڑے آدمی کی کس سے دوستی ہے؟

شعر مکمل کیجیے۔

ا۔ جس کو دنیا میں سب لوگ اچھا کہیں ....

۲۔ .... جس کو رغبت ہو تعلیم کے نام سے

۳۔ جو کسی سے اگر کوئی وعدہ کرے ....

۴۔ .... در حقیقت وہی ہے بڑا آدمی

اس شعر کے معنی اپنے الفاظ میں لکھیے۔

جو مصیبت سہے دوسروں کے لیے
اور حق بات بے خوف ہوکر کہے

وجہ بتائیے۔

برائی کے بدلے بھلائی کرنا چاہیے۔

ملتی جلتی آواز والے الفاظ سے زنجیر مکمل کیجیے۔

ا۔ برائی - بھلائی - .... - .... - ....

۲۔ نفرت - رغبت - .... - .... - ....

۳۔ نام - کام - .... - .... - ....

نظم کی مدد سے خاکہ مکمل کیجیے۔

بڑے آدمی کی خوبیاں

- برے کام سے → ....
- تعلیم سے → ....
- برائی کے بدلے → ....
- وقت پر پورا کرے → ....
- گلشنِ امن سے → ....

درج ذیل جملوں میں ضدوں کے گرد دائرہ بنائیے اور ضد لفظوں کی جوڑیاں لکھیے۔

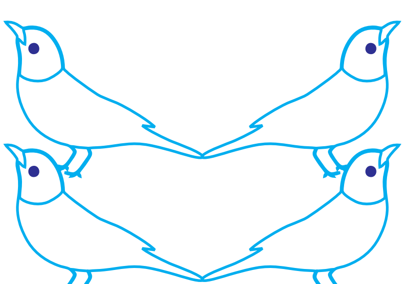

ا۔ ہمیشہ سچ بولو اور جھوٹ نہ بولو۔

۲۔ نیک لوگوں سے ہر کوئی محبت کرتا ہے اور بُرے لوگوں سے نفرت۔

مفت تقسیم کے لیے

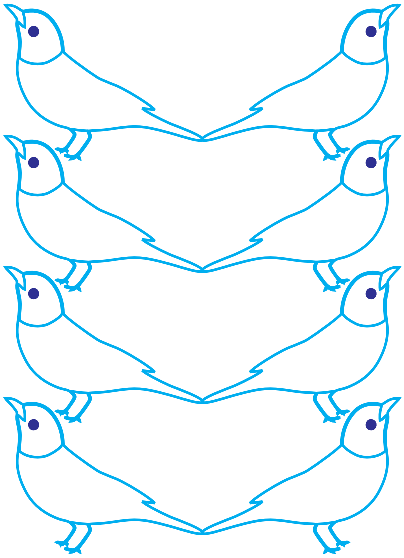

۳۔ چھوٹوں کو بڑوں کا ادب کرنا چاہیے۔

۴۔ حسنِ اخلاق سے دشمن بھی دوست بن جاتے ہیں۔

۵۔ ہر مصیبت کے بعد راحت ضرور ملتی ہے۔

۶۔ بُرائی کا جواب ہمیشہ بھلائی سے دینا چاہیے۔

ٹہنی کے پتّوں میں الفاظ اور ان کے ہم معنی لفظ دیے ہوئے ہیں۔ تلاش کرکے دیے ہوئے چوکون میں آمنے سامنے لکھیے۔

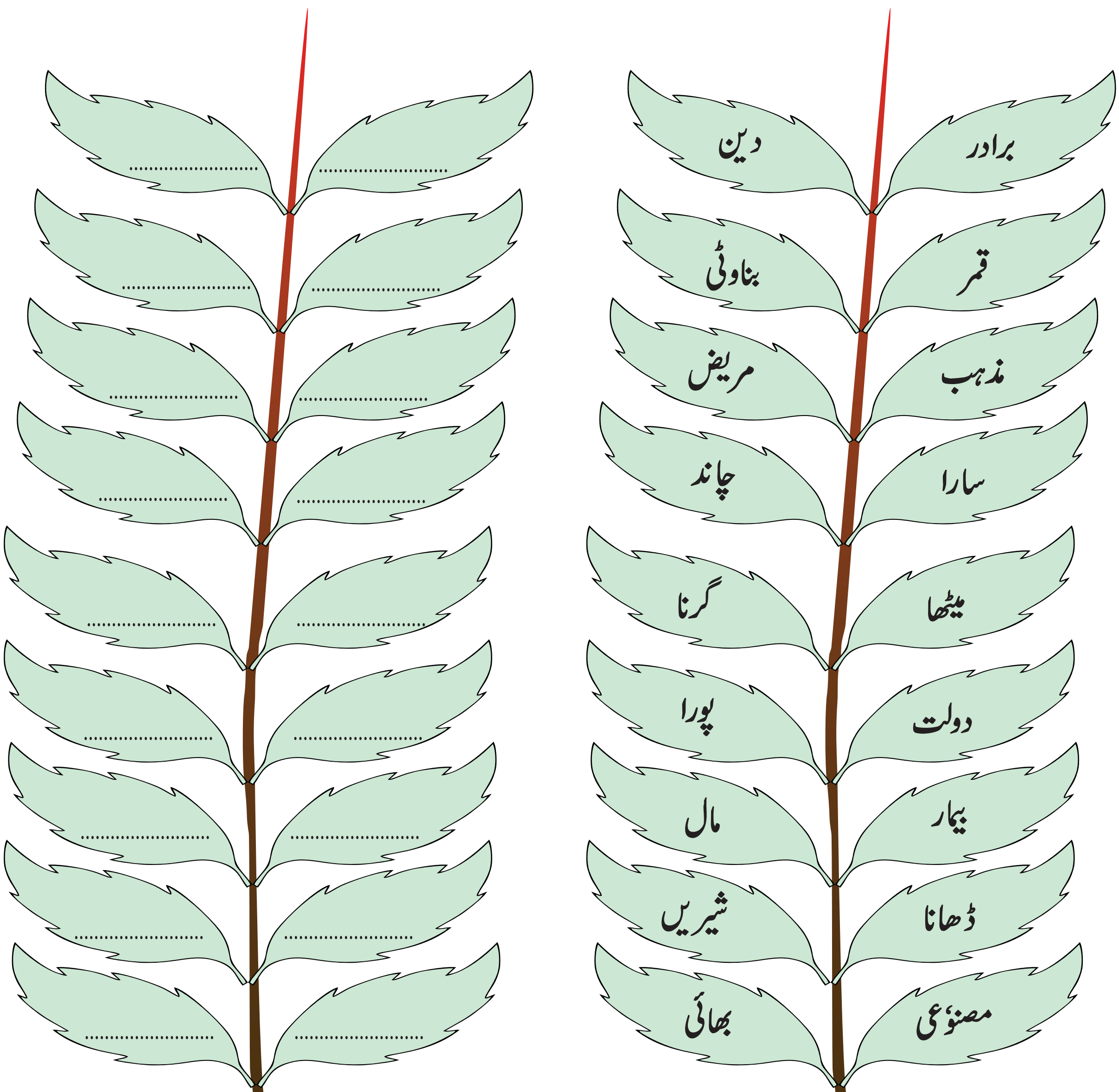

شام

سوٗرج ڈوٗبا ، ہوا اندھیرا — چڑیاں لینے لگیں بسیرا
دن کا غائب ہوا اُجالا — تاریکی نے پردہ ڈالا
جلنے لگے دیے گھر گھر میں — گرجا ، مسجد اور مندر میں
ایک اک کرکے نکلے تارے — بے رونق ہیں روشن سارے
ہلکا ہلکا نور ہے اِن کا — بستی سے گھر دور ہے اِن کا
نیند میں غافل ہوگئے بچّے — سو گئے لوری سنتے سنتے
جنگل سے گھر آئے گوالے — ریوڑ اپنا اپنا سنبھالے
جا پہنچے مزدور گھروں میں — خوش خوش ہیں بیوی بچّوں میں
دن میں کب آرام لیا ہے — خون پسینا ایک کیا ہے

اب سوئیں گے لمبی تانے
محنت ، لگ گئی خوب ٹھکانے

آئیے بات چیت کریں۔

۱) چڑیا کب بسیرا لینے لگیں؟
۲) تارے کیسے ہیں؟
۳) نظم میں کن عبادت گاہوں کا ذکر ہے؟
۴) لوری سنتے سنتے کون سو گئے؟
۵) اپنا ریوڑ کس نے سنبھالا؟
۶) خون پسینا کس نے ایک کیا ہے؟

ہدایت : استاد نظم کو تحت اور ترنم میں سنائے۔ نظم سنانے کے لیے سمعی - بصری وسائل کا بھی استعمال کرے۔ طلبہ کو دہرانے کا موقع دے۔ نظم سے متعلق بات چیت کی حوصلہ افزائی کرے۔ نظم کی سماعت کی جانچ کے لیے 'آئیے بات چیت کریں' کی طرز پر چھوٹے چھوٹے آسان سوالات پوچھے۔

گفتگو کے آداب

خالدہ کے گھر میں دعوت تھی۔ دعوت میں بچّے بھی آئے ہوئے تھے۔ خالدہ اور دوسرے بچّے زور زور سے باتیں کر رہے تھے۔ خالدہ کی امّی نے کہا، ''بچّو! شور نہیں کرتے، ادب سے آہستہ آہستہ گفتگو کرنی چاہیے۔'' خالدہ بولی، ''امّی جان گفتگو کسے کہتے ہیں؟'' امّی نے بتایا، ''گفتگو کا مطلب بات چیت کرنا ہے اور اچھے انداز اور طریقے سے بات کرنا گفتگو کے آداب میں شامل ہے۔ پھر انھوں نے پوچھا، ''آپ اتنا شور کیوں کر رہے ہیں؟'' جواب میں سب بچّے ایک ساتھ اس طرح بولے کہ کسی کی بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ خالدہ کی امّی نے کہا، ''بچّو! ایک وقت میں صرف ایک کو بولنا چاہیے۔ باقی سب لوگوں کو اس کی بات غور سے سننی چاہیے۔ چیخ چیخ کر بولنا ٹھیک نہیں۔ گفتگو کے آداب یہ ہیں کہ ہمیشہ نرم آواز میں ٹھہر ٹھہر کر بات کی جائے۔ دوسروں کی باتوں کو توجّہ سے سنا جائے۔ دوسروں کی بات کاٹنا اچھی عادت نہیں ہے۔ بے معنی اور فضول باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ اسکول ہو یا گھر، آپس میں گفتگو کرتے ہوئے ہمیں ہمیشہ ان آداب کا خیال رکھنا چاہیے۔''

سب بچّوں نے گفتگو کے آداب پر عمل کرنے کا وعدہ کیا۔

آیئے بات چیت کریں۔

۱) گفتگو کا کیا مطلب ہے؟

۲) گفتگو کے آداب سے کیا مراد ہے؟

۳) گفتگو کے چند آداب بیان کیجیے۔

ہدایت: سبق کو مناسب لب و لہجے میں درست تلفظ کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔ دورانِ تدریس سماعت کی جانچ کے لیے طلبہ کو بات چیت کا موقع فراہم کرے اور مناسب حوصلہ افزائی کرے۔ سبق مکمل کرنے کے بعد 'آیئے بات چیت کریں' کی طرز پر چھوٹے چھوٹے سوالات پوچھے۔

۶۔ آنکھیں

خدا کا فضل ہے، انعام ہے، دولت ہے بینائی
ہزاروں نعمتوں کی ایک یہ نعمت ہے بینائی

جسے مل جائے یہ نعمت وہ خوش قسمت ہے دنیا میں
کہ آنکھوں کی ہر اک انسان کو حاجت ہے دنیا میں

اگر آنکھیں نہ ہوں تو زندگی دشوار ہوجائے
سراسر آدمی مجبور اور لاچار ہوجائے

کوئی معذوٗر نابینا سڑک پر جب دِکھائی دے
بڑی اُلجھن میں ہو، رستہ نہ کچھ جس کو سُجھائی دے

حق ایسے میں ادا کرنا ہے لازم ہم پہ آنکھوں کا
سہارا بن کے جینا ہے ہمیں دنیا میں اندھوں کا

یہی آنکھوں کا شکرانہ ہے، خوش اس سے خدا ہوگا
اِن اندھوں کی دعا سے آنکھ والوں کا بھلا ہوگا

پڑھیں، سمجھیں اور لکھیں۔

فضل	مہربانی	سراسر	بالکل
بینائی	دیکھنے کی صلاحیت	معذوٗر	اپاہج
نعمت	انعام	لازم	ضروری
حاجت	ضرورت		

مشق

سوچ کر بتائیے۔

ا۔ خدا کا فضل اور انعام کیا ہے؟

۲۔ خوش قسمت کسے کہا گیا ہے؟
۳۔ زندگی دشوار کب ہوتی ہے؟
۴۔ ہمیں کس کا سہارا بن کے جینا ہے؟
۵۔ اندھوں کی دعا سے کیا ہوگا؟

مختصر جواب لکھیے۔

آنکھوں کا شکرانہ ہمیں کس طرح ادا کرنا چاہیے؟

وجہ بتائیے۔

بینائی ہزار نعمتوں کی ایک نعمت ہے۔

شعر کا مطلب لکھیے۔

جسے مل جائے یہ نعمت وہ خوش قسمت ہے دنیا میں
کہ آنکھوں کی ہر اک انسان کو حاجت ہے دنیا میں

لفظ کے آخری حرف سے نیا لفظ نظم سے چن کر لکھیے۔ جیسے 'خدا' - آخری 'ا' ہے۔ 'ا' سے انعام۔ اب 'م' سے لفظ لکھیے۔

خدا - (ا) انعام - (م) - .... - .... - .... - ....

لفظ 'دولت' کے ہم آواز الفاظ نظم سے تلاش کر کے لکھیے۔

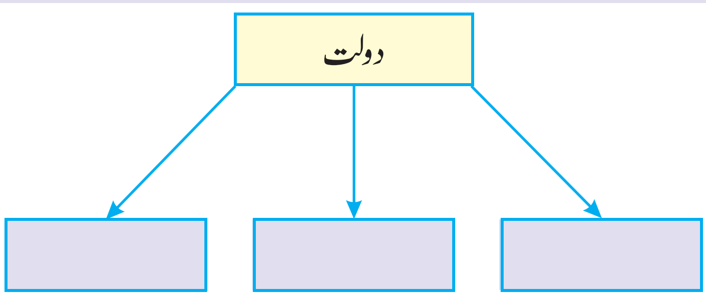

لفظ 'بھلائی' کے ہم آواز الفاظ نظم سے تلاش کر کے لکھیے۔

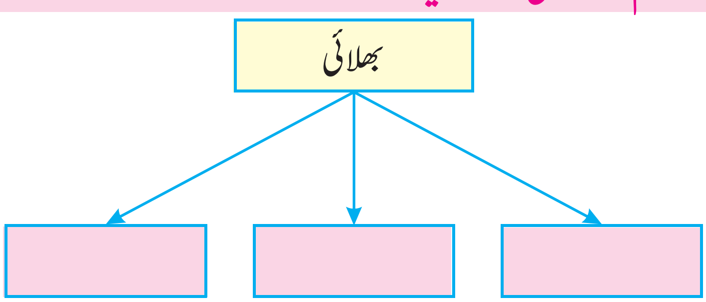

ذیل کے لفظوں کا پہلا حرف نکال کر نیا لفظ بناؤ۔ جیسے : لاچار سے اچار

ہمیں - .... سہارا - ....
دنیا - .... قسمت - ....

ذیل کے لفظوں کی جمع لکھیے۔ جیسے : زبان - زبانوں، زبانیں

نعمت ، سڑک ، آنکھ ، حاجت ، دعا

مثال کے مطابق درج ذیل لفظوں کے پہلے دو حرف نکال کر بننے والا نیا لفظ بنائیے۔ جیسے : نابینا سے بینا

انعام - .... قسمت - ....

دشوار - .... معذور - ....

صحیح متبادل کے سامنے کے دائرے میں رنگ بھر کر درست مصرع لکھیے۔

۱۔ ہزاروں نعمت کی ایک
○ یہ نعمت ہے بینائی
○ یہ رحمت ہے بینائی
....

۲۔ اگر آنکھیں نہ ہوں تو
○ زندگی ہموار ہوجائے
○ زندگی دشوار ہوجائے
....

۳۔ حق ایسے میں ادا کرنا ہے
○ لازم ہم پہ آنکھوں کا
○ لازم ہم پہ لاکھوں کا
....

۴۔ سہارا بن کے جینا ہے
○ ہمیں دنیا میں بندوں کا
○ ہمیں دنیا میں اندھوں کا
....

۵۔ ان اندھوں کی دعا سے
○ آنکھ والوں کا بھلا ہوگا
○ آنکھ والوں کا بُرا ہوگا
....

درج ذیل میں خط کشیدہ لفظوں کو غور سے پڑھیے۔

☆ خاموش ہے سارا جہاں   ہر اک صدا خاموش ہے۔

☆ اس پہ رکھے خدا   اپنی رحمت سدا

ان مثالوں میں 'صدا' اور 'سدا' دونوں ایک ہی آواز کے لفظ ہیں لیکن دونوں لفظوں کا املا اور معنی و مفہوم الگ ہیں۔ صدا کے معنی ہے 'آواز' اور سدا کے معنی ہے 'ہمیشہ'۔

ایسے دو لفظ جو آواز کے لحاظ سے ایک جیسے ہوں، انھیں 'ہم آواز' لفظ کہتے ہیں۔

اسمِ عام اور اسمِ خاص

وہ اسم جو کسی عام چیز، عام جگہ، عام شخص کی پہچان کے لیے استعمال ہوتا ہے اسے **اسمِ عام** کہتے ہیں۔ مثلاً
شاعر، ادیب، کتاب، پیسے، کپڑا، اخبار، باغ، قصبہ، گھر، اسکول، مسجد، جلسہ گاہ
اگر کسی اسم سے خاص شخص، خاص چیز یا خاص جگہ کی پہچان ہوتی ہے تو اسے **اسمِ خاص** کہتے ہیں۔ مثلاً
شفیع الدین نیّر، علامہ اقبالؔ، کوہِ نور، قرآن، تاج محل، دہلی، علی گڑھ۔

اسمِ عام اور اسمِ خاص میں فرق

اسمِ عام کسی بھی شخص، جگہ یا چیز کا نام ہوسکتا ہے مثلاً لڑکا، باغ، مقبرہ وغیرہ۔ (ان اسما کو پڑھ یا سن کر خیال کسی خاص لڑکے، خاص باغ یا خاص مقبرے کی طرف نہیں جاتا)

جب کہ اسمِ خاص کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کا نام ہوتا ہے، اس لیے یہ نام سن کر خیال اُس شخص، جگہ یا چیز کی طرف جاتا ہے۔ جیسے حفیظ، فاطمہ، اقبال، شالیمار، دیوارِ چین وغیرہ۔

آسان پہچان : اسمِ عام اور اسمِ خاص کی آسان پہچان یہ ہے کہ اسمِ عام کی جمع ہوتی ہے مثلاً مسجد کی مساجد جب کہ اسمِ خاص کی جمع نہیں بن سکتی۔ مثلاً شالیمار سے شالیماروں نہیں ہوسکتا۔

نیچے دیے ہوئے اسموں کو درست ستون میں لکھیے۔

گنگا، شہر، تاج محل، ہندوستان، دریا، لال قلعہ، نبیلہ، لڑکا، مقبرہ، جاوید، عورت، مینار، آم، قلعہ، شہر، انڈیا گیٹ، موگرا، سورت، مسجد، بریانی، مرزا غالبؔ

اسمِ عام	اسمِ خاص

۷۔ شہد

ایک روز جمیل کے گھر کے سب لوگ باغ کی سیر کو گئے۔ خوب گھومے پھرے اور بہت سے پیڑ پودے دیکھے۔ جمیل نے ایک درخت کی اونچی شاخ پر ایک نئی چیز دیکھی۔ اُس نے اپنے بھائی بہنوں کو پکارا، ''یہاں آؤ! دیکھو، یہ کیا ہے؟''

جمیل کی آواز سن کر بھائی جان نے بھی دیکھا اور بتایا، ''یہ شہد کی مکّھیوں کا چھتّا ہے۔ شہد کی مکّھیاں اسی میں رہتی ہیں۔ شہد کی مکّھیاں پھولوں کی تلاش میں دور دور تک جاتی ہیں اور بہت محنت سے پھولوں کا رس چوستی ہیں اور اسی سے شہد بناتی ہیں۔ ہر مکّھی اپنے کام میں لگی رہتی ہے۔ کوئی بے کار نہیں بیٹھتی۔ مکّھیوں نے تو بس محنت کرنا سیکھا ہے کیوں کہ محنت ہی میں عظمت ہے۔''

''وہ اپنا چھتّا بڑی کاریگری سے بناتی ہیں۔ چھتّے میں چھوٹے چھوٹے خانے ہوتے ہیں جن میں وہ شہد جمع کرتی ہیں۔ چھتّا اُن کا گھر بھی ہوتا ہے۔ وہ اپنے گھر کو صاف سُتھرا رکھتی ہیں۔ آپس میں مل جل کر رہتی ہیں اور اپنا اپنا کام انجام دیتی ہیں۔''

بھائی جان نے مزید کہا، ''تمھیں معلوم ہے بچّو، ہر چھتّے کی ایک رانی ہوتی ہے۔ وہی چھتّے پر حکومت کرتی ہے۔ رانی مکھی دوسری مکّھیوں کے مقابلے میں کچھ بڑی ہوتی ہے۔ رانی مکّھی انڈے دیتی ہے اور دوسری مکّھیاں پھولوں سے رس لانے کا کام کرتی ہیں۔''

شکیل نے پوچھا، ''چھتّے سے شہد کس طرح نکالا جاتا ہے؟''

بھائی جان نے بتایا، ''شہد نکالنے والے پہلے خاص طریقے سے مکّھیوں کو اُڑاتے ہیں، پھر چھتّے سے شہد نچوڑ کر برتنوں میں بھر لیتے ہیں اور بازار میں بیچتے ہیں۔''

بھائی جان نے مزید بتایا، ''شہد بہت فائدہ مند چیز ہے۔ شہد ایک لذیذ غذا بھی ہے۔ ساتھ ہی اس سے کئی طرح کی دوائیاں تیار کی جاتی ہیں۔

چھتّے سے شہد کے ساتھ موم بھی حاصل ہوتا ہے جو بہت کار آمد ہے۔‘‘

بھائی جان نے کہا، ’’بتاؤ شہد کیسا ہوتا ہے؟‘‘

سب بچّوں نے خوش ہو کر کہا، ’’میٹھا میٹھا، بہت اچھا، بہت مزے دار۔‘‘

بھائی جان نے مسکرا کر کہا، ’’دیکھو بچّو! اللہ نے ہمیں کتنی اچھی اچھی نعمتیں عطا کی ہیں۔ اس لیے ہمیں اپنے رب کا شکر ادا کرنا چاہیے۔‘‘

پڑھیں، سمجھیں اور لکھیں۔

عظمت	- عزّت	لذیذ	- مزے دار
کاریگری	- مہارت	کار آمد	- کام آنے والا

مشق

سوچ کر بتائیے۔

۱۔ جمیل کے گھر کے لوگ کہاں گئے؟

۲۔ نئی چیز کے بارے میں بھائی جان نے کیا بتایا؟

۳۔ پھولوں سے رس کون چوستا ہے؟

۴۔ شہد کی مکھیاں آپس میں کس طرح رہتی ہیں؟

۵۔ شہد کا ذائقہ کیسا ہوتا ہے؟

وجہ بتائیے۔

شہد نعمت ہے۔

رانی مکّھی کے بارے میں لکھیے۔

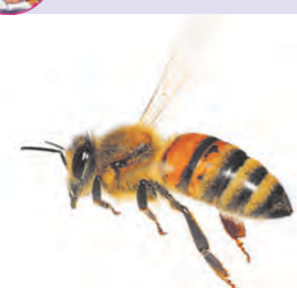

رانی مکّھی

....

....

....

....

مختصر جواب لکھیے۔

چھتّے سے شہد کس طرح نکالا جاتا ہے؟

سبق کے مطابق درج ذیل بیانات کو ترتیب سے لکھیے۔

- رس سے شہد بناتی ہے۔
- پھولوں کا رس چوستی ہے۔
- شہد کی مکھیاں پھولوں کی تلاش میں دور تک جاتی ہیں۔
- شہد کی مکھیاں چھتے میں رہتی ہیں۔
- چھتّے میں چھوٹے چھوٹے خانے ہوتے ہیں جن میں وہ شہد جمع کرتی ہیں۔

مناسب علاماتِ اوقاف لگائیے۔

۱۔ یہاں آؤ دیکھو یہ کیا ہے

۲۔ بتاؤ شہد کیسا ہوتا ہے

۳۔ دیکھو بچّو، اللہ نے تمھیں کتنی اچھی اچھی نعمتیں عطا کی ہیں۔

خط کشیدہ لفظ کی جگہ سبق میں آئے لفظ لکھ کر جملے دوبارہ لکھیے۔

۱۔ جمیل نے ایک درخت کی اونچی ڈال پر ایک نئی چیز دیکھی۔

۲۔ شہد ایک مزے دار غذا بھی ہے۔

۳۔ چھتّا ان کا مکان ہوتا ہے۔

۴۔ وہ چھتّے پر راج کرتی ہے۔

۵۔ ایک دن جمیل کے گھر کے سب لوگ باغ کی سیر کو گئے۔

نیچے دیے ہوئے جملے صحیح ہیں یا غلط، لکھیے۔ غلط جملے درست کر کے دوبارہ لکھیے۔

۱۔ شہد کی مکھیاں پھلوں کی تلاش میں دور دور تک جاتی ہیں۔ (......................)

۲۔ رانی مکّھی دوسری مکّھیوں کے مقابلے میں کچھ چھوٹی ہوتی ہے۔ (......................)

۳۔ ہر مکّھی اپنے کام میں لگی رہتی ہے۔ (......................)

۴۔ شہد صرف مکّھیوں کے کام آتا ہے۔ (......................)

۵۔ ہر چھتّے کی ایک رانی ہوتی ہے۔ (......................)

کس نے کہا؟

۱۔ ”یہاں آؤ! دیکھو، یہ کیا ہے؟“

۲۔ ”چھتّے سے شہد کس طرح نکالا جاتا ہے؟“

۳۔ ”بتاؤ، شہد کیسا ہوتا ہے؟“

خالی جگہ پُر کیجیے۔

مفت تقسیم کے لیے

۱۔ شہد کی مکّھیاں پھولوں سے .... لاتی ہیں۔

۲۔ ہر چھتّے کی ایک .... مکّھی ہوتی ہے۔

۳۔ شہد ایک لذیذ .... بھی ہے۔

۴۔ مکّھیاں اپنے .... کو صاف ستھرا رکھتی ہیں۔

۵۔ چھتّے سے شہد کے ساتھ .... بھی حاصل ہوتا ہے۔

شہد کی مکّھیاں پھولوں کی تلاش میں دُور دُور تک جاتی ہیں۔ اس جملے میں خط کشیدہ الفاظ تکرارِ لفظی کی مثال ہیں۔ اسی طرح کی دس الفاظ/ترکیبیں/فقرے تلاش کر کے اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

'دار' لگا کر نئے لفظ بناؤ۔ جیسے : مزے + دار = مزے دار

خط کشیدہ الفاظ کی ضد لکھ کر جملے مکمل کیجیے۔

۱۔ کچھوا آہستہ چلتا ہے جب کہ خرگوش .... دوڑتا ہے۔

۲۔ اسلام میں گورے کو کسی .... پر کوئی برتری حاصل نہیں۔

۳۔ اِملی کا ذائقہ کھٹّا ہوتا ہے اور شہد .... ہوتا ہے۔

۴۔ ہار اور .... کھیل کا حصّہ ہے۔

۵۔ دن میں اُجالا ہوتا ہے تو رات میں ....۔

سرگرمی/منصوبہ :

اپنے استاد/ والدین کے ساتھ قریب کے باغ کی سیر کیجیے اور پیڑ پودوں کا مشاہدہ کر کے معلومات حاصل کیجیے۔

دی ہوئی تصویر میں رنگ بھریے اور خالی خانوں میں اس کے اعضا کے نام لکھیے۔

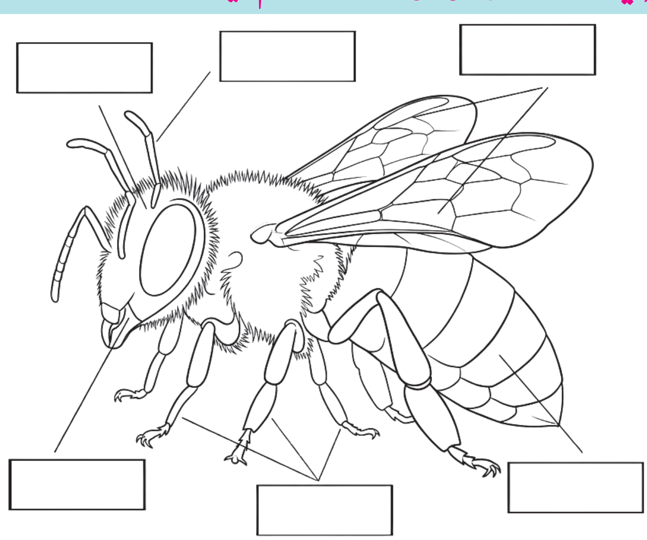

آ یئے زبان سیکھیں!

صفت

اسم کی خصوصیت بتانے والے لفظ کو 'صفت' کہتے ہیں۔ مثلاً

تم مزیدار کہانیاں بھی سنتے اور پڑھتے ہو۔

یہ دعا ایک بڑے شاعر نے لکھی ہے۔

ان کی والدہ ایک پڑھے لکھے خاندان سے تھیں۔

ان جملوں میں کہانیاں، شاعر اور خاندان 'اسم' ہیں۔ ان کی خصوصیات الفاظ 'مزے دار، بڑے اور پڑھے لکھے' سے بتائی گئی ہیں۔ یہ الفاظ '**صفت**' ہیں۔

صفت کی تین مثالیں تلاش کر کے لکھیے۔

دو چشمی ھ

اُردو میں ب پ ت ٹ وغیرہ حروف کے ساتھ دو چشمی 'ھ' ملا کر ہندی کی آوازیں 'بھ پھ تھ ٹھ' بنائی جاتی ہیں۔ 'ھ' اُردو میں کوئی الگ حرف نہیں ہے اس لیے ھندی، ھما، ھوا لکھنے کی بجائے ہندی، ہما، ہوا لکھنا چاہیے۔ بہت سے لفظ جن میں 'ہ' ہوتا ہے ان میں 'ہ' کی بجائے دو چشمی ھ لکھنے سے معنی بدل سکتے ہیں۔ مثلاً پہن – پھن، گہر – گھر، دہن – دھن۔

اس سبق سے ایسے الفاظ تلاش کر کے لکھیے جن میں دو چشمی ھ کا استعمال ہوا ہے۔

۸۔ کوّا اور لومڑی

ایک کوّے کو نان کا ٹکڑا — راستے میں کہیں نظر آیا
خوش ہوا ، چونچ میں اسے پکڑا — اور ایک پیڑ پر وہ جا بیٹھا
اس طرف ایک لومڑی گزری — نان پر جب پڑی نظر اس کی
رُک کے کوّے سے لومڑی نے کہا — ”بھائی کوّے ، مزاج ہے کیسا؟
کتنے خوش رنگ کتنے پیارے ہو — لاڈلے سب کے ہو ، دُلارے ہو
دُم بھی پیاری ہے ، پر بھی پیارے ہیں — پاؤں اور چونچ سب ہی نیارے ہیں
کتنے میٹھے سُروں میں گاتے ہو — جیسے شہنائیاں بجاتے ہو
میٹھی آواز تم نے پائی ہے — مجھ کو تو جان و دل سے بھائی ہے

اپنا نغمہ مجھے سناؤ ذرا
میرے دل کو بھی اب لبھاؤ ذرا

اس کی باتوں میں آگیا کوّا — کھول کر چونچ گیت گانے لگا
جوں ہی کوّے نے اپنا منہ کھولا — گر پڑا منہ سے نان کا ٹکڑا
لومڑی پل میں نان پر لپکی — اور اُٹھا کر اُسے فرار ہوئی
میٹھی باتوں میں آگیا کوّا — اِس طرح دھوکا کھا گیا کوّا
جھوٹی تعریف جن کو بھاتی ہے — اُن پہ اِک دِن مصیبت آتی ہے

جو خوشامد پسند ہوتے ہیں
اپنا سارا وقار کھوتے ہیں

(ڈاکٹر غلام دستگیر شہاب)

پڑھیں، سمجھیں اور لکھیں۔

مزاج – طبیعت
دُلارا – پیارا
نغمہ – گانا
دِل لُبھانا – خوش کرنا
پَل میں – بہت کم وقت میں
فرار ہونا – بھاگ جانا
وقار – عزّت

مشق

سوچ کر بتائیے۔

۱۔ کوّے کو کیا ملا؟
۲۔ لومڑی نے کوّے کا رنگ کیسا بتایا؟
۳۔ کوّے کو لومڑی نے کیا سنانے کہا؟
۴۔ لومڑی کی تعریف سن کر کوّے نے کیا کیا؟
۵۔ مصیبت کن پر آتی ہے؟
۶۔ اپنا وقار کون کھوتا ہے؟

لومڑی نے جن اشعار میں کوّے کی تعریف کی ہے؟ وہ اشعار لکھیے۔

اس نظم سے ملتی جلتی آواز والے لفظ چن کر لکھیے۔ جیسے : ٹکڑا - پکڑا

جملے پڑھیے اور اس سے متعلق شعر نظم سے تلاش کر کے لکھیے۔

۱۔ تم اپنا گیت سنا کر مجھے خوش کرو۔
۲۔ کوا لومڑی کی میٹھی باتوں میں آ کر دھوکا کھا گیا۔
۳۔ اس شعر کا مطلب لکھیے۔

جو خوشامد پسند ہوتے ہیں
اپنا سارا وقار کھوتے ہیں

درست جواب کے دائرے میں رنگ بھریے۔

۱۔ کوّا نان کا ٹکڑا لے کر کہاں جا بیٹھا؟
○ پیڑ پر ○ چھت پر ○ راستے پر ○ دیوار پر

۲۔ کوّے کے پاؤں اور چونچ کیسے ہیں؟
○ پیارے ○ نیارے ○ سنہرے ○ کالے

۳۔ لومڑی کس پر لپکی؟
○ بسکٹ ○ نان ○ روٹی ○ کیک

۴۔ لومڑی کی کون سی بات کوّے کو بھائی ہے؟
○ میٹھی آواز ○ میٹھے سُر ○ میٹھے بول ○ میٹھی بات

دیے ہوئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

خوش رنگ ، لاڈلے ، دُلارے ، خوشامد

خط کشیدہ لفظ کی جگہ ہم معنی لفظ لکھ کر جملہ دوبارہ لکھیے۔

جیسے: کوا نان کا ٹکڑا لے کر ایک پیڑ پر بیٹھ گیا۔

۱۔ لومڑی نے کہا، اپنا نغمہ سناؤ۔

۲۔ لومڑی نان کا ٹکڑا لے کر فرار ہوگئی۔

۳۔ جھوٹی تعریف پسند کرنے والوں پر ایک دن مصیبت آتی ہے۔

۴۔ جھوٹی تعریف جن کو بھاتی ہے وہ ہمیشہ نقصان اُٹھاتے ہیں۔

دیے ہوئے اشاروں کی مدد سے معمّے میں جانوروں کے نام تلاش کیجیے۔

ز	ش	ف	ع	ظ	س	ا	ت	ی	چ
ص	ی	تھ	ا	ہ	ٹ	غ	ط	و	ک
د	ر	ل	م	ث	ک	ا	ھ	چ	ر
ل	ث	ر	ن	گ	ب	ک	ز	ض	ط
و	ا	ی	ا	و	و	ک	ف	ق	و
م	ب	چھ	و	ژ	ت	م	س	ع	ط
ڑ	ل	ا	د	د	ر	غ	ف	گ	ا
ی	ہ	ل	چھ	ہ	ب	ر	ک	د	ج
گ	ر	و	م	ظ	ط	ا	دھ	گ	چ
د	ہ	ا	ر	ب	ے	ز	ہ	گھ	ط

اشارے

۱۔ میں جنگل کا سب سے تیز دوڑنے والا جانور ہوں۔

۲۔ میں جنگل میں راج کرتا ہوں۔

۳۔ میں اپنی سونڈ سے کھانا پکڑتا ہوں۔

۴۔ مجھے مرچ اور امرود پسند ہے۔

۵۔ میں غٹرغوں کرتا ہوں۔

۶۔ میرے جسم پر دو رنگی دھاریاں ہوتی ہیں۔

۷۔ مجھے سب بے وقوف سمجھتے ہیں۔
۸۔ میری چالاکی مشہور ہے۔
۹۔ مجھے بھالو بھی کہتے ہیں۔
۱۰۔ میرے پنکھ میں پیسے جُڑے ہیں۔

تصویری کہانی

تصویر دیکھ کر شیر اور چوہے کی کہانی اپنے لفظوں میں لکھیے۔

بچھڑے ہوئے دوست

ہدایت: معلم طلبہ کو محاوروں کی چِٹّھیاں بنا کر دے اور ہر طالب علم ایک چِٹھی نکال کر پڑھے۔ اسی طرح تمام بچے چِٹّھیاں اُٹھا کر پڑھیں اور محاورے کے مطابق جوڑی بنا کر کھڑے ہو جائیں۔

اُلٹے پاؤں	آنکھیں	ٹس سے	غم کے
پسینا	لوٹنا	پھولنا	اٹھنا
مچل	مزہ	موند لینا	دانت
بادل چھٹنا	مس نہ ہونا	چکھانا	امتحان میں
ڈالنا	دل موہ	سانس	چمک اُٹھنا

الفاظ کی ریل گاڑی

ہدایت: ان الفاظ کو جوڑ کر مرکب الفاظ کی ریل گاڑی بتائیے۔

کھیتی ، ستھرا ، پہچان ، پھوس ، خوشی ، سمجھ ، رنگ ، مُنّے ، لگ ، کاج ،
باڑی ، جان ، گھاس ، صاف ، برنگی ، ہنسی ، مکوڑے ، بوجھ ، بھلی ، ننّھے

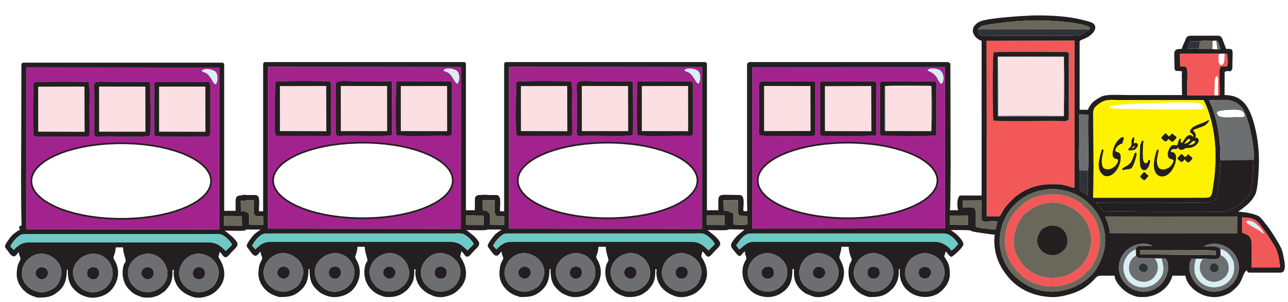

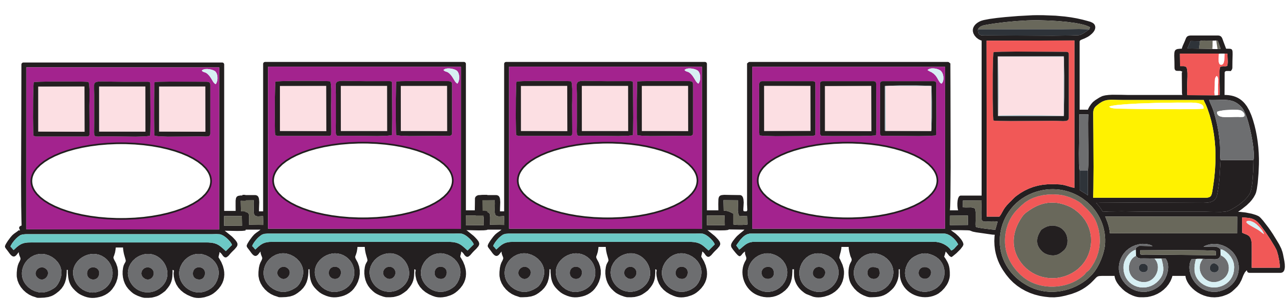

۹۔ چرواہے کا احسان

ہندوستان میں ریلوں کی تعمیر کا کام انگریزوں کے زمانے میں شروع ہوا۔ پہلی ریل گاڑی ممبئی سے تھانہ تک چلائی گئی۔ اِس کے بعد مختلف حصّوں میں پٹریاں بچھائی جانے لگیں۔ پہاڑی علاقوں میں پٹریاں بچھانا بے حد مشکل کام تھا۔ انجینئروں نے پہاڑوں میں سُرنگیں کھود کر پٹریوں کے لیے راستہ بنایا۔

ممبئی اور پونے کے درمیان بڑے بلند پہاڑ ہیں۔ انگریز انجینئر ملک کے اور حصّوں کو ممبئی سے ملانے کے لیے ان پہاڑوں میں ریل گاڑی کے لیے پٹریاں بچھانا چاہتے تھے۔ انھوں نے ان پہاڑوں میں پٹریاں بچھانے کے لیے راستہ تلاش کرنے کا کام شروع کیا۔ کئی جگہ سُرنگیں کھودنے کا فیصلہ ہوا۔ ان پہاڑوں میں آخر ایک ایسی جگہ بھی آئی کہ انجینئروں کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ ریلوے لائن کو کس طرح آگے بڑھائیں۔

ریلوے کا ایک بڑا انجینئر پہاڑ کے دامن میں پریشان بیٹھا تھا کہ پہاڑ کی دوسری طرف سے شیگروبا نام کا ایک چرواہا

اِدھر اپنی بکریاں لے کر آ گیا۔ اسے دیکھ کر انجینئر کو بڑی حیرت ہوئی کہ وہ اس جگہ کیسے پہنچا۔ انجینئر نے چرواہے سے اِدھر اُدھر کی باتیں کیں، پھر اپنی مشکل کا ذکر کیا۔

چرواہے نے انجینئر سے کہا کہ آپ پریشان نہ ہوں۔ پھر اس نے ایک اونچی جگہ کھڑے ہوکر انجینئر کو بتایا کہ دو چوٹیوں کے درمیان ایک تنگ راستہ ہے۔ اس درّے کو ہم 'بور گھاٹ' کہتے ہیں اور اسی راستے سے ہم آتے جاتے ہیں۔ اس راستے پر پٹری بچھائی جاسکتی ہے۔

انجینئر اس کے مشورے سے بہت خوش ہوا۔ آخر کار اس چرواہے کے مشورے کے بعد یہ پٹریاں ممبئی تک پہنچ گئیں۔ انجینئر نے ریلوے کے بڑے افسروں سے درخواست کی کہ آئندہ ٹرینیں جب بھی اِس مقام سے گزریں تو چرواہے کی یاد میں سیٹی بجائیں۔ اس کی یہ بات مان لی گئی۔

اس پٹری پر سے گزرنے والی پہلی ٹرین سے لے کر آج تک یہی ہوتا آیا ہے۔ بجلی کی تیز رفتار ٹرینیں بھی یہاں سیٹی بجاتی ہوئی اگلی منزل کی طرف چل پڑتی ہیں۔ یہ سیٹی گویا اس چرواہے کے احسان کی یاد میں بجائی جاتی ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ بعض اوقات معمولی آدمی بھی لاکھ روپے کی بات کر جاتا ہے۔

پڑھیں، سمجھیں اور لکھیں۔

تعمیر کرنا	بنانا	درّہ	دو پہاڑوں کے درمیان کا تنگ راستہ
سُرنگ	پہاڑ کھود کر اس کے اندر بنایا ہوا راستہ	مُفید	فائدہ مند

مشق

سوچ کر بتائیے۔

۱۔ ہندوستان میں ریلوں کی تعمیر کا کام کس کے زمانے میں شروع ہوا؟

۲۔ ہندوستان میں پہلی ریل گاڑی کہاں سے کہاں تک چلائی گئی؟

۳۔ پہاڑی علاقوں سے پٹریوں کو کس طرح گزارا گیا؟

۴۔ انجینئر کو کس بات پر حیرت ہوئی؟

۵۔ انجینئر نے ریلوے کے بڑے افسروں سے کیا درخواست کی؟

مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ چرواہے نے ریلوے انجینئر کی کس طرح مدد کی؟

۲۔ ممبئی اور پونہ کے بیچ بور گھاٹ پر سے گزرنے والی ٹرینیں سیٹی کیوں بجاتی ہیں؟

قوس سے مناسب لفظ چن کر خانہ پُری کیجیے۔

۱۔ ممبئی اور پونے کے درمیان بڑے بلند .... ہیں۔ (راستے ، پہاڑ)

۲۔ ریل کی پٹریاں بچھانے کے لیے کئی جگہ .... کھودنے کا فیصلہ ہوا۔ (سرنگ ، گڑھے)

۳۔ دو چوٹیوں کے درمیان ایک تنگ راستہ ہے۔اس .... کو ہم بور گھاٹ کہتے ہیں۔ (سرنگ ، درّے)

۴۔ یہ سیٹی گویا اس چرواہے کے .... کی یاد میں بجائی جاتی ہے۔ (احسان ، رہنمائی)

۵۔ بعض اوقات معمولی آدمی بھی .... کی بات کر جاتا ہے۔ (لاکھ روپے ، ہزار روپے)

پڑھیے اور مکالمہ پورا کیجیے۔

ثمینہ : سمیر، ہمارے گھر میں آج ایک نئی چیز آئی ہے۔

سمیر : کون سی چیز؟

ثمینہ : سوچ کر بتاؤ، وہ کیا چیز ہوسکتی ہے؟

پرویز : کیا وہ چیز چل سکتی ہے؟

ثمینہ : نہیں۔اگر چہ اس کے پیر ہیں،لیکن وہ چل نہیں سکتی۔

سمیر : کیا وہ کام کر سکتی ہے؟

ثمینہ : نہیں۔اگر چہ اس کے ہاتھ ہیں،لیکن وہ ....

سمیر : کیا وہ پڑھ سکتی ہے؟

ثمینہ : نہیں۔اگر چہ اس کی آنکھیں ہیں لیکن وہ ....

پرویز : کیا وہ بات کر سکتی ہے؟

ثمینہ : نہیں۔اگر چہ اس کا منہ ہے لیکن وہ ....

سمیر اور پرویز : اچھا بھئی، اب خود ہی بتا دو، وہ کیا چیز ہے؟

ثمینہ : سیدھی سی بات ہے۔وہ ایک چھوٹی سی بچی ہے۔اختر خالہ اپنی مُنّی راحت کے ساتھ ہمارے گھر آئی ہیں۔

فقروں کے لیے ایک لفظ لکھیے۔ مثال : عبادت کرنے والا - عابد

۱۔ جانوروں کو چَرانے والا - ....

۲۔ خدمت کرنے والا - ....

۳۔ سفر کرنے والا - ....

۴۔ احسان کرنے والا - ....

سبق سے دیے ہوئے لفظوں کا جملہ تلاش کر کے لکھیے۔

۱۔ مشکل کام

۲۔ بلند پہاڑ

۳۔ بڑا انجینئر

۴۔ اونچی جگہ

۵۔ تنگ راستہ

تصویر دیکھ کر سوالوں کے جواب لکھیے۔

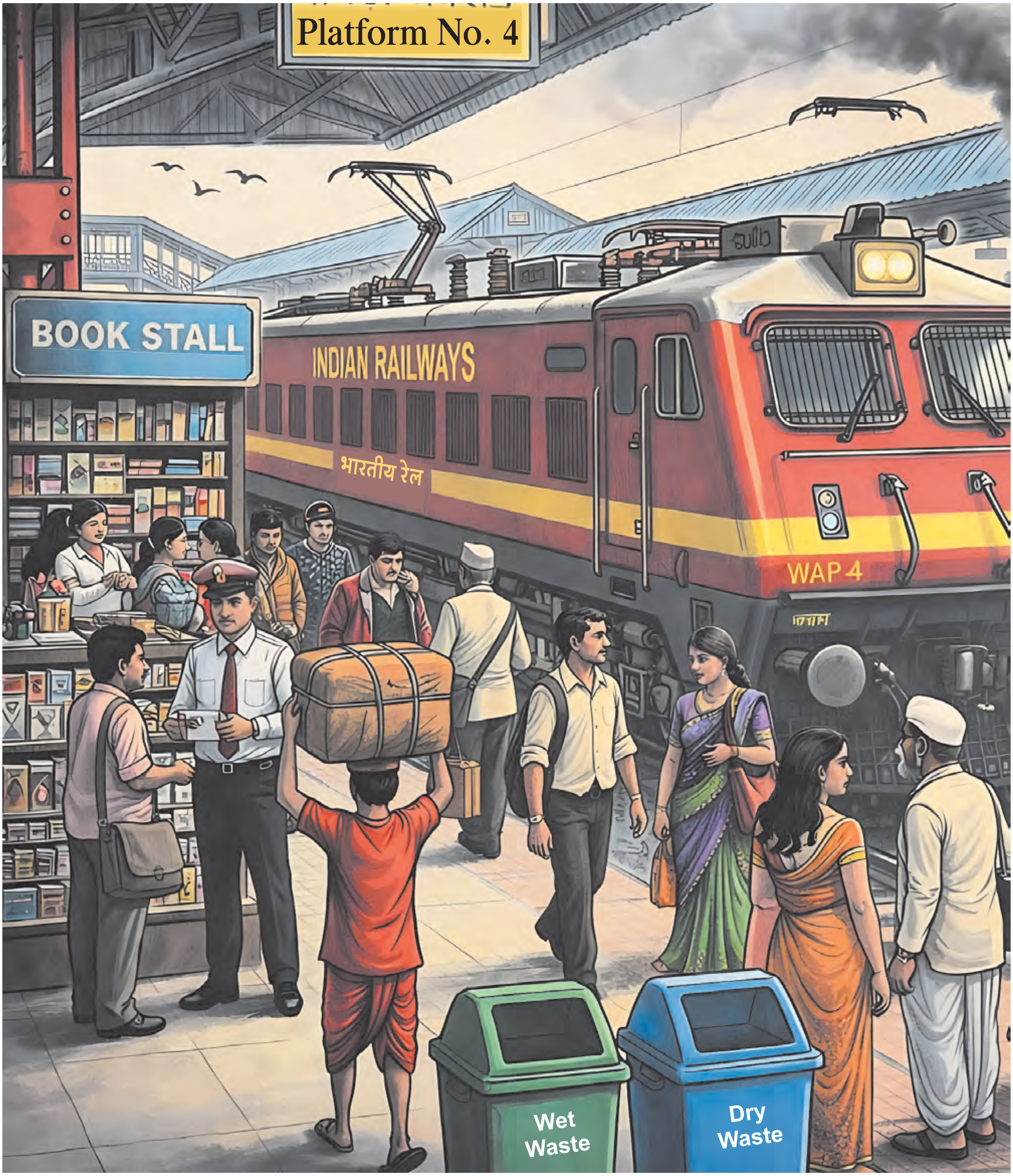

۱۔ یہ منظر کس جگہ کا ہے؟

۲۔ دکان پر کیا فروخت ہو رہا ہے؟

۳۔ کوڑے دان کا استعمال کیوں کرنا چاہیے؟

۴۔ تصویر میں کون کون نظر آ رہا ہے؟

۵۔ ٹرین کس پلیٹ فارم پر کھڑی ہے؟

۶۔ اس منظر کو چار سے پانچ جملوں میں لکھیے۔

زمانہ کسی کام کے وقت کو زمانہ کہتے ہیں۔اس کی تین قسمیں ہیں :

(۱) کسی کام کے گزرے ہوئے وقت کو 'زمانۂ ماضی' کہتے ہیں۔

مثلاً ایک انگریز افسر نے اس مقام کو دریافت کیا تھا۔

(۲) کوئی کام موجودہ وقت میں ہو تو اس وقت کو 'زمانۂ حال' کہتے ہیں۔

مثلاً ہمیں ان کی گونج سنائی دے رہی ہے۔

(۳) آئندہ وقت میں ہونے والے کام کے وقت کو 'زمانۂ مستقبل' کہتے ہیں۔

مثلاً یہی ٹرین آپ کو ماتھیران پہنچا دے گی۔

درج ذیل جملوں کے سامنے ان کا زمانہ لکھیے۔

۱۔ پٹریاں بچھانا بے حد مشکل کام تھا۔ ....

۲۔ پٹریاں بچھانا مشکل کام ہے۔ ....

۳۔ پٹریاں بچھانا مشکل کام ہوگا۔ ....

۴۔ ٹرین کس پلیٹ فارم پر کھڑی ہے؟ ....

۵۔ ٹرین کس پلیٹ فارم پر کھڑی تھی؟ ....

۶۔ ٹرین کس پلیٹ فارم پر کھڑی ہوگی؟ ....

۷۔ چرواہے کی یاد میں سیٹی بجائی جاتی تھی۔ ....

۸۔ چرواہے کی یاد میں سیٹی بجائی جاتی ہے۔ ....

۹۔ چرواہے کی یاد میں سیٹی بجائی جائے گی۔ ....

ہمزہ کا استعمال

اُردو حروفِ تہجی میں ہمزہ (ء) بہت سے لفظوں میں الف (ا) کی مخصوص آواز کو ظاہر کرنے والی علامت ہے۔مثلاً گئے، ہوئے، نئے، سوائے وغیرہ لفظوں میں۔

جیے کو 'جئے' یا جیئے' اور لکھیے کو 'لکھئے' یا 'لکھیئے' لکھنا مناسب نہیں۔ایسے لفظوں میں ہمزہ کی بجائے 'یے' کا استعمال کرنا چاہیے۔البتہ لائیے، کھائیے، دِکھائیے وغیرہ لفظوں میں ہمزہ اور یے دونوں لکھے جاتے ہیں۔

'قے' 'طے' 'لے' جیسے لفظوں پر ہمزہ نہیں لگانا چاہیے۔

ایسے پانچ الفاظ تلاش کر کے لکھیے جن پر ہمزہ لگا ہوا ہو۔

۱۰۔ بی بی کا مقبرہ

مفت تقسیم کے لیے

شہر چھترپتی سنبھاجی نگر (اورنگ آباد) میں ایسی کئی عمارتیں ہیں جنھیں دیکھنے کے لیے دُور دُور سے لوگ آتے ہیں۔ ان عمارتوں میں 'بی بی کا مقبرہ' بہت مشہوُر ہے۔

چھترپتی سنبھاجی نگر سے کھام ندی گزرتی ہے۔ اسی ندی کے کنارے یہ مقبرہ تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کے اطراف کا علاقہ پہاڑیوں سے گھرا ہوا ہے۔ یہ مقبرہ مغل بادشاہ اورنگ زیب کے بیٹے شہزادہ اعظم شاہ نے اپنی والدہ دِل رَس بانو بیگم کی یاد میں بنایا ہے۔

دِل رَس بانو بیگم، بی بی رابعہ دَورانی کے نام سے مشہوُر تھیں اس لیے اس مقبرے کو 'بی بی کا مقبرہ' بھی کہتے ہیں۔

اس مقبرے کو تعمیر کرنے میں روزانہ ہزاروں مزدور کام کرتے رہے۔ چھے برس کی محنت کے بعد مقبرے کی پوری عمارت بن کر تیار ہوئی۔ 'بی بی کا مقبرہ' ایک بڑے احاطے کے بالکل بیچ میں واقع ہے۔ اس کا داخلی دروازہ بہت بڑا ہے۔ اس دروازے سے اندر دیکھیں تو نگاہیں سیدھی مقبرے اور اس کے میناروں پر جا ٹھہرتی ہیں۔ اِس دروازے سے نکل کر خوب صورت روِش سے گزرتے ہوئے ہم اصل عمارت تک پہنچتے ہیں۔

مقبرہ ایک بہت بڑے اور اونچے چبوترے پر بنا ہوا ہے۔ اِس چبوترے پر جانے کے لیے سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔ مقبرے کا گنبد خوب صورت اور سُڈول ہے۔ اس گنبد سے ملی ہوئی چھوٹی بُرجیاں اور چھوٹے مینار ہیں۔

مقبرے کے اندر دِل رَس بانو بیگم کی قبر ہے جس کے چاروں طرف سنگِ مرمر کی جالی دار کھڑکیاں ہیں۔ ان سے روشنی اور ہوا اندر آتی ہے۔ عمارتوں کی دیواروں پر دلکش نقش و نگار بنے ہوئے ہیں۔

چبوترے کے چاروں کونوں پر ایک جیسے چار مینار ہیں جو گنبد سے زیادہ بلند ہیں۔ ان میناروں پر اوپر جانے کے لیے اندر ہی اندر چکردار زینے ہیں۔ کسی مینار کے اوپر جائیں تو یہاں سے سارے شہر اور آس پاس کے علاقوں کا نظارہ کر سکتے ہیں۔ چبوترے پر مغربی سمت میں سنگِ مرمر سے بنی ہوئی ایک چھوٹی سی خوب صورت مسجد ہے۔ مقبرے کی عمارت کے چاروں طرف ایک بڑا صحن ہے جو چار برابر حصوں میں بٹا ہوا ہے۔ ہر حصے میں طرح طرح کے پھولوں کے پودے، بیلیں اور سَرو کے اونچے اونچے درخت اپنی بہار دِکھاتے ہیں۔ لمبے لمبے حوض ہیں جو زیادہ گہرے نہیں ہیں۔

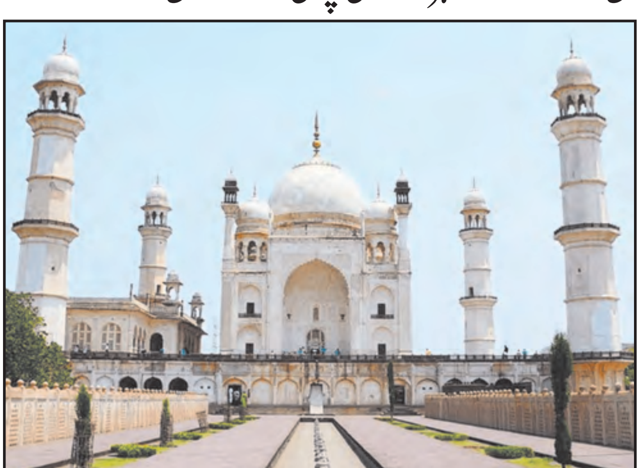

احاطہ مضبوط دیواروں سے گھرا ہوا ہے جن پر کنگورے اور بُرجیاں بنی ہوئی ہیں۔ چاروں کونوں پر چار مضبوط بُرج ہیں۔ اِحاطے ہی میں بارہ دری اور مسجد ہے۔ اس کے علاوہ ایک عجائب گھر بھی ہے جس میں رابعہ دَورانی کے استعمال کی چیزیں محفوظ رکھی ہوئی ہیں۔ تقریباً ساڑھے تین سو سال گزر گئے۔ مقبرہ اور دوسری عمارتیں اسی طرح قائم ہیں اور دیکھنے والوں کو حیرت میں ڈالتی ہیں۔

پڑھیں، سمجھیں اور لکھیں۔

مقبرہ	- وہ عمارت جس میں کوئی قبر بنی ہو	روِش	- باغ میں چلنے پھرنے کا راستہ
سُڈول	- مناسب، موزوں	بُرج	- گنبد

مشق

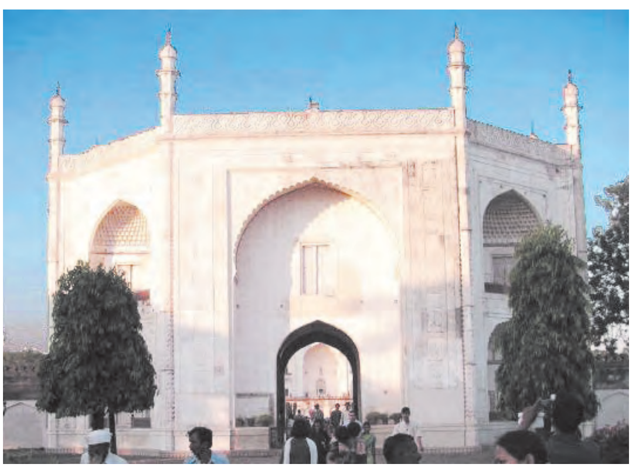

سوچ کر بتائیے۔

۱۔ بی بی کا مقبرہ کس شہر میں ہے؟
۲۔ اعظم شاہ کی والدہ کس نام سے مشہور تھیں؟
۳۔ مقبرے کی تعمیر کتنے برسوں میں مکمل ہوئی؟
۴۔ احاطے کی دیواروں پر کون سی چیزیں بنی ہوئی ہیں؟
۵۔ احاطے میں کون کون سی عمارتیں ہیں؟

مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ مقبرے کے اندرونی حصوں کے بارے میں لکھیے۔
۲۔ مقبرے کے میناروں کے بارے میں لکھیے۔

قوس سے مناسب لفظ چن کر خانہ پُری کیجیے۔

(سڈول ، قبر ، چکردار ، سنگِ مرمر)

۱۔ مقبرے کا گنبد خوب صورت اور .... ہے۔
۲۔ مقبرے کے چاروں طرف .... کی جالی دار کھڑکیاں ہیں۔
۳۔ مقبرے کے اندر دِل رَس بانو بیگم کی .... ہے۔
۴۔ میناروں پر اوپر جانے کے لیے اندر ہی اندر .... زینے ہیں۔

مثال کے مطابق مناسب جوڑیاں بنائیے۔

مثال: جہاں مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔	دواخانہ
۱۔ جہاں پرانے زمانے کی تاریخی چیزوں کو محفوظ رکھا جاتا ہے۔	مدرسہ
۲۔ جہاں بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھاتے ہیں۔	چڑیا گھر
۳۔ جہاں بہت سے پرندے اور جانور رکھے جاتے ہیں۔	عجائب گھر
۴۔ جہاں کھانا پکانے کا سامان رکھتے ہیں اور کھانا پکاتے ہیں۔	لائبریری
۵۔ جہاں بہت ساری کتابیں سلیقے سے رکھی جاتی ہیں۔	باورچی خانہ

نیچے دیے ہوئے جملوں میں کچھ لفظوں کے نیچے لکیر کھینچی گئی ہے۔ ان لفظوں کی جگہ کوئی دوسرا لفظ استعمال ہوا ہے۔ سبق سے وہ جملے تلاش کرکے اصل لفظ کے ساتھ لکھو۔

۱۔ چھے سال کی محنت کے بعد مقبرے کی پوری عمارت بن کر تیار ہوئی۔

۲۔ بی بی کا مقبرہ ایک بڑے احاطے کے بالکل درمیان میں واقع ہے۔

۳۔ مقبرہ ایک بہت بڑے اور بلند چبوترے پر بنا ہوا ہے۔

۴۔ یہاں سے سارے شہر اور اِردگرد کے علاقوں کا نظارہ کر سکتے ہیں۔

۵۔ احاطہ پختہ دیواروں سے گھرا ہوا ہے۔

سبق کی مدد سے چوکون میں نام لکھیے۔

۱۔ شہر کا نام ← ☐

۲۔ ندی کا نام ← ☐

۳۔ اورنگ زیب کی بیوی کا نام ← ☐

۴۔ شہزادے کا نام ← ☐

۵۔ مقبرے کا نام ← ☐

دو تین طلبہ سے باری باری آخری پیراگراف پڑھایا جائے۔ تمام طلبہ دھیان سے سنیں۔ اُن سے ذیل کے سوال کیے جائیں۔ تمام طلبہ کی کتابیں بند ہوں۔

۱۔ احاطہ کیسی دیواروں سے گھرا ہوا ہے؟

۲۔ دیواروں کے اوپر کون سی چیزیں بنی ہوئی ہیں؟

۳۔ چار مضبوط برج کہاں بنے ہوئے ہیں؟

۴۔ احاطے میں بارہ دری اور مسجد کے علاوہ اور کون سی عمارت ہے؟

۵۔ مقبرے کو بنے ہوئے کتنے سال گزر گئے؟

سرگرمی/منصوبہ :

۱۔ اپنے استاد کے ساتھ اپنے شہر یا ضلع کے کسی تاریخی مقام کی سیر کو جائیے اور وہاں جو کچھ دیکھیں اسے اپنی بیاض میں لکھیے۔

۲۔ مختلف تاریخی عمارتوں کی تصاویر جمع کر کے اپنی بیاض میں چسپاں کیجیے اور مختصر معلومات بھی لکھیے۔

آئیے زبان سیکھیں!

ضمیر اسم کی جگہ استعمال ہونے والے لفظ کو **ضمیر** کہتے ہیں۔ مثلاً ان جملوں کو پڑھیے۔

۱۔ امجد پودوں کی دیکھ بھال کرنے لگا۔

۲۔ امجد روز دوستوں کے ساتھ کھیلنے جاتا ہے۔

ان جملوں میں امجد کا نام دو بار آیا ہے۔ اس تکرار سے بچنے کے لیے دوسرے جملے میں امجد کی بجائے لفظ 'وہ' استعمال کیا جائے گا۔ اب دوسرا جملہ اس طرح ہوگا :

وہ روز دوستوں کے ساتھ کھیلنے جاتا ہے۔

اس جملے میں لفظ 'وہ' ضمیر ہے۔

میرا نام ذاکر ہے۔ میں روز اسکول جاتا ہوں۔

اس جملے میں لفظ 'میں' ضمیر ہے۔

'وہ' کے علاوہ 'میں، ہم، تو، تم، آپ' وغیرہ الفاظ بھی ضمیر کہلاتے ہیں۔

الفاظ میں، ہم، تو، تم، آپ سے ایک ایک جملہ بنا کر اپنی بیاض میں لکھیے۔

خط کشیدہ لفظوں کی جگہ ضمیر کا استعمال کر کے دوبارہ لکھیے۔ (وہ ، اس)

۱۔ گوالے کے پاس تین چار بھینسیں تھیں۔

۲۔ ایک دن گوالا دودھ بیچنے کے لیے شہر کے بازار پہنچا۔

۳۔ ایک جگہ گوالے کو ٹھوکر لگی۔

۴۔ رقم گن کر گوالا پریشان ہوگیا۔

ہدایت : اخبارات میں شائع شدہ تاریخی عمارتوں/ مقامات سے متعلق سرخیوں کو پیش درس میں پڑھنے کی ترغیب دے۔ خبروں پر بات چیت کرنے اور تراشوں کو نوٹس بورڈ پر چسپاں کرنے کے لیے کہے۔

لغت کا استعمال

دیے ہوئے لفظوں کو حروفِ تہجی کی ترتیب میں لگا کر ہر لفظ کے ایک سے زائد معنی لکھیے۔

آفتاب   نقش   مقبرہ   ثواب

قانون   احاطہ   برج   ذخیرہ

تجارت   قید   پیغام   روش

لفظ	معنی	لفظ	معنی	لفظ	معنی	لفظ	معنی
....	....	....	....	....	....	....	....

لفظ	معنی	لفظ	معنی	لفظ	معنی	لفظ	معنی
....	....	....	....	....	....	....	....

لفظ	معنی	لفظ	معنی	لفظ	معنی	لفظ	معنی
....	....	....	....	....	....	....	....

دیے ہوئے اشاروں کی مدد سے اپنا ایک یادگار سفر لکھیے۔

سمیر ...... چھترپتی سنبھاجی نگر (اورنگ آباد) ...... بی بی کا مقبرہ ...... پن چکی ...... اجنتا اور ایلورا ......

دولت آباد قلعہ ...... سیر و تفریح ...... گائیڈ ...... استاد ...... دوست ...... تصاویر ...... تاریخی مقامات ...... خوشی

درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

۱۔ عمارتیں – ....

۲۔ صحن – ....

۳۔ تعمیر – ....

۴۔ مینار – ....

۵۔ گنبد – ....

۶۔ مزدور – ....

۷۔ خوب صورت – ....

۸۔ چبوترہ – ....

اپنی کتاب سے ایسے جملے تلاش کر کے لکھیے جن میں زمانۂ ماضی اور زمانۂ حال ہو۔

زمانۂ ماضی	زمانۂ حال
....	....
....	....
....	....
....	....
....	....
....	....
....	....
....	....
....	....
....	....

ہدایت :

۱۔ طلبہ کو اور مقام کی سیر سے متعلق بیان کرنے کی ہدایت دے۔

۲۔ ویڈیو کمرۂ جماعت میں دکھائے۔

۳۔ طلبہ کو سیر و تفریح (تعلیمی سیر) کے لیے لے جائے۔

۴۔ طلبہ کو اسکول لائبریری لے جا کر مختلف تاریخی عمارتوں کے بارے میں معلومات دے۔

عبادت

فقیروں کو بھوکوں کو کھانا کھلانا — جو محتاج ہوں اُن پہ تم رحم کھانا
یتیموں کو اپنے گلے سے لگانا — مسرّت کا پیغام سب کو سنانا
مرے پیارے بچّو، عبادت ہے یہ بھی

ہمیشہ اپاہج کی امداد کرنا — خوشی میں غریبوں کو بھی یاد کرنا
غموں سے زمانے کو آزاد کرنا — بھلائی سے دنیا کا دِل شاد کرنا
مرے پیارے بچّو، عبادت ہے یہ بھی

اگرچہ ہو دشمن تمھارا زمانہ — مگر تم کسی کو نہ ہرگز ستانا
محبّت سے غیروں کو اپنا بنانا — مصیبت میں ہر ایک کے کام آنا
مرے پیارے بچّو، عبادت ہے یہ بھی

آیئے بات چیت کریں۔

۱۔ کسے کھانا کھلانا چاہیے؟
۲۔ یتیموں کے ساتھ کیا کرنا ہے؟
۳۔ خوشی میں کسے یاد کرنا ہے؟
۴۔ غیروں کو اپنا بنانے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

ہدایت: استاد گیت کو تحت اور ترنم میں سنائے۔ گیت سنانے کے لیے سمعی بصری وسائل کا بھی استعمال کرے۔ طلبہ کو دہرانے کا موقع دے۔ گیت سے متعلق بات چیت کی حوصلہ افزائی کرے۔ نظم کی سماعت کی جانچ کے لیے 'آیئے بات چیت کریں' کی طرز پر چھوٹے چھوٹے آسان سوالات پوچھے۔

مُرغ کی ایک ٹانگ

نوابوں کی یہ خوٗبی مشہور ہے کہ وہ معمولات کے پابند ہوتے تھے۔ وقت کا خیال رکھتے تھے اور اپنے خدمت گاروں پر مہربان ہوتے تھے۔

ایک نواب صاحب کے یہاں ایک خانساماں برسوں سے ملازم تھا۔ وہ ہر قسم کے کھانے تیار کرنے کی مہارت رکھتا تھا۔ ایک دن بیگم صاحبہ نے خانساماں کو مرغ پکانے کا حکم دیا۔ خانساماں نے نہایت لذیذ مرغ تیار کر دیا۔ اتّفاق سے اسی وقت اس کا ایک پرانا دوست آ گیا۔ مرغ دیکھ کر اس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ مرغ کی ایک ٹانگ اس نے مذاق ہی مذاق میں کھا لی۔ نواب صاحب کے کھانے کا وقت ہوا تو میز پر کھانا لگا دیا گیا۔ بیگم صاحبہ اور نواب صاحب کرسیوں پر آ بیٹھے، چھری کانٹے کھنکنے لگے، ایک پلیٹ میں مرغ کی ایک ٹانگ رکھ دی گئی۔ دوسری ٹانگ کو ڈونگے میں تلاش کیا، دوسری ٹانگ نہیں ملی۔

بیگم صاحبہ نے خانساماں سے جواب طلب کیا، ''کیوں خانساماں! مرغ کی دوسری ٹانگ کہاں ہے؟'' خانساماں نے ادب سے جواب دیا، ''بیگم صاحبہ! یہ مرغ اس نسل کا ہے جس کی ایک ہی ٹانگ ہوتی ہے۔'' بیگم صاحبہ خاموش ہوگئیں۔ نواب صاحب نے کہا، ''اس نسل کا مرغ ہم نے نہیں دیکھا۔'' خانساماں نے کہا، ''حضور! کسی دن باغ میں دِکھا دوں گا۔''

صبح باغ میں مرغ اور مرغیاں دانہ چگ رہے تھے۔ ایک مرغ ٹانگ سکوڑے کھڑا تھا۔ خانساماں نے نواب صاحب کو بتایا، ''حضوٗر! یہ مرغ جو سامنے ایک ٹانگ والا کھڑا ہے، یہ اسی نسل کا ہے۔'' بیگم صاحبہ نے بھی یہ منظر دیکھا تو ہنسنے لگیں۔ نواب صاحب وہیں سے ہُش ہُش کرنے لگے۔ مرغ نے دوسری ٹانگ بھی نکال دی اور بھاگ گیا۔ نواب صاحب بولے، ''خوب، خانساماں! اس کے دو ٹانگیں ہیں۔''

خانساماں نے ہاتھ جوڑ کر کہا، ''حضور! اگر آپ رات کو میز پر پکے ہوئے مرغ کے سامنے بھی اسی طرح ہُش ہُش کر دیتے تو وہ بھی اپنی دوسری ٹانگ نکال لیتا۔''

آیئے بات چیت کریں۔

مفت تقسیم کے لیے

۱۔ نوابوں کی کون سی خوبی مشہور ہے؟

۲۔ کھانا پکانے میں کون مہارت رکھتا ہے؟

۳۔ خانساماں کو مرغ پکانے کا حکم کس نے دیا؟

۴۔ خانساماں نے نواب صاحب کو کیا بتایا؟

۵۔ نواب صاحب کے ہش ہش کرنے پر کیا ہوا؟

ہدایت : کہانی کو مناسب لب و لہجے میں درست تلفظ کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔ دورانِ تدریس سماعت کی جانچ کے لیے طلبہ کو بات چیت کا موقع فراہم کرے اور مناسب حوصلہ افزئی کرے۔ کہانی مکمل کرنے کے بعد 'آیئے بات چیت کریں' کی طرز پر چھوٹے چھوٹے سوالات پوچھ کر سماعت کی جانچ کرے۔

بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے۔

خِلقت	....	....	....	....	....	....
قبضہ	....	....	....	....	....	....
مجلس	....	....	....	....	....	....
حدیثیں	....	....	....	....	....	....
بھینس	....	....	....	....	....	....

آپ کا پسندیدہ کھانا کون سا ہے؟ اس کے بارے میں لکھیے۔

....

....

....

آپ اسکول کے وقفے میں کیا کیا کرتے ہیں؟

....

....

....

۱۱۔ صبح کی آمد

خبر دن کے آنے کی میں لا رہی ہوں — اُجالا زمانے میں پھیلا رہی ہوں
بہار اپنی مشرق سے دِکھلا رہی ہوں — پُکارے گلا صاف چِلّا رہی ہوں
اُٹھو سونے والو کہ مَیں آ رہی ہوں

اذاں پر اذاں مرغ دینے لگا ہے — خوشی سے ہر اک جانور بولتا ہے
درختوں کے اوپر عجب چہچہا ہے — سہانا ہے وقت اور ٹھنڈی ہوا ہے
اُٹھو سونے والو کہ مَیں آ رہی ہوں

ہر ایک باغ کو مَیں نے مہکا دیا ہے — نسیم اور صبا کو بھی لہکا دیا ہے
چمن سُرخ پھولوں سے دہکا دیا ہے — مگر نیند نے تم کو بہکا دیا ہے
اُٹھو سونے والو کہ مَیں آ رہی ہوں

مؤذّن کو مسجد کے میں نے اُٹھایا — پجاری کو مندر کے میں نے جگایا
بھٹکتے مسافر کو رستہ بتایا — اندھیرا گھٹایا اُجالا بڑھایا
اُٹھو سونے والو کہ مَیں آ رہی ہوں

لو ہشیار ہوجاؤ اور آنکھ کھولو — نہ لو کروٹیں اور نہ بستر ٹٹولو
خدا کو کرو یاد اور منہ سے بولو — بس اب خیر سے اُٹھ کے منہ ہاتھ دھولو
اُٹھو سونے والو کہ مَیں آ رہی ہوں

(اسماعیل میرٹھی)

پڑھیں، سمجھیں اور لکھیں۔

سرخ - لال
بہار - رونق
مؤذّن - اذان دینے والا

نسیم - صبح کی ٹھنڈی ہوا
صبا - مشرق سے چلنے والی ہوا

مشق

سوچ کر بتائیے۔

۱۔ صبح کس کے آنے کی خبر لا رہی ہے؟
۲۔ اذاں پر اذاں کون دے رہا ہے؟
۳۔ ہمیں کس نے بہکا دیا ہے؟
۴۔ سونے والوں سے صبح کیا کہہ رہی ہے؟
۵۔ صبح اپنی بہار کس سمت سے دِکھا رہی ہے؟

ذیل کے مصرعوں کو مکمل کیجیے۔

۱۔ بہار اپنی .... ہوں
۲۔ مگر .... بہکا دیا ہے
۳۔ پجاری کو .... جگایا
۴۔ خدا کو .... سے بولو

بند کا مطلب لکھیے۔

ہر ایک باغ کو میں نے مہکا دیا ہے — نسیم اور صبا کو بھی لہکا دیا ہے
چمن سرخ پھولوں سے دہکا دیا ہے — مگر نیند نے تم کو بہکا دیا ہے
اُٹھو سونے والو کہ میں آ رہی ہوں

دیے ہوئے لفظوں کی جمع لکھیے۔

خبر - ....
آنکھ - ....
مسجد - ....
بہار - ....

لفظ کے معنی کے دائرے میں رنگ بھریے۔

۱۔ آمد = ○ مرنا ○ آنا ○ جانا ○ پہنچنا

۲۔ چہچہانا = ○ پرندوں کی آواز ○ جانوروں کی آواز ○ انسانوں کی آواز ○ مشینوں کی آواز

۳۔ سہانا = ○ خوب صورت ○ عجیب وغریب ○ بدشکل ○ دلچسپ

۴۔ مسافر = ○ سونے والا ○ گانے والا ○ سفر کرنے والا ○ قائم کرنے والا

نظم سے وہ شعر تلاش کر کے لکھیے جس میں ضد الفاظ کی دو جوڑیاں ہیں۔

لفظ 'مہکا' کے ہم آواز لفظ لکھیے۔

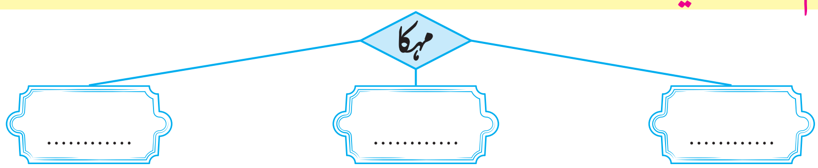

چار سمتوں کے نام لکھیے۔

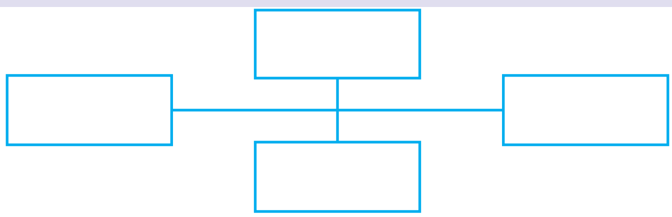

ذیل کی مثال کے مطابق اپنے روزمرہ معمولات لکھیے۔ مثلاً

	کام	وقت
۱۔	جاگنا	.... بج کر .... منٹ
۲۔	....	....
۳۔	....	....
۴۔	....	....

کالم 'الف' اور کالم 'ب' کی مناسب جوڑیاں بنائیے۔

کالم 'الف'	کالم 'ب'
اُجالا	مسجد
پھول	مندر
پجاری	چمن
مؤذن	دن

سرگرمی/منصوبہ:

۱۔ اپنے دوست سہیلی کے کھیل کے مقابلے میں اوّل آنے پر تہنیتی کارڈ بنائیے اور پیش درس میں سنائیے۔

۲۔ اس نظم کو زبانی یاد کیجیے۔

۱۲۔ مولانا ابوالکلام آزاد

عام طور سے والدین اپنے بچّوں کو روزانہ جیب خرچ دیا کرتے ہیں۔ اُن پیسوں سے بچّے کھانے پینے کی چیزیں خریدتے ہیں۔ کوئی کھلونے بھی خرید لیتا ہے۔ آج ہم آپ کو ایک ایسے بچّے کے بارے میں بتائیں گے جو اپنے جیب خرچ سے پیسے بچا کر موم بتّیاں خریدتا تھا۔ ہے نا تعجّب کی بات!

دراصل اُس بچّے کو کتابیں پڑھنے کا بے حد شوق تھا۔ اُس کے گھر میں ہر قسم کی کتابیں موجود تھیں۔ جب سب گھر والے سو جاتے تو وہ موم بتّی جلا کر اُس کی روشنی میں کتابیں پڑھتا تھا۔ کبھی کبھی والد کے خوف سے وہ لحاف کے اندر موم بتّی رکھ کر کتاب پڑھنے لگتا۔

ایک دفعہ تو غضب ہی ہو گیا۔ کتاب پڑھتے پڑھتے اُسے جھپکی آ گئی اور لحاف جلنے لگا۔ خیریت ہوئی کہ گھر والوں کی نظر پڑ گئی اور انھوں نے آگ بجھا دی۔ آخر کون تھا وہ بچّہ جو کتابوں پر یوں جان چھڑکتا تھا؟ اُس بچّے کا نام محی الدّین احمد تھا جو بڑا ہو کر مولانا ابوالکلام آزاد کے نام سے مشہوٗر ہوا۔ مولانا ابوالکلام آزاد ہمارے ملک کے اُن رہنماؤں میں سے تھے جن پر ہندوستان ہمیشہ ناز کرے گا۔

مولانا آزاد ۱۱؍نومبر ۱۸۸۸ء کو عرب کے مقدس شہر مکّے میں پیدا ہوئے۔ دس سال کے تھے کہ اُن کے والد مولانا خیرالدّین اور والدہ عالیہ بیگم ہندوستان آئے اور کولکاتا میں بس گئے۔ مولانا نے اُردو، انگریزی، عربی اور فارسی کی بہت سی کتابیں پڑھی تھیں۔ جو کتاب ایک بار پڑھ لیتے ذہن میں محفوظ ہو جاتی۔ جو شعر ایک بار سن لیتے، عمر بھر کے لیے یاد ہو جاتا۔ مولانا آزاد میں لکھنے کی صلاحیت بھی زبردست تھی۔ اُنھوں نے کم عمری ہی میں لکھنا شروع کر دیا تھا۔ اخبار میں اُن کے مضامین پڑھ کر لوگ سمجھتے تھے کہ ان کا لکھنے والا کوئی بزرگ عالم ہے۔ ترجمان القرآن، تذکرہ اور غُبارِ خاطر ان کی مشہوٗر کتابیں ہیں۔

مولانا آزاد ایک اچھّے انسان اور سچّے مسلمان تھے۔ اُنھیں اپنے وطن سے بہت محبّت تھی۔ اُس وقت ہمارا ملک انگریزوں کا غلام تھا۔ مولانا نے 'الہلال' اور 'البلاغ' نامی اپنے اخبارات میں مضامین لکھ کر لوگوں میں آزادی کی تڑپ پیدا کی۔ وہ بہت اچھّے مقرّر تھے۔ انھوں نے اپنی جوشیلی تقریروں سے پورے ملک میں آزادی کی لہر دوڑا دی۔ وطن کی آزادی

کے لیے مولانا ابوالکلام آزاد نے بہت دُکھ جھیلے۔ آرام و آسائش کو قربان کیا اور کئی بار جیل بھی گئے۔

مولانا کی ذہانت، قابلیت اور تدبُّر کو سب مانتے تھے۔ گاندھی جی کے دل میں اُن کی بڑی قدر تھی۔ جواہر لال نہرو تو اُن کو اپنا بڑا بھائی سمجھتے تھے۔ ۱۹۴۷ء میں جب ہندوستان آزاد ہوا تو اُنھیں آزاد ہندوستان کا پہلا وزیرِ تعلیم بنایا گیا۔ وزیرِ تعلیم کی حیثیت سے اُنھوں نے تعلیم کو عام کرنے کے نئے منصوبے بنائے۔ آج ہم اُن کے یومِ پیدائش کو 'قومی یومِ تعلیم' کے طور پر مناتے ہیں۔ مولانا آزاد جو بات کہتے، نپی تُلی کہتے۔ وہ بڑی نرمی اور شفقت سے گفتگو کرتے تھے۔ ہر ایک کو 'میرے بھائی' کہہ کر مخاطب کرتے۔

۲۲ فروری ۱۹۵۸ء کو دہلی میں علم و ادب کا یہ آفتاب غروب ہوگیا۔ آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں مگر اُن کا نام اور کام تاریخ میں ہمیشہ باقی رہے گا۔

پڑھیں، سمجھیں اور لکھیں۔

لفظ	معنی
نصاب کی کتاب	درسی کتاب
جھپکی آنا	نیند کی وجہ سے آنکھ بند ہونا
جان چھڑکنا	یہاں مراد بہت زیادہ شوق ہونا
ذہن میں محفوظ ہو جانا	اچھی طرح یاد ہو جانا
تدبر	غور و فکر
یوم	دن
نپی تلی کہنا	کم لفظوں میں پوری بات کہنا
شفقت	مہربانی، نرمی
آفتاب غروب ہو جانا	یہاں مراد انتقال ہو جانا

مشق

سوچ کر بتائیے۔

۱۔ بچے جیب خرچ کے لیے ملنے والے پیسوں سے کیا خریدتے ہیں؟

۲۔ مولانا ابوالکلام آزاد کے والدین ہندوستان کے کس شہر میں بس گئے؟

۳۔ اخبار میں مولانا ابوالکلام آزاد کے مضامین پڑھ کر لوگ کیا سمجھتے تھے؟

۴۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنی تقریروں سے کیا کام لیا؟

۵۔ وزیرِ تعلیم کی حیثیت سے مولانا ابوالکلام آزاد نے کون سا اہم کام کیا؟

مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ بچپن میں مولانا ابوالکلام آزاد کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟

۲۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے 'الہلال' اور 'البلاغ' نامی اخبارات کیوں جاری کیے؟

۳۔ مہاتما گاندھی اور پنڈت نہرو مولانا ابوالکلام آزاد کی قدر کیوں کیا کرتے تھے؟

وجہ بتائیے۔

مولانا ابوالکلام آزاد ملک کی آزادی چاہتے تھے۔

مولانا ابوالکلام آزاد پر ایک پیراگراف لکھیے جس میں اُن کی ذیل کی خوبیوں کا ذکر ہو۔

پڑھنے کا شوق ، لکھنے کی صلاحیت ، تقریر کی صلاحیت ، بات چیت کرنے کا انداز

خاکے میں مولانا ابوالکلام آزاد کی کتابوں کے نام لکھیے۔

مولانا ابوالکلام آزاد کی کتابیں – ....

صرف نام لکھیے۔

ا۔ مولانا ابوالکلام آزاد کا اصل نام – .... ۲۔ مولانا ابوالکلام آزاد کے والد – ....

۳۔ مولانا ابوالکلام آزاد کی والدہ – .... ۴۔ مولانا ابوالکلام کے جاری کردہ اخبارات –

....

کالم 'الف' اور کالم 'ب' کی مناسب جوڑیاں بنائیے۔

کالم 'الف'	کالم 'ب'
آزاد	عالم
مقدس	تقریریں
بزرگ	شہر
جوشیلی	ہندوستان

مولانا ابوالکلام آزاد سے متعلق خاکے کو مکمل کیجیے۔

مولانا ابوالکلام آزاد

تاریخِ پیدائش | مقامِ پیدائش | تاریخِ وفات | مقامِ وفات

'صبح اور شام' کو عام طور پر 'صبح و شام' لکھتے ہیں۔ سبق سے ایسی دو مثالیں تلاش کر کے لکھیے۔

نیچے دیے ہوئے محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

جھپکی آنا ، جان چھڑکنا ، ناز کرنا ، نپی تلی کہنا

سرگرمی/منصوبہ :

۱) مولانا آزاد نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ اپنے استاد کی مدد سے اُن کی فہرست تیار کر کے جماعت میں آویزاں کیجیے۔

۲) مولانا آزاد کی شخصیت پر تقریر لکھ کر قومی یومِ تعلیم کے موقع پر سنائیے۔

۳) آپ اپنے علاقے کی کسی تاریخی عمارت یا جگہ کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اپنے دوست کو ایک خط لکھیے۔

۴) تہنیتی کارڈ بنائیے۔

۵) آزادی کی تحریک کے رہنماؤں کی تصویریں انٹرنیٹ یا گوشۂ مطالعہ سے تلاش کر کے چپکائیے اور ان کے نام لکھیے۔

آئیے زبان سیکھیں!

مبتدا اور خبر

جملے کے دو بنیادی اجزا ہیں؛ مبتدا اور خبر۔

مبتدا: جملے کا وہ ابتدائی حصہ جس کے متعلق جملے میں کوئی بات کہی گئی ہو، اسے '**مبتدا**' کہتے ہیں۔

خبر: جن لفظوں کے ذریعے اسم کے بارے میں بات کی جائے وہ '**خبر**' ہے۔

مثال: مولانا آزاد میں لکھنے کی صلاحیت زبردست تھی۔

یہاں 'مولانا آزاد میں لکھنے کی صلاحیت' مبتدا ہے اور 'زبردست تھی' خبر ہے۔

☆ **درج ذیل جملوں میں مبتدا اور خبر الگ کیجیے۔**

۱۔ مولانا آزاد ایک اچھے انسان اور سچے مسلمان تھے۔

۲۔ مولانا آزاد جو بات کہتے نپی تلی کہتے۔

۳۔ انجینئر اس کے مشورے سے بہت خوش ہوا۔

۴۔ کسی گاؤں میں ایک گوالا رہتا تھا۔

تصویر دیکھ کر آٹھ دس جملے لکھیے۔

۱۳۔ ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

جس بات پہ ہم منہ کھولیں گے   سچ جھوٹ کو پہلے تولیں گے
سچّے رستے پر ہولیں گے   کیوں جھوٹے موتی رولیں گے
ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

جس بات سے ہو ناراض خدا   ماں باپ الگ ہوں جس سے خفا
رنجیدہ ہو اُستاد جدا   اِس بات سے ہم کو حاصل کیا
ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

گو سچ پر جان بھی جاتی ہو   گو موت کھڑی دھمکاتی ہو
پتّھر کے نیچے چھاتی ہو   اور سانس اُلٹ کر آتی ہو
ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

سچّے کی عزّت ہوتی ہے   جھوٹے کی ذِلّت ہوتی ہے
سچّے پر رحمت ہوتی ہے   جھوٹے پر لعنت ہوتی ہے
ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

سچ بات کا ہم کو سہارا ہے   سچ جان سے ہم کو پیارا ہے
دشمن یہ جھوٹ ہمارا ہے   دشمن کو ہم نے مارا ہے
ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

محرومؔ ہمیں سچ کہتا ہے
جو سچّا ہے خوش رہتا ہے
ہنس کھیل کے رہتا سہتا ہے
جو جھوٹا ہے غم سہتا ہے
ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

(تلوک چند محرومؔ)

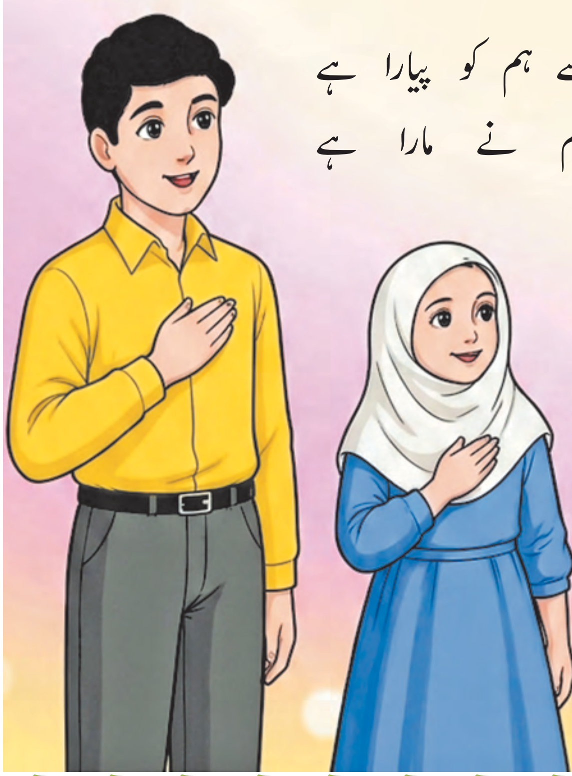

پڑھیں، سمجھیں اور لکھیں۔

مفت تقسیم کے لیے

منہ کھولنا	-	کچھ کہنا
تولنا	-	جانچنا، سوچنا
خفا	-	ناراض
رنجیدہ	-	غمگین
گو	-	اگرچہ
ذِلّت	-	بے عزّتی، بدنامی
لعنت	-	پھٹکار، بُرا بھلا

کیوں جھوٹے موتی رولیں گے - مراد جھوٹی باتوں سے بچیں گے

مشق

سوچ کر بتائیے۔

۱۔ منہ کھولنے سے پہلے کس چیز کو تولیں گے؟
۲۔ سچ بات پر کیا جاتی ہے؟
۳۔ کس پر لعنت ہوتی ہے؟
۴۔ ہم کو کس بات کا سہارا ہے؟
۵۔ ہمارا دشمن کون ہے؟
۶۔ ہم کو جان سے پیارا کون ہے؟

وجہ بتائیے۔

ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

اس بند کا مطلب اپنے لفظوں میں لکھیے۔

سچّے کی عزّت ہوتی ہے جھوٹے کی ذِلت ہوتی ہے
سچّے پر رحمت ہوتی ہے جھوٹے پر لعنت ہوتی ہے
ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

"سچ بولنے پر بہت ساری مشکلات بھی آتی ہیں، پھر بھی ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے۔" اس طرح کی باتیں جس بند میں بیان کی گئی ہیں، وہ بند تلاش کر کے لکھیے۔

نیچے دیے ہوئے لفظوں کے لیے خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھیے۔ جیسے : سچ - سچّا - سچّے

جھوٹ - .... - .... پیار - .... - ....
الٹ - .... - .... مار - .... - ....

درج ذیل شعر سے ضد کی دو جوڑیاں تلاش کر کے لکھیے۔

سچّے کی عزّت ہوتی ہے جھوٹے کی ذِلت ہوتی ہے

خاکے میں موزوں لفظ لکھیے۔

سچے — کی — .... — ہوتی ہے

سچے — پر — .... — ہوتی ہے

جھوٹے — کی — .... — ہوتی ہے

جھوٹے — پر — .... — ہوتی ہے

جملے پڑھ کر اس سے متعلق شعر لکھیے۔

۱۔ ہم بولنے سے پہلے سچ اور جھوٹ کو جانچیں گے۔

۲۔ سچ ہمارا مددگار ہے اور جان سے زیادہ عزیز ہے۔

۳۔ جھوٹ ہمارا دشمن ہے، ہم نے اس کو ہرایا ہے۔

۴۔ سچا انسان ہمیشہ خوش رہتا ہے۔

درج ذیل منظر میں رنگ بھریے اور اس کے بارے میں لکھیے۔

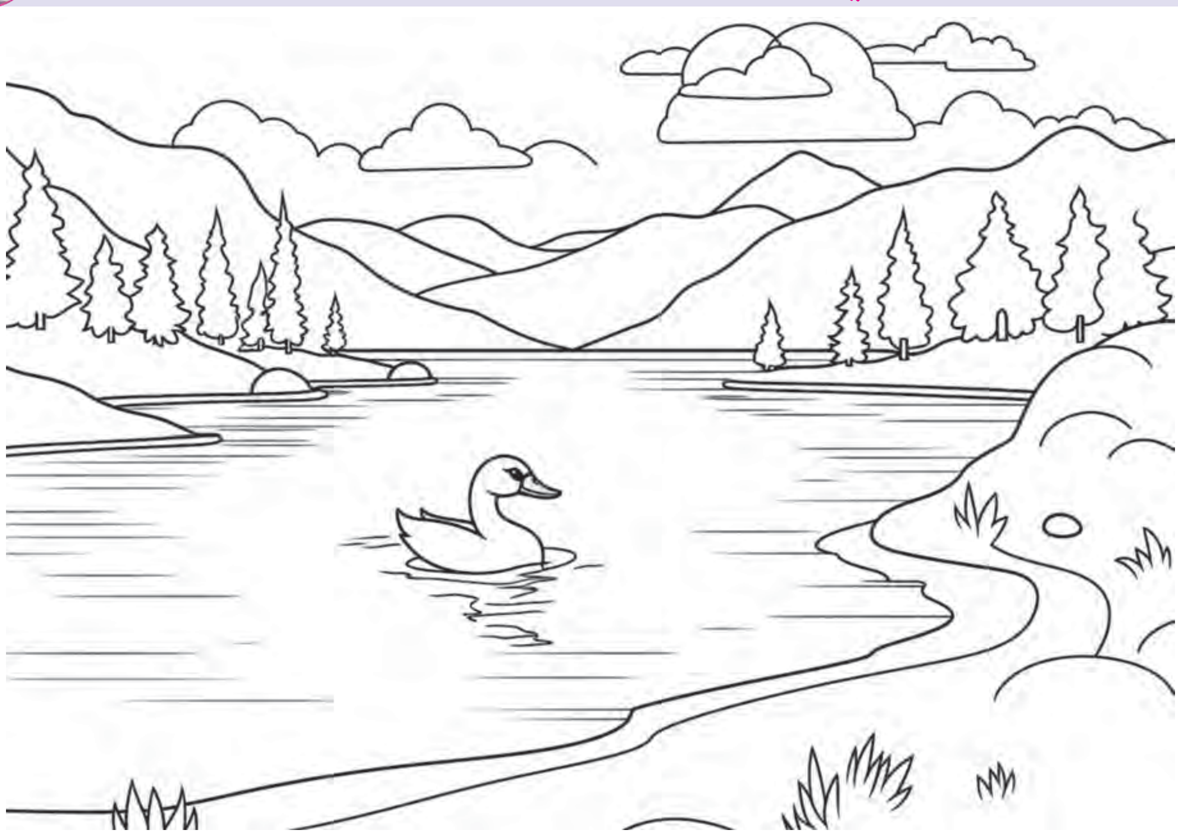

۱۴۔ صحت کی عدالت

کردار : جج، پیش کار، چپراسی، انسپکٹر، ایک سپاہی، تین ملزم

انسپکٹر : السّلامُ علیکم۔

پیش کار : وعلیکُم السّلام۔ آیئے انسپکٹر صاحب۔ جج صاحب کے آنے کا وقت ہو گیا ہے۔

انسپکٹر : فرمایئے۔ میرے کتنے مقدمے پیش ہوں گے؟

پیش کار : زیادہ نہیں۔ صرف تین ہیں۔

★★

جج : پیش کار صاحب! مقدمات کی فہرست پیش کیجیے۔

پیش کار : یہ لیجیے جناب!

جج : ملزم نمبر ایک کو پیش کیا جائے۔

چپراسی : (آواز لگاتا ہے) ملزم نمبر ایک حاضر ہو!

جج : اس کے خلاف کیا الزام ہے؟

انسپکٹر : جناب، صبح جب یہ اُٹھتا ہے تو دانت نہیں مانجھتا اور گندے منہ کھانا شروع کر دیتا ہے۔

جج : (ملزم نمبر ایک سے) تم نے صحت کے قانون توڑے ہیں۔ کیا تمھیں اس جرم کا اقرار ہے؟

ملزم نمبر۱ : (سہمی ہوئی آواز میں) جی ہاں، بات یہ ہے حضور کہ مجھے زوردار بھوک لگی ہوتی ہے اور مجھ سے صبر نہیں ہوتا۔

جج : اچھا، تو تمھیں ایسی سزا ملنی چاہیے جس کے ڈر سے تمھیں آئندہ صبر کرنے کی عادت پڑ جائے۔ تمھیں قانونِ صحت کے مطابق ایک ہفتے کے لیے 'دانت درد' کی سزا دی جاتی ہے۔

(پیش کار فوراً سزا کا فارم بھر کر سپاہی کے حوالے کرتا ہے۔ سپاہی اس کو لے کر باہر چلا جاتا ہے۔ باہر سے کراہنے کی آواز آتی ہے جو رفتہ رفتہ مدھم ہوتی جاتی ہے)

جج : (مقدمات کی فہرست دیکھتے ہوئے) ملزم نمبر دو کو پیش کیا جائے۔

چپراسی : (آواز لگاتا ہے) ملزم نمبر دو حاضر ہو!

جج : اس کے خلاف کیا الزام ہے؟

انسپکٹر : اس نے موبائل دیکھنا اپنی عادت بنا لیا ہے جناب! موبائل پر گیم کھیلتی ہے اور دیر رات تک کارٹون اور ویڈیو

دیکھتی رہتی ہے۔

جج : (ملزم نمبر دو سے) کیا تم اپنے جرم کا اقرار کرتی ہو؟

(ملزم نمبر دو خوف سے کچھ بول نہیں پاتی اور کانپنے لگتی ہے) گویا تمھیں اقرار ہے۔تمھاری آنکھیں دیکھ کر لگتا ہے کہ تم موبائل کا بہت استعمال کرتی ہو۔ سائنس کی ایجادیں ہماری ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ہیں۔اس کا صحیح استعمال رحمت ہے۔تم نے اس کا غلط استعمال کیا ہے۔کیا یہ سچ نہیں ہے؟

ملزم نمبر دو: جی جناب! یہ سچ ہے۔لیکن مجھے یہ سب اچھے لگتے ہیں۔

جج : (فیصلہ لکھتے ہوئے) صحت کے قوانین کی رُو سے تمھیں 'آنکھوں میں جلن' کی سزا دی جاتی ہے۔

(سپاہی ملزمہ کو لے کر پیش کار کے پاس آتا ہے اور سزا کا پرچہ لے کر باہر جاتا ہے۔جلن سے ملزمہ کی آنکھوں سے پانی بہتا ہے۔ جسے وہ صاف کرتے ہوئے جاتی ہے)

جج : (فہرست دیکھتے ہوئے حکم دیتا ہے) ملزم نمبر تین کو پیش کیا جائے۔

چپراسی : (آواز لگاتا ہے) ملزم نمبر تین حاضر ہو!

انسپکٹر : جناب، میں نے اس ملزم کو سڑک پر جا بجا تھوکتے ہوئے پایا اور منع کرنے کے باوجود اس نے جراثیم کے ڈھیر فضا میں بکھیر دیے۔

جج : (غصّے سے) تمھاری یہ ہمّت! یہ ناقابلِ برداشت جرم ہے۔تم ساری بستی میں جراثیم پھیلا کر معصوم لوگوں کی جانیں خطرے میں ڈالنا چاہتے ہو؟ تمھارا جرم تو اتنا بڑا ہے کہ تم کو جتنی سزا دی جائے کم ہے۔ (مقدّمے کے کاغذات پر لکھتا ہے) اس کم عقل کو شدید کھانسی کی سزا دی جاتی ہے۔

(جج فیصلہ سنا کر اُٹھ کھڑا ہوتا ہے اور اندر کمرے میں چلا جاتا ہے)

پیش کار : (اعلان کرتا ہے) عدالت برخاست کی جاتی ہے۔

(سپاہی ملزم نمبر تین کو لے جاتے ہیں اور ملزم نمبر تین بری طرح کھانستا ہوا جاتا ہے)

پڑھیں، سمجھیں اور لکھیں۔

پیش کار – جج کے سامنے مقدمے کے کاغذات پیش کرنے والا

مقدمہ – عدالت کے سامنے پیش ہونے والا معاملہ

رفتہ رفتہ – آہستہ آہستہ

اقرار کرنا – قبول کرنا

برخاست کرنا – اُٹھ جانا، ختم ہوجانا

مشق

سوچ کر بتائیے۔

۱۔ صحت کی عدالت میں دانت نہ مانجھنے والے کو کیا سزا دی گئی؟

۲۔ ملزم نمبر دو کا جرم کیا تھا؟

۳۔ سڑک پر تھوکنا ناقابلِ برداشت جرم کیوں ہے؟

درج ذیل جدول مکمل کیجیے۔

ملزم نمبر	جرم	سزا
ملزم نمبر ایک	دانت نہیں مانجھتا اور گندے منہ کھانا شروع کر دیتا ہے۔	دانت کا درد
ملزم نمبر دو	....	....
ملزم نمبر تین	....	....

نیچے عدالت سے تعلق رکھنے والے کچھ کام دیے ہوئے ہیں۔ ان کے سامنے قوسین میں کام کرنے والوں کے نام لکھیے۔

۱۔ مقدمے کا فیصلہ کرنا (............................)

۲۔ مقدمہ پیش کرنا (............................)

۳۔ ملزموں کو عدالت میں پیش کرنا (............................)

۴۔ ملزموں کو بلانے کے لیے آواز لگانا (............................)

سرگرمی/منصوبہ:

۱) جماعت کے طلبہ جج بن کر اپنے اپنے فیصلے لکھیں۔

۱) اگر کوئی دانت نہیں مانجھتا ہے۔

۲) موبائل پر کھیلوں میں بہت زیادہ مصروف رہتا ہے۔

۳) یہاں وہاں گندگی پھیلاتا ہے۔

۲) اس ڈرامے کو جماعت میں پیش کیجیے۔

فعل

جن الفاظ سے کسی کام کے ہونے یا کرنے کا پتا چلے، انھیں 'فعل' کہتے ہیں۔ مثلاً

آج خوب بارش ہوئی۔

سورج نکلا۔

بلی کو لوگ شوق سے پالتے ہیں۔

کچھ پرندے مردہ جانوروں کا گوشت کھاتے ہیں۔

ان جملوں میں 'ہوئی، نکلا، پالتے ہیں، کھاتے ہیں' جیسے خط کشیدہ الفاظ سے کام ہونے یا کرنے کا پتا چلتا ہے۔ یہ الفاظ 'ہونا، نکلنا، پالنا، کھانا' جیسے لفظوں سے بنے ہیں۔ ان لفظوں کو 'مصدر' کہتے ہیں۔ مصدر سے فعل بنتے ہیں۔

متعلقِ فعل

جن لفظوں سے فعل یعنی کام کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے انھیں 'متعلقِ فعل' کہتے ہیں۔ مثلاً

حکیم صاحب کا تھوڑا سا حال بھی سنو۔

انھوں نے بڑی بے جگری سے کام کیا۔

بارش شدت سے ہو رہی تھی۔

خط کشیدہ الفاظ 'تھوڑا سا، بے جگری سے، شدت سے' متعلقِ فعل کہلاتے ہیں جن سے سننے، کام لینے اور ہونے جیسے کاموں کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے۔

درج ذیل جملوں میں متعلقِ فعل تلاش کیجیے۔

۱۔ سردار نے ان کی باتیں غور سے سنیں۔

۲۔ وہ دونوں درخت کے سائے میں آرام سے بیٹھ گئے۔

۳۔ دونوں دوست پیدل ہی چل پڑے۔

۴۔ بچّے تیز دوڑ رہے ہیں۔

درج ذیل الفاظ کو پڑھ کر مذکر-مؤنث کی پہچان کرکے صحیح ستون میں لکھیے۔

مذکّر	مؤنّث

الفاظ

مرض	بھابی
ثواب	درخت
دین	دودھ
کرشمہ	بارش
روشنی	قلم
پیغام	علم
بیماری	ہوا
دولت	ندی
نیکی	ناؤ
جڑ	بھاپ
بھائی	پھول
قطرہ	ملک
چراغ	پانی

ہدایت: استاد طلبہ سے کہے کہ مذکر-مؤنث کی پہچان میں دشواری محسوس ہو تو ذہن میں ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کرے، پھر غور کرے کہ فعل مذکر آرہا ہے یا مؤنث۔ اس سے لفظ کی تذکیر و تانیث کا اندازہ ہوجائے گا۔ ضرورت محسوس ہو تو لغت کا استعمال بھی کرے۔

درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

نعمت ✍ ....

گل ✍ ....

ترانہ ✍ ....

فضل ✍ ....

حاجت ✍ ....

کتاب سے ایسے جملے تلاش کر کے لکھیے جن میں زمانۂ ماضی اور زمانۂ حال ہو۔

زمانۂ ماضی

✍ ....

✍ ....

✍ ....

✍ ....

زمانۂ حال

✍ ....

✍ ....

✍ ....

✍ ....

۱۵۔ ہمارا مدرسہ

کوئی دنیا میں پیارا مدرسہ ہے
عمارت اس کی کتنی خوش نما ہے
مُنڈیروں پر ہیں گملوں کی قطاریں
جدھر دیکھو شگوفے کِھل رہے ہیں
جو کمرہ ہے نفیس اور جاں فزا ہے
شریف استاد کیسے مہرباں ہیں
محبت سے پڑھاتے ہیں ہر اک کو
ہمارا باغ اور میدان اچّھا
ہیں لڑکے باہم اُلفت کرنے والے

تو وہ بے شک ہمارا مدرسہ ہے
محل جنّت کا کہیے تو بجا ہے
سمٹ آئی ہیں باغوں کی بہاریں
ہوا سے ننّھے پودے ہل رہے ہیں
جہاں پڑھنے کو خود دل چاہتا ہے
شفیق ایسے زمانے میں کہاں ہیں
جو کچھ بھُولے بتاتے ہیں ہر اک کو
ہمارے کھیل کا سامان اچّھا
اور اُستادوں کی عزّت کرنے والے

سب استادوں کا کہنا مانتے ہیں
اور ان کا مرتبہ پہچانتے ہیں

(اختر شیرانی)

پڑھیں، سمجھیں اور لکھیں۔

خوش نما - خوب صورت
شگوفے - کلیاں، غنچے
نفیس - خوب صوُرت
جاں فزا - خوشی دینے والا

شفیق - شفقت کرنے والا، ہمدرد
اُلفت - محبت
مرتبہ - مقام، رُتبہ

مشق

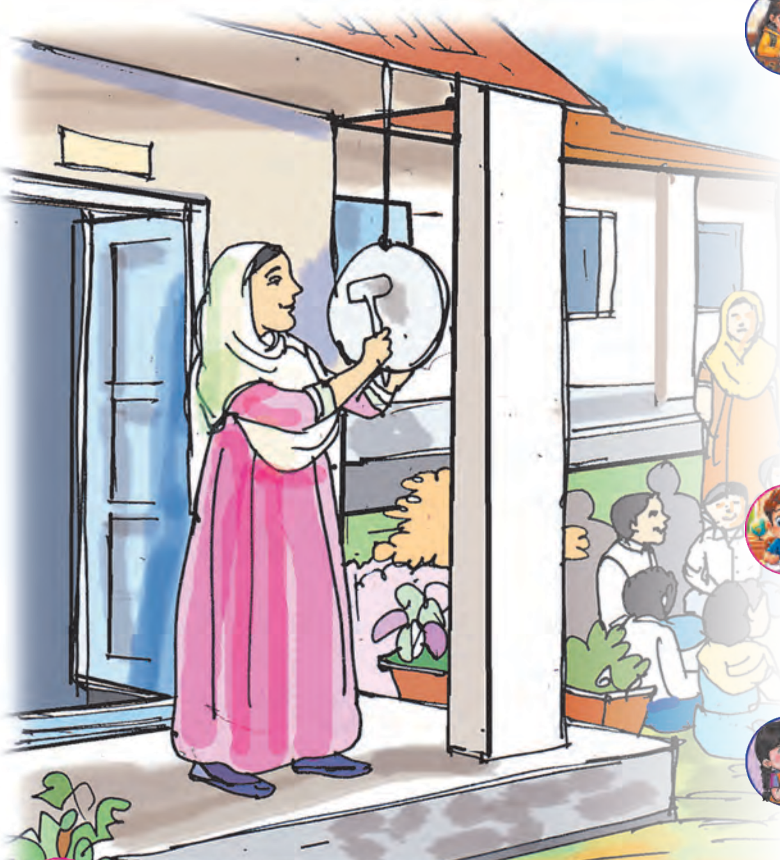

سوچ کر بتائیے۔

۱۔ مدرسے کی عمارت کیسی ہے؟
۲۔ جنت کا محل کسے کہا گیا ہے؟
۳۔ گملوں کی قطاریں کہاں پر ہیں؟
۴۔ ہوا سے کون ہل رہے ہیں؟
۵۔ مدرسے کا کمرہ کیسا ہے؟
۶۔ اُستاد ہر ایک کو کیسے پڑھاتے ہیں؟

سوال کے جواب میں شعر لکھیے۔

۱۔ مدرسے کے لڑکے کیسے ہیں؟
۲۔ مدرسے کے اُستاد کیسے ہیں؟

وجہ بتائیے۔

ہمارا مدرسہ پیارا ہے

نظم کی مدد سے خالی دائروں میں مناسب لفظ لکھیے۔

عمارت	کمرہ	استاد

نظم کی مدد سے واحد/جمع لکھیے۔

واحد	جمع
....	جنّتیں
....	عمارتیں
قطار	....
بہار	....

'ہمارا مدرسہ' عنوان پر دس جملے لکھیے۔

آیئے بات چیت کریں : ہمیں اپنے اسکول میں موجود چیزوں کی حفاظت کرنی چاہیے۔

تصویر میں جو منظر دِکھایا گیا ہے اس کے بارے میں چند جملے لکھیے۔

ہدایت : تصویر کی مناسبت سے استاد طلبہ سے کوئی اور تصویر تلاش کر کے لانے کے لیے کہے جس میں کوئی دلچسپ منظر دکھایا گیا ہو۔ طلبہ سے تصویر کے کسی ایک پسندیدہ حصے سے متعلق اظہارِ خیال کرنے کے لیے کہے۔ اسکول کے میدان میں بیٹھ کر بچے کیا کیا نظارے دیکھتے ہیں، اس پر ان سے کمرۂ جماعت میں گفتگو کرائے۔

ہوا کا جھونکا

میری بات انوکھی ہوتی ، میرا کام نرالا ہوتا
ہوتا میں جو ہوا کا جھونکا کتنا قسمت والا ہوتا

چپکے چپکے باغ میں جاتا پیڑ پہ چڑھتا ، شاخ ہلاتا
روِش روِش پر پھوٗل کھلاتا ننھّی تتلی کو للچاتا
کیاری کیاری کو مہکاتا نگر نگر خوشبوٗ پھیلاتا
دوٗر دوٗر سے بادل لاتا سوٗکھے کھیتوں پر برساتا

میری بات انوکھی ہوتی ، میرا کام نرالا ہوتا
ہوتا میں جو ہوا کا جھونکا کتنا قسمت والا ہوتا

جب گرمی کا موسم آتا رات کو جب سنّاٹا چھاتا
مُنّا گرمی سے گھبراتا امّی امّی جب چِلّاتا
میں کھڑکی کے پٹ کھڑکاتا چُپکے سے اندر آجاتا
پنکھا جَھلتا راگ سناتا تھپک تھپک کر اسے سُلاتا

میری بات انوکھی ہوتی ، میرا کام نرالا ہوتا
ہوتا میں جو ہوا کا جھونکا کتنا قسمت والا ہوتا

آیئے بات چیت کریں۔

۱۔ شاعر کیا بننا چاہتا ہے؟

۲۔ شاعر ہوا کا جھونکا بن کر باغ میں کیا کرتا؟

۳۔ شاعر ہوا کا جھونکا بن کر نگر نگر کیا پھیلاتا؟

۴۔ شاعر بادل کیوں لانا چاہتا ہے؟

۵۔ شاعر ہوا کا جھونکا بن کر گرمی میں منا کے کیا کام آتا؟

ہدایت : استاد گیت کو تحت اور ترنم میں سنائے۔ گیت سنانے کے لیے سمعی - بصری وسائل کا بھی استعمال کرے۔ طلبہ کو دہرانے کا موقع دے۔ گیت سے متعلق بات چیت کی حوصلہ افزائی کرے۔ سماعت کی جانچ کے لیے 'آیئے بات چیت کریں' کی طرز پر چھوٹے چھوٹے آسان سوالات پوچھے۔

شور

شور جدید دور کا انتہائی تکلیف دہ مسئلہ ہے۔ موٹر گاڑیوں کی آوازیں، کارخانوں اور مشینوں کی گڑگڑاہٹ، ہوائی جہازوں کی چنگھاڑ، لوگوں کی چیخ پکار ہر وقت ہمارے کان کے پردے پھاڑتی رہتی ہے۔ دفتر ہو یا ریلوے اسٹیشن، اسکول ہو یا بازار، گھر ہو یا محلّہ، کہیں اس مصیبت سے چھٹکارا نہیں ہے۔

خصوصاً بڑے شہروں میں کان کے پردوں پر مسلسل ناگوار آوازوں کی بمباری ہوتی رہتی ہے۔ ٹرافک، ٹیلی ویژن، میوزک اور تقریبات میں ہونے والے شور نے سب کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے۔ شور کی یہ سطح بڑھتی ہی جا رہی ہے اور مختلف بیماریوں کا سبب بن رہی ہے۔ شہر میں رہنے والوں کی تھکان کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان کے دن رات شور غل میں گزرتے ہیں۔ اس لیے ان کے دماغ کو سکون نہیں ملتا، وہ چڑچڑے ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگوں کی سننے کی قوت آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہے۔ خاموش ماحول کے مقابلے میں پُرشور ماحول میں اُنیس فی صد زیادہ توانائی صرف ہوتی ہے۔

جنگل میں خاموشی کا راج ہوتا ہے۔ شاید اسی لیے جنگلی جانوروں میں سننے کی حیرت انگیز صلاحیت ہوتی ہے۔ شہروں میں بسنے والوں کی بہ نسبت پرسکون جگہوں پر رہنے والوں کے کان زیادہ تیز ہوتے ہیں۔ ہمارے کان کا پردہ زیادہ شور برداشت نہیں کرسکتا۔ اسی طرح عام انسانی ذہن ایک وقت میں صرف ایک خیال پر اچھی طرح توجہ مرکوز کرسکتا ہے۔ کسی بھی شور کی وجہ سے توجہ بٹ جاتی ہے۔ شور سے تناؤ یا خوف پیدا ہونے اور غلطی کرنے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

آپ نے خود محسوس کیا ہوگا، اگر پڑوس یا گھر کے ٹی وی کی آواز بہت بلند ہے تو ہم آپ یکسوئی سے مطالعہ نہیں

کر سکتے۔ آپ کوئی مضمون لکھ رہے ہوں اور ٹیلیفون کی گھنٹی بج اُٹھے تو خیالات کا سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے۔ گلی محلے سے لاؤڈ اسپیکر کی آواز آ رہی ہو تو گہری نیند نہیں آتی۔ جو دن مسلسل شور غل میں گزرتا ہے اس دن طبیعت بوجھل رہتی ہے یا سر میں درد ہونے لگتا ہے۔

خاموشی، آرام اور سکون انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ لہٰذا ہر شخص کوشش کرے کہ اس کے اردگرد کم سے کم شور ہو۔ وہ دوسروں کو بھی شور کے نقصانات اور خاموشی کے فوائد بتائے تا کہ پرسکون زندگی کی نعمت سب کو میسر آ سکے۔

آئیے بات چیت کریں۔

۱۔ اپنے اردگرد ہمیں کون کون سی ناگوار آوازیں سنائی دیتی ہیں؟

۲۔ بڑے شہروں میں کس چیز نے لوگوں کی زندگی کو اجیرن بنا دیا ہے؟

۳۔ جنگلی جانوروں میں سننے کی حیرت انگیز صلاحیت کیوں پائی جاتی ہے؟

۴۔ شور کا انسانی دماغ پر کیا اثر پڑتا ہے؟

۵۔ ہمیں اس مصیبت سے بچنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

ہدایت: مضمون کو مناسب لب و لہجے میں درست تلفظ کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔ دورانِ تدریس سماعت کی جانچ کے لیے طلبہ کو بات چیت کا موقع فراہم کرے اور حوصلہ افزائی کرے۔ مضمون مکمل کرنے کے بعد 'آئیے بات چیت کریں' کی طرز پر چھوٹے چھوٹے سوالات پوچھ کر سماعت کی جانچ کرے۔

١٦۔ بھائی جان

مفت تقسیم کے لیے

بے سمجھے لڑ جاتے ہیں ہر اک سے ٹکراتے ہیں
بن جاتے ہیں خود نادان
مسٹر اکڑو بھائی جان

بات بات پر تنتے ہیں بڑے بہادر بنتے ہیں
رہتے ہر دم سینہ تان
مسٹر اکڑو بھائی جان

اپنی موج میں بہتے ہیں اکڑے اکڑے رہتے ہیں
ان سے ڈرتا ہر انسان
مسٹر اکڑو بھائی جان

اچھا کھانا ہے مرغوب دعوت کھاتے ہیں یہ خوب
دِکھلاتے ہیں جھوٹی شان
مسٹر اکڑو بھائی جان

دوڑ نہیں پاتے ہیں یہ پیچھے رہ جاتے ہیں یہ
ڈینگیں مارتے ہیں ہر آن
مسٹر اکڑو بھائی جان

(شوکتؔ پردیسی)

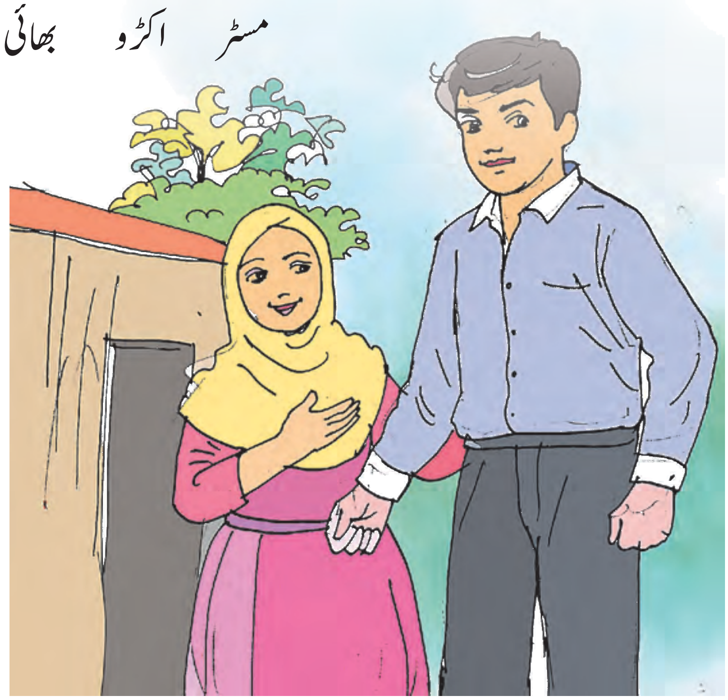

پڑھیں، سمجھیں اور لکھیں۔

ہر دم	-	ہر وقت
موج	-	یہاں مراد خیال
مرغوب	-	پسندیدہ
ڈینگیں مارنا	-	شیخی بگھارنا، اپنی بڑائی کی باتیں کرنا

مشق

سوچ کر بتائیے۔

۱۔ بھائی جان کیسے ہیں؟
۲۔ بھائی جان کسی سے ٹکرانے کے بعد کیا بن جاتے ہیں؟
۳۔ بھائی جان سے کون ڈرتا ہے؟
۴۔ بھائی جان کو کیسا کھانا پسند ہے؟
۵۔ بھائی جان ہر آن کیا کرتے ہیں؟

بے ترتیب حروف ملا کر نظم میں آئے ہوئے الفاظ بنائیے۔ جیسے : م + ٹ + ر + س = مسٹر

۱)	د ا ن ا ن	=	....
۲)	ر ہ ا د ب	=	....
۳)	م غ ب و ر	=	....

کالم 'الف' اور کالم 'ب' جوڑیاں بنائیے۔

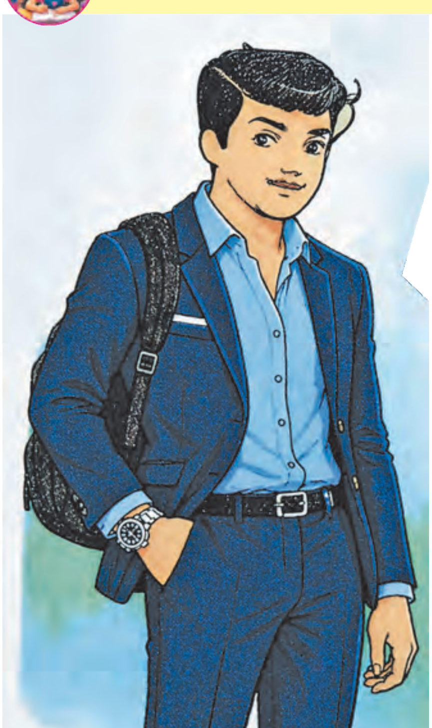

کالم 'الف'	کالم 'ب'
۱۔ بے سمجھے	ٹکراتے ہیں
۲۔ ہر اک سے	لڑ جاتے ہیں
۳۔ بات بات پر	مارتے ہیں
۴۔ ڈینگیں	بہتے ہیں
۵۔ اپنی موج میں	تنتے ہیں

جن شعروں میں ایک ہی لفظ دو بار استعمال ہوا ہے، وہ شعر لکھیے۔

آئیے بات چیت کریں۔

ہمیں اکڑو بھائی جان کی طرح نہیں بننا چاہیے۔

ذیل کے لفظوں کا پہلا حرف بدل کر نئے لفظ بنائیے۔

۱۔ بن : .... ۲۔ بات : .... ۳۔ جان : .... ۴۔ مار : ....
۵۔ شرماتے : .... ۶۔ اکڑے : ....

سرگرمی/منصوبہ :

اُستاد کی مدد سے یا گوشۂ مطالعہ سے نظم کی کتاب حاصل کر کے کوئی مزاحیہ نظم تلاش کر کے لکھیے اور اپنی پسند کا عنوان دیجیے۔

ذیل کی تصویروں کا غور سے مشاہدہ کر کے ہمدردی اور حساسیت کے بارے میں جماعت میں گروہی مباحثہ کیجیے۔

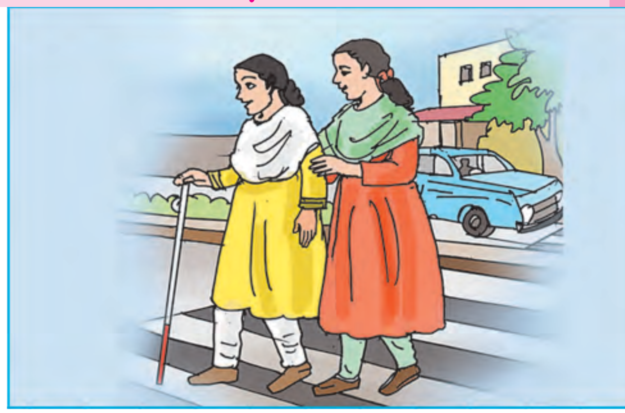

۱۷۔ اِن سے ملیے !

آیئے، ایک مشہور جانور سے ملاقات کریں۔ یہ اُونچا پُورا جانور ریتیلے میدانوں میں میلوں کا سفر طے کرتا ہے۔ اِسی لیے اسے ریگستان کا جہاز کہتے ہیں۔ اس کی لمبی لمبی ٹانگیں دیکھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے کہ یہ زمین پر کس طرح یا کس کروٹ بیٹھے گا۔ اِسی لیے جب کسی معاملے میں یہ پتا نہیں چل سکتا کہ آگے کیا ہوگا تو ہم کہتے ہیں کہ دیکھیے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ اب تو آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ ہم کس جانور کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔

ہم اپنی بہت سی باتیں ایسے جملوں کی مدد سے بیان کرتے ہیں جن میں لفظ اُونٹ کا استعمال ہوتا ہے۔ کسی کو کھانے کے لیے ذرا سی چیز دی جائے یا کہیں کوئی چیز ضرورت سے بہت کم ملے تو کہتے ہیں اُونٹ کے منہ میں زیرہ۔ اِسی طرح کسی کا مقابلہ اُس سے زیادہ طاقتور، بڑے یا زبردست سے ہو تو اُس کی بڑائی کا بھرم کھل جاتا ہے۔ ایسے موقع پر کہتے ہیں کہ اب آیا اُونٹ پہاڑ کے نیچے۔ آپ نے یہ جملہ بھی سنا ہوگا، ''کیا اُونٹ کے گلے میں بِلّی باندھ رہے ہو۔'' اس کا مطلب یہ ہے کہ جن دو چیزوں کی بات ہو رہی ہے ان میں کوئی جوڑ نہیں ہے۔

لوگ اُونٹ کو بے ڈھنگا سا چوپایہ سمجھتے ہیں۔ کہتے ہیں، ''اُونٹ رے اُونٹ تیری کون سی کل سیدھی۔'' عام بول چال میں بھی کسی بے ڈھنگے آدمی کے بارے میں یہ جملہ کہتے ہیں۔ سچ پوچھیے تو یہ ہماری سمجھ کا قصور ہے۔ اُونٹ کو قدرت نے جس کام کے لیے بنایا ہے اس کے لیے ایسے ہی ڈیل ڈول کی ضرورت تھی۔ اُونٹ کے جسم کی بناوٹ ریگستان کے سفر کے لیے نہایت موزوں ہے۔

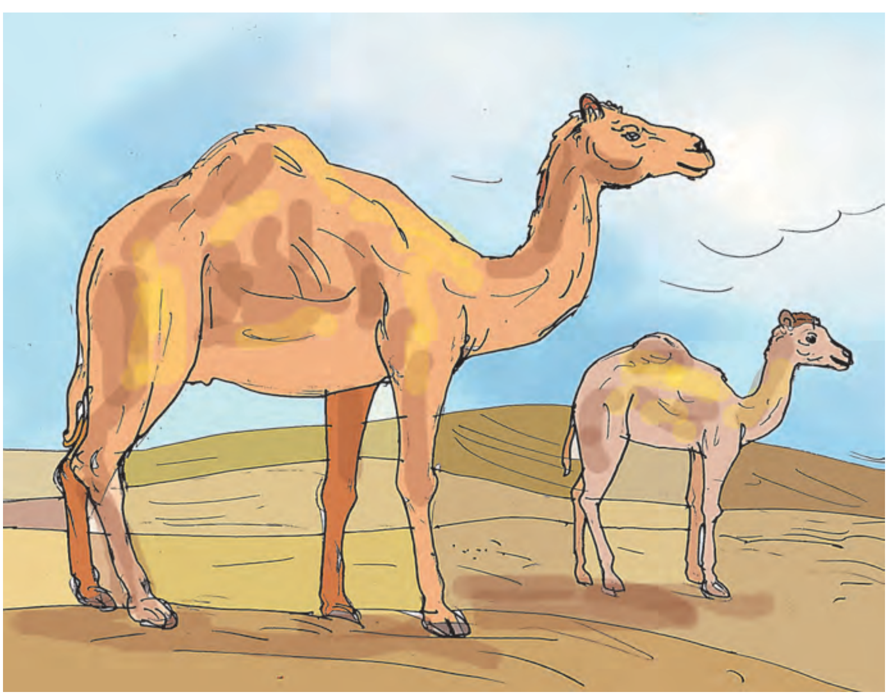

اُونٹ کے جسم کا ہر عضو اس کو ریگستان کی زندگی میں مدد دیتا ہے۔ اس کی اونچی گردن اور لمبی ٹانگیں اونچے درختوں کے پتّے کھانے میں مدد دیتی ہیں۔ اپنے تیز دانتوں سے وہ کانٹے دار جھاڑیاں اور جڑیں بھی کھا سکتا ہے۔ اس کی پلکیں لمبی ہوتی ہیں جس کی وجہ سے آنکھیں گرد و غبار اور گرم ہوا کے جھونکوں سے محفوظ

رہتی ہیں۔ وہ اپنے نتھنے بھی بند کرسکتا ہے تاکہ اُڑتی ہوئی ریت ناک میں داخل نہ ہونے پائے۔ اُونٹ کے پیروں کے تلوے چوڑے، چپٹے اور گدّی دار ہوتے ہیں جو ریت پر چلنے میں مدد دیتے ہیں۔

اُونٹ کے جسم کی ایک بڑی خوبی اس کا کوہان ہے جو اس کی پیٹھ پر اُبھار کی شکل میں دِکھائی دیتا ہے۔ بھوک کی حالت میں کوہان کی چربی پگھلتی ہے اور اُونٹ کی بھوک مٹاتی ہے۔ اُونٹ جب پانی پیتا ہے تو اپنی پیاس بجھانے کے ساتھ بہت سا پانی اپنے معدے کی تھیلیوں میں جمع کر لیتا ہے۔ اسی لیے یہ جانور ریگستان میں بغیر کچھ کھائے پیے ایک ماہ تک رہ سکتا ہے۔ واقعی اُونٹ نہایت سخت زندگی گزارنے کا عادی ہے۔

ریگستان میں اُونٹ سواری اور بار برداری کے کام آتا ہے۔ ریگستان میں رہنے والے اس کا دودھ پیتے ہیں اور گوشت کھاتے ہیں۔ اس کے بالوں سے کمبل اور کھال سے خیمے اور مشکیزے بناتے ہیں۔ اُونٹ اپنے مالک کا بہت وفادار ہوتا ہے۔ اِن خوبیوں کو دیکھ کر آپ کو ماننا ہی پڑے گا کہ یہ جانور جسے آپ بے ڈھنگا کہتے ہیں، ریگستان کے لیے کتنا کارآمد ہے۔

پڑھیں، سمجھیں اور لکھیں۔

ریگستان	-	ریتیلا میدان	عادی	-	جس کو کسی بات کی عادت پڑ گئی ہو
بھرم کھلنا	-	اصلیت ظاہر ہونا	بار برداری	-	بوجھ لانا لے جانا
عضو	-	بدن کا کوئی حصہ	مشکیزہ	-	پانی بھرنے کی چمڑے کی چھوٹی تھیلی

اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی	-	بے ڈھنگے آدمی کا کوئی کام ٹھیک نہیں ہوتا۔
اونٹ کے گلے میں بلّی باندھنا	-	ضروری چیز کے ساتھ غیر ضروری چیز کے خریدنے کی شرط

مشق

سوچ کر بتائیے۔

۱۔ ریگستان کا جہاز کسے کہتے ہیں؟

۲۔ یہ کب کہا جاتا ہے کہ دیکھیے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

۳۔ بے ڈھنگے آدمی کے لیے کون سی کہاوت مشہور ہے؟

۴۔ 'اونٹ کے منہ میں زیرہ' کا کیا مطلب ہے؟

۵۔ اونٹ کے تلوے چوڑے، چپٹے اور گدی دار کیوں ہوتے ہیں؟

مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ اونٹ بغیر کھائے پیے ایک ماہ تک کس طرح رہ سکتا ہے؟

۲۔ ریگستان میں رہنے والوں کو اونٹ کیوں عزیز ہوتا ہے؟

وجہ بتائیے۔

اونٹ کو ریگستان کا جہاز کہتے ہیں۔

بتائیے کہ نیچے دیے ہوئے جملے صحیح ہیں یا غلط۔ غلط جملے درست کر کے لکھیے۔

۱۔ اونٹ برفانی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔

۲۔ اونٹ کے تلوے چوڑے، چپٹے اور گدی دار ہوتے ہیں۔

۳۔ اونٹ انسان کے کسی کام نہیں آتا۔

۴۔ اونٹ اپنے مالک کا وفادار ہوتا ہے۔

کالم 'الف' اور کالم 'ب' کی مناسب جوڑیاں بنائیے۔

کالم 'الف'		کالم 'ب'
اونٹ		ریت میں نہ دھنسنا
کوہان		ریت اور گرد سے حفاظت
چوڑے پاؤں		ریگستان کا جہاز
لمبی پلکیں		چربی کا ذخیرہ

تصویر کی مدد سے کہاوت لکھیے۔

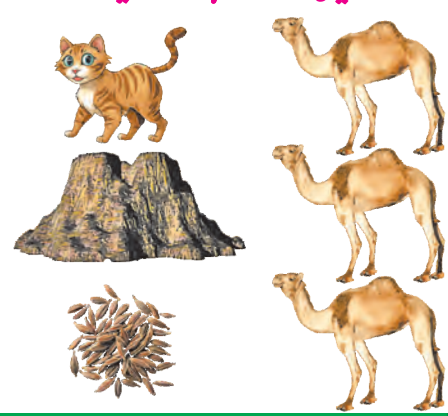

....

....

....

سرگرمی/منصوبہ:

۱۔ آپ نے جو کہاوتیں سنی یا پڑھی ہیں اُن کی فہرست بنائیے۔

۲۔ اپنی پسند کے جانور کے بارے میں دس جملے لکھیے۔

ہدایت: پڑھے گئے عوامی ادب سے غیر متعارف الفاظ کی فہرست تیار کرائے اور ان کے معنی لغت سے تلاش کرنے کے لیے کہے۔

آیئے زبان سیکھیں!

ختمہ

ریگستان میں اونٹ سواری اور بار برداری کے کام آتا ہے۔ ریگستان میں رہنے والے اس کا دودھ پیتے ہیں اور گوشت کھاتے ہیں۔اس کے بالوں سے کمبل اور چمڑے سے خیمے اور مشکیزے بناتے ہیں۔اونٹ اپنے مالک کا بہت وفادار ہوتا ہے۔

اوپر کی عبارت میں چار جملے ہیں۔ ہر جملے میں پوری بات کہی گئی ہے۔ جب جملہ پورا ہوتا ہے تو '۔' اس طرح کا نشان لگاتے ہیں۔ جملہ پورا ہونے پر جو نشان (۔) لگایا جاتا ہے اسے 'ختمہ' کہتے ہیں۔

سکتہ

ان جملوں کو پڑھیے :

۱۔ کسی کا مقابلہ اُس سے زیادہ طاقتور، بڑے یا زبردست سے ہو تو اُس کی بڑائی کا بھرم کھل جاتا ہے۔

۲۔ آپ نے یہ جملہ بھی سنا ہوگا، ''کیا اونٹ کے گلے میں بلی باندھ رہے ہو۔''

پہلے جملے میں 'طاقتور' اور دوسرے جملے میں 'ہوگا' کے بعد تھوڑا اٹھہرنا ہوتا ہے۔ یہ ٹھہرنا کم وقفے کا ہوتا ہے، جسے اس نشان (،) سے ظاہر کرتے ہیں۔

جملے میں تھوڑا اٹھہرنے کے لیے جو نشان '،' لگایا جاتا ہے اُسے 'سکتہ' کہتے ہیں۔

سوالیہ نشان

جس جملے میں کوئی سوال کیا جائے، اس کے آخر میں سوالیہ نشان (؟) لگایا جاتا ہے۔

مثلاً کیا تم اپنے جرم کا اقرار کرتی ہو؟

فجائیہ

جس جملے میں کسی جذبے کا اظہار ہو یا کسی کو مخاطب کیا جائے، اس میں فجائیہ نشان (!) لگایا جاتا ہے۔مثلاً

۱۔ ارے! دیکھو تو یہ کیسا بے ادب لڑکا ہے۔

۲۔ بچو! شور نہیں کرتے۔

واوین

ان جملوں کو غور سے پڑھیے:

۱۔ نواب صاحب نے کہا، ''اس نسل کا مرغ ہم نے نہیں دیکھا۔''

۲۔ خانساماں نے کہا، ''حضور، کسی دن باغ میں دکھا دوں گا۔''

اوپر کے جملوں سے صاف پتا چلتا ہے کہ نواب صاحب نے کیا کہا اور خانساماں نے کیا کہا۔

جب کسی شخص کی کہی ہوئی بات اُس کے الفاظ میں لکھی جائے تو پوری بات کے شروع اور آخر میں یہ نشان ''...'' لگاتے ہیں۔ اِن نشانات کو 'واوین' کہتے ہیں۔

۱۸۔ یہ ہے میرا ہندوستان

یہ ہے میرا ہندوستان
میرے سپنوں کا جہان
اس سے پیار مجھ کو

ہنستا گاتا جیون اس کا ، دھوم مچاتے موسم
گنگا جمنا کی لہروں میں سات سُروں کا سرگم
تاج ، ایلورا جیسے سُندر تصویروں کا البم
یہ ہے میرا ہندوستان

بادل جھوُمے ، برکھا برسے ، پون جھکولے کھائے
دھرتی کے پھیلے آنگن میں یوں کھیتی لہرائے
جیسے بچہ ماں کی گود میں رہ رہ کے مُسکائے
یہ ہے میرا ہندوستان

راجا رانی ، گڈّا گڈّی اور پریوں کی کہانی
بچوں کے جُھرمٹ میں سُنائے بیٹھ کے بوڑھی نانی
لوری گائے ، ماتھا چوُمے ، ممتا کی دیوانی
یہ ہے میرا ہندوستان

(زبیؔر رضوی)

پڑھیں، سمجھیں اور لکھیں۔

سپنے	- خواب	برکھا	- برسات
جیون	- زندگی	پون	- ہوا
سندر	- خوب صورت	دھرتی	- زمین

مشق

سوچ کر بتائیے۔

۱۔ ہندوستان کا جیون کیسا ہے؟
۲۔ ہندوستان کے موسم کیسے ہیں؟
۳۔ گنگا جمنا کی لہروں میں کیا ہے؟
۴۔ کھیتی کہاں لہراتی ہے؟
۵۔ بوڑھی نانی کن کی کہانی سناتی ہے؟

نظم میں آئے ہوئے ہم آواز لفظوں کی فہرست بنائیے۔

وجہ بتائیے۔

ہندوستان سپنوں کا جہان ہے۔

نظم سے درج ذیل لفظوں کی جمع تلاش کر کے لکھیے۔

سپنا ، لہر ، سر ، تصویر ، پری

بند مکمل کیجیے۔

۱۔ یہ ہے میرا ہندوستان

....

....

ہنستا گاتا جیون اس کا، دھوم مچاتے موسم

....

تاج، ایلورا جیسے سُندر تصویروں کا البم

۲۔ بادل جھومے، برکھا برسے، پون جھکولے کھائے

....

....

....

....

دیے ہوئے لفظوں میں سے مناسب لفظ چوکون میں لکھیے۔

(کھیتی ، بوڑھی نانی ، جیون ، البم ، پون ، موسم)

ہنستا گاتا ☐	دھوم مچاتے ☐
تاج، ایلورا ☐	جھکولے کھاتے ☐
لہراتے ☐	ممتا کی دیوانی ☐

سرگرمی/منصوبہ :

۱۔ نظم میں سروں کا 'سرگم' اور تصویروں کا 'البم' آیا ہے۔ اپنے اُستاد کی مدد سے لفظوں کی فہرست تیار کیجیے جیسے بچوں کی جماعت۔

۲۔ ہندوستان کی دس مشہور تاریخی عمارتوں کی تصویروں کا البم تیار کیجیے اور ان کے نام لکھیے۔

۳۔ استاد کی مدد سے سوشل میڈیا/ گوشۂ مطالعہ سے وطنی نظمیں تلاش کر کے اس میں سے کوئی نظم اپنی جماعت میں سنائیے۔

۴۔ اسکول کے ثقافتی پروگرام کے لیے تہنیتی کارڈ/ دعوت نامہ تیار کیجیے۔

ہدایت : تعلیمی، کھیل کود، رسم و رواج اور قومی تہواروں کے موقع پر اخبارات میں شائع خبروں کو پیش درس اور دیگر مواقع پر پڑھنے کی ترغیب دے۔

۱۹۔ حاضر دماغی

اشرف ایک غریب آدمی تھا۔ وہ ایک مصوّر کے ہاتھ کے نیچے کام کرتا تھا۔ اس کا مالک ایک بڑا اچھا مصوّر تھا۔ اس کی بنائی ہوئی تصویریں بہت خوب صورت ہوا کرتی تھیں۔ اس کے پاس اتنا کام ہوتا تھا کہ اسے فرصت نہیں ملتی تھی، اس لیے اس نے اشرف کو اپنے ساتھ رکھ لیا تھا۔

اشرف کام میں اپنے مالک کا ہاتھ بٹاتا۔ بورڈ پر لائنیں کھینچتا، مصوّر کے بنائے ہوئے خاکے کو پینٹ کرتا، رنگ کا ڈبّا اور برش لے کر اُس کے ساتھ ہی کھڑا رہتا۔ اس طرح وہ اپنے مالک کی مدد کیا کرتا تھا۔

ایک مرتبہ مصوّر کو ایک دکان کے لیے اشتہاری تصویر بنانے کا کام ملا۔ تصویر جس بورڈ پر بنانی تھی وہ بورڈ اتنا بڑا تھا کہ اسے اسٹوڈیو میں نہیں لایا جاسکتا تھا۔ اس لیے طے ہوا کہ جس عمارت میں دکان ہے اسی کی چھت پر بورڈ بنایا جائے اور اسے وہیں سے نیچے لٹکا دیا جائے۔ اس پانچ منزلہ عمارت کی چھت کُھلی ہوئی تھی اور چاروں طرف نہ تو دیوار تھی نہ منڈیر۔

مصوّر نے بڑی محنت سے بورڈ کا ڈیزائن تیار کیا اور کئی دن کی محنت کے بعد وہ بورڈ پورا ہوا۔ اس نے بورڈ پر مختلف تصویریں بنائی تھیں اور مناسب رنگ استعمال کیے تھے۔ حروف کی بناوٹ اور انداز پر بڑی محنت کی تھی۔ اس دوران میں اشرف ہر وقت اپنے مالک کے ساتھ رہا۔

مصوّر جب بورڈ کو آخری شکل دے رہا تھا تب بھی اشرف اس کے ساتھ تھا۔ وہ ڈبّا اور برش لیے بورڈ کے پاس ہی کھڑا تھا۔ مصوّر کو خود اپنی بنائی ہوئی تصویریں بے حد پسند آئیں۔ وہ ان کا آخری جائزہ لینے کے لیے آہستہ آہستہ پیچھے سرکنے لگا۔ اِس کام میں وہ اتنا مگن ہو گیا کہ اسے آس پاس کی سدھ نہیں رہی۔ یہ بھی بھوُل گیا کہ وہ ایسی چھت پر کھڑا ہے جس پر کوئی منڈیر نہیں ہے۔

اچانک اشرف نے بورڈ پر برش سے رنگ چھڑک دیا۔ یہ دیکھ کر مصوّر غصّے میں بڑی تیزی سے اشرف کی طرف لپکا۔ اس کے ہاتھ سے برش چھین کر دوُر پھینکا اور اس کا گریبان پکڑ لیا۔ غصّے کے مارے اس کے منہ سے آواز نہیں نکل رہی تھی۔
اشرف تھوڑی دیر تک مصوّر کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ سے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں تک مصوّر پہنچ چکا تھا اور کہا، ''صاحب! آپ چھت کی کگر پر پہنچ گئے تھے۔ اگر میں آپ کو آواز دے کر خبردار کرتا تب بھی آپ نیچے گر جاتے۔ صرف اسی تدبیر سے آپ کو بچایا جا سکتا تھا۔''
مصوّر کے ہاتھ سے اشرف کا گریبان چھوٹ گیا۔ اس نے گردن گھما کر پہلے چھت کے کنارے کو دیکھا پھر اشرف کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں آنسوُ تھے۔

پڑھیں، سمجھیں اور لکھیں۔

مصوّر	-	تصویر بنانے والا	تدبیر	-	علاج، طریقہ
گریبان	-	کپڑے کا وہ حصہ جو گلے کے نیچے رہتا ہے			

مشق

سوچ کر بتائیے۔

۱۔ اشرف کون تھا؟
۲۔ مصوّر کی بنائی ہوئی تصویریں کیسی ہوا کرتی تھیں؟
۳۔ مصوّر اشتہاری تصویر چھت پر کیوں بنا رہا تھا؟
۴۔ عمارت کی چھت کیسی تھی؟

وجہ بتائیے۔

۱۔ مصوّر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔
۲۔ اس سبق کا عنوان حاضر دماغی کیوں ہے؟

۳۔ آپ اس سبق کا کوئی اور عنوان تجویز کیجیے۔

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کی جگہ وہ لفظ لکھیے جو سبق میں استعمال ہوئے ہیں۔

۱۔ اشرف مصوّر کے بنائے ہوئے خاکے میں رنگ بھرتا۔

۲۔ بورڈ اتنا بڑا تھا کہ اسے مصوّر کے کام کرنے کی جگہ نہیں لایا جاسکتا تھا۔

۳۔ مصوّر نے بڑی محنت سے بورڈ کا نمونہ تیار کیا۔

جس طرح 'بنانا' سے لفظ 'بناوٹ' بنا ہے، اسی طرح نیچے دیے ہوئے لفظوں سے نئے لفظ بنائیے۔

سجانا ، گرانا ، ملانا

درج ذیل جملوں سے اسم، صفت، ضمیر اور فعل چن کر دی ہوئی جدول میں لکھیے۔

نمبر شمار	جملے	اسم	صفت	ضمیر	فعل
۱۔	وہ ایک مصوّر کے ہاتھ کے نیچے کام کرتا تھا۔	مصوّر	–	وہ	کرتا تھا
۲۔	اشرف ایک غریب آدمی تھا۔				
۳۔	بازار میں بہت بھیڑ تھی۔				
۴۔	اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔				

سرگرمی/منصوبہ :

اخبارات اور رسائل کے رنگین صفحات پر دیے ہوئے اپنی پسند کے ڈیزائن، قدرتی مناظر، سہ ابعادی فنی شاہکار (تھری ڈی آرٹ) اور تصویر کے تراشے جمع کر کے اسکول کے دیواری اخبار یا نوٹس بورڈ پر چسپاں کیجیے۔

۲۰۔ رونے والے ہنسنے لگے

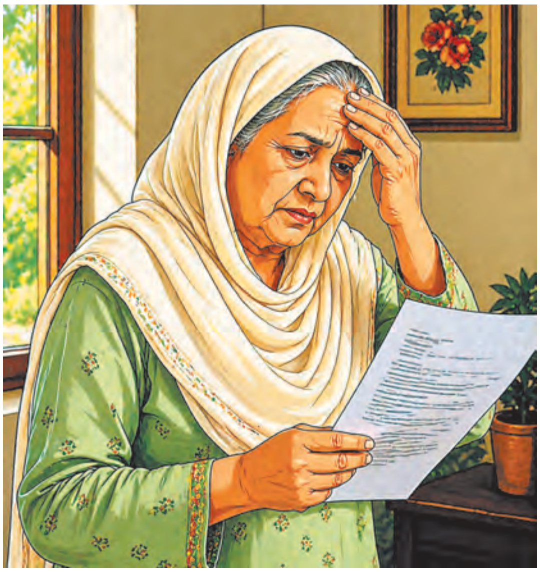

کسی گاؤں میں رحمت نامی ایک عورت رہتی تھی۔ اُس کا ایک ہی بیٹا تھا رضوان۔ رضوان فوج میں بھرتی ہو کر بہت دُور چلا گیا تھا۔ رحمت کو اپنا بیٹا بہت یاد آتا تھا۔

ایک دن رحمت کو رضوان کا خط ملا۔ وہ لکھنا پڑھنا نہیں جانتی تھی۔ وہ خط لے کر اپنے مکان کے سامنے بیٹھ گئی۔ وہ انتظار کر رہی تھی کہ ابھی کوئی راستے سے گزرے گا اور اُسے خط پڑھ کر سنا دے گا۔

تھوڑی دیر میں ایک چوکیدار کا اُدھر سے گزر ہوا۔ رحمت نے اُسے روکا اور اس سے خط پڑھنے کی درخواست کی۔ چوکیدار نے خط ہاتھ میں لیا اور اسے دیر تک دیکھتا رہا۔ اچانک اُس کی آنکھ سے آنسو جاری ہو گئے۔ وہ رحمت کے پاس بیٹھ کر رونے لگا۔ رحمت گھبرا گئی۔ اُسے لگا کہ خط میں رضوان کے بارے میں ضرور کوئی بُری خبر ہے۔ رحمت بھی زور زور سے رونے لگی۔

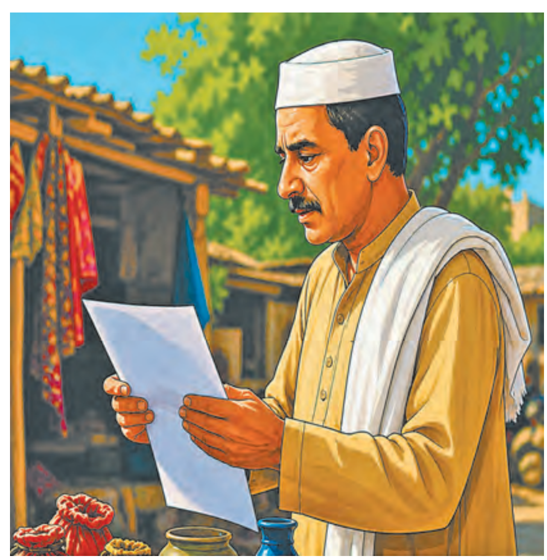

اتنے میں ایک پھیری والے کا گزر اُس طرف سے ہوا۔ اُس نے دونوں کو روتا ہوا دیکھا۔ اُس نے اپنے کانچ کے برتنوں کی ٹوکری زمین پر رکھی اور خود بھی دونوں کے ساتھ بیٹھ کر رونا شروع کر دیا۔

کچھ دیر کے بعد ایک پڑوسن اُدھر سے گزری۔ وہ ان تینوں کو روتا دیکھ کر حیران ہو گئی۔ اس نے تینوں سے پوچھا، ''ارے کیا ہو گیا؟ تم تینوں رو کیوں رہے ہو؟''

اُن تینوں نے کچھ جواب نہیں دیا۔ پڑوسن نے زور سے کہا، ''کچھ بتاؤ گے بھی کہ کیوں رو رہے ہو؟''

سب سے پہلے پھیری والے نے اپنے آنسو پونچھے اور کہنا شروع کیا، ''ایک سال پہلے کی بات ہے۔ میں اپنے برتن بیچنے کے لیے نکلا۔ راستے میں ٹھوکر لگی۔ میری ٹوکری زمین پر آ رہی اور سارے برتن ٹوٹ گئے۔ مجھے فوراً نئے برتن خریدنا تھے۔ اُنھیں فروخت کر کے اپنے نقصان کی بھرپائی کرنی تھی۔ اس لیے رونے کا موقع نہیں مل سکا۔ آج ذرا فرصت ہے۔ ان دونوں کو روتا ہوا دیکھا تو سوچا آج میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر رو لوں۔''

پڑوسن رحمت کی طرف متوجہ ہوئی۔ رحمت نے اپنی کہانی سنائی، ''میرے بیٹے کا خط آیا تھا۔ میں نے اس چوکیدار کو اُسے پڑھنے کے لیے دیا۔ یہ چوکیدار خط پڑھ کر رونے لگا۔ مَیں سمجھی کہ خط میں ضرور کوئی بُری خبر ہے۔ اس لیے میں بھی رونے لگی۔''

اب پڑوسن نے چوکیدار سے پوچھا، ''کیوں بھائی! اس خط میں ایسی کون سی بُری خبر ہے؟''

چوکیدار نے رونا بند کیا اور کہنا شروع کیا، ''سچ تو یہ ہے کہ بچپن میں میں نے پڑھائی پر توجہ نہیں دی۔ بہت کوشش کے باوجود میں اس خط کو نہ پڑھ سکا کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ میں پڑھائی نہ کر سکنے کے غم میں رو رہا ہوں۔''

پڑوسن نے کہا، ''مجھے بتاؤ وہ خط کہاں ہے؟''

رحمت نے خط اُس کے حوالے کیا۔ پڑوسن نے خط کو غور سے پڑھا اور ہنستے ہوئے بولی، ''امّاں! تم خواہ مخواہ رو رہی ہو۔ اس خط میں لکھا ہے کہ تمھارا بیٹا رضوان آئندہ مہینے چُھٹّی لے کر گھر آ رہا ہے۔''

یہ خوش خبری سن کر رحمت نے رونا بند کیا اور زور زور سے ہنسنے لگی۔ چوکی دار اور پھیری والا بھی رحمت کے ساتھ ہنسی میں شریک ہو گئے۔

پڑھیں، سمجھیں اور لکھیں۔

زمین پر آ رہی	زمین پر گر پڑی	متوجہ ہونا	کسی کی طرف دھیان دینا
نقصان کی بھرپائی	نقصان کو پورا کرنا	خواہ مخواہ	بلا وجہ

مشق

سوچ کر بتائیے۔

۱۔ رحمت کے بیٹے کا کیا نام تھا؟

۲۔ رحمت خط لے کر مکان کے باہر کیوں بیٹھ گئی؟

۳۔ رحمت کیوں گھبرا گئی؟

۴۔ پھیری والے نے اپنی کانچ کے برتنوں کی ٹوکری کہاں پر رکھی؟

۵۔ پڑوسن نے چوکیدار سے کیا پوچھا؟

۶۔ خط میں کیا لکھا تھا؟

مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ رحمت زور زور سے کیوں رونے لگی؟

۲۔ پھیری والے نے دونوں کو روتا دیکھ کر کیا کیا؟

وجہ بتائیے۔

۱۔ چوکیدار خط ہاتھ میں لے کر رونے لگا۔

۲۔ پھیری والا بھی رونے لگا۔

۳۔ سبھی رونا بند کر کے ہنسنے لگے۔

آئیے بات چیت کریں۔

پڑھنا لکھنا ضروری ہے۔

کس نے کس سے کہا؟

۱۔ ''ارے کیا ہو گیا؟''

۲۔ ''کیوں بھائی! اِس خط میں ایسی کون سی بُری خبر ہے؟''

۳۔ ''سچ تو یہ ہے کہ میں نے بچپن میں پڑھائی پر توجہ نہیں دی۔''

۴۔ ''میں اپنے برتن بیچنے کے لیے نکلا تھا۔''

۵۔ ''میرے بیٹے کا خط آیا تھا۔''

خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھیے۔

۱۔ کسی گاؤں میں .... نامی ایک عورت رہتی تھی۔

مفت تقسیم کے لیے

۲۔ رحمت .... نہیں جانتی تھی۔

۳۔ چوکی دار کے بعد .... کا گزر ہوا۔

۴۔ فرصت ملنے پر پھیری والے نے .... شروع کر دیا۔

۵۔ چوکی دار .... پڑھ کر رونے لگا۔

سبق میں آئے ہوئے کرداروں کے نام لکھیے۔

....

دیے ہوئے کردار سے متعلق دو دو جملے لکھیے۔

۱۔ چوکی دار ۲۔ رضوان ۳۔ پھیری والا ۴۔ رحمت

دی ہوئی مثال کے مطابق دیے ہوئے فقروں کے لیے مناسب لفظ لکھیے۔

مثال: ملک کی حفاظت کرنے والا - فوجی

۱۔ گھوم کر چیزیں بیچنے والا - .... ۲۔ رکھوالی کرنے والا - ....

۳۔ ہنسانے والا - .... ۴۔ راستہ چلنے والا - ....

رضیہ کی موٹر

چھٹّی کا دن تھا۔ وارث اور رضیہ اپنے کھلونوں سے کھیل رہے تھے۔ وہ برآمدے کے چکنے فرش پر اپنی کھلونا موٹروں کو ایک طرف سے دوسری طرف دھکّا دے رہے تھے۔ رضیہ کی موٹر ہر بار برآمدے کے دوسری طرف پہنچ جاتی تھی۔ وارث کی موٹر راستے ہی میں رک جاتی تھی۔ وارث نے کہا،''باجی، میری موٹر خراب ہے۔ آپ کی موٹر اچھی ہے۔'' رضیہ نے کہا، ''بھیا،تم میری موٹر لے لو۔''

وارث رضیہ کی موٹر لے کر خوش ہوا۔ اُس نے سوچا اب اُس کی موٹر رضیہ کی موٹر سے آگے نکل جائے گی۔

دونوں نے برآمدے میں ایک طرف سے موٹروں کو دھکیلا۔ رضیہ کی موٹر برآمدے میں دوسری طرف پہنچ گئی۔ وارث کی موٹر پھر بھی دوسری طرف نہ پہنچ سکی۔ اس پر وارث کچھ اُداس ہوگیا۔

اُن کے ابّو صحن میں بیٹھے انھیں کھیلتا دیکھ رہے تھے۔ وارث کو اُداس ہوتا دیکھ کر بولے،'' بیٹے! تمھاری موٹر خراب نہیں ہے۔ تمھاری باجی بڑی ہے۔ وہ زیادہ زور سے دھکّا دیتی ہیں اس لیے اُن کی موٹر دور تک جاتی ہے۔ تم چھوٹے ہو، زیادہ

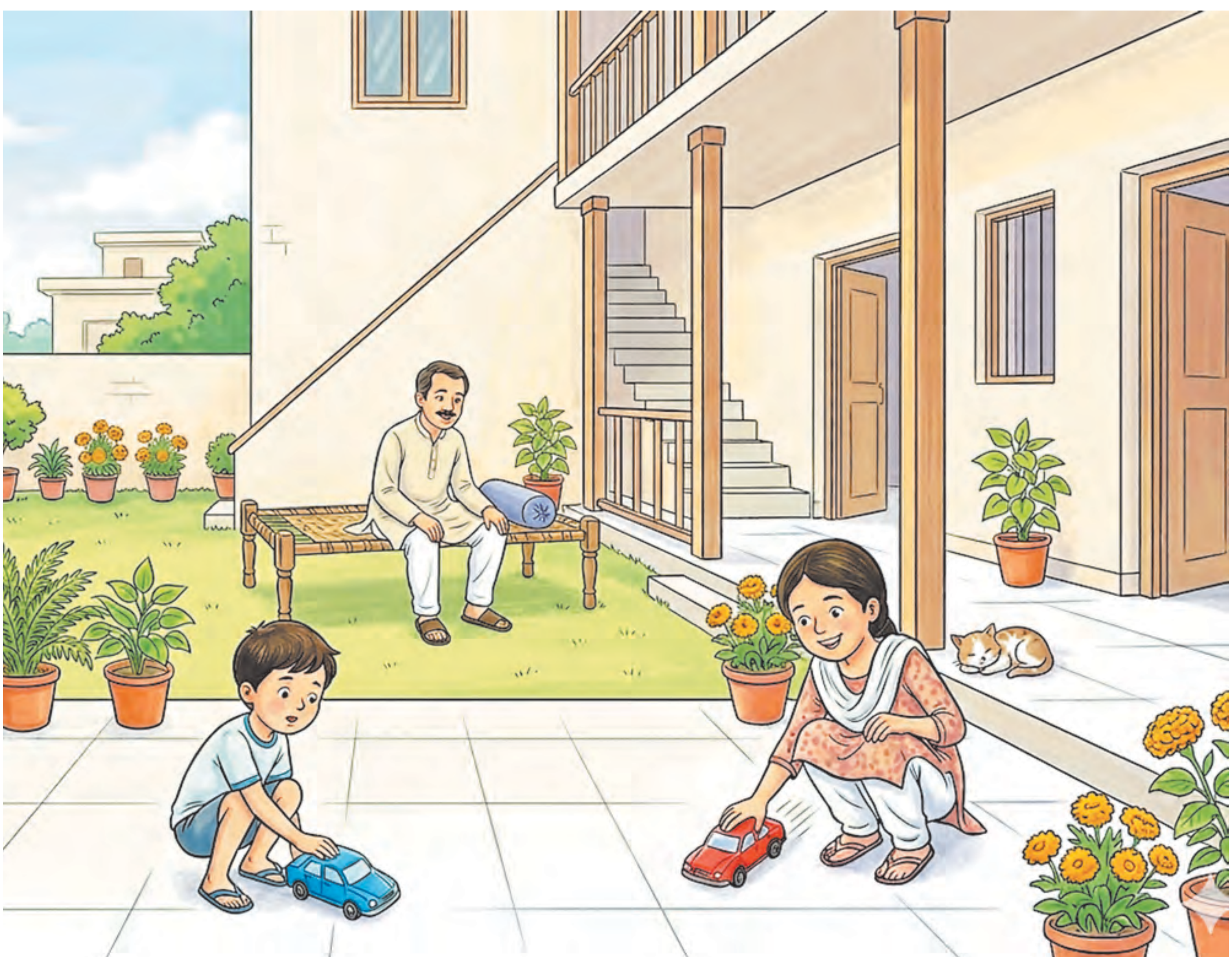

زور سے موٹر کو دھکّا نہیں دے سکتے اس لیے وہ زیادہ دور نہیں جاسکتی۔ ہر چیز کو حرکت دینے کے لیے قوّت کی ضرورت ہوتی ہے۔ جتنی زیادہ قوّت لگائی جاتی ہے چیز اتنی ہی زیادہ تیزی سے دور تک حرکت کرتی ہے۔''

وارث ابّو کی بات سن کر بولا، ''ابّا جان ! یہ رکشا، موٹر اور بسیں تو سڑکوں پر خود بخود دوڑتی ہیں۔ انھیں تو کوئی بھی دھکّا نہیں لگاتا۔''

ابو نے کہا، ''نہیں بیٹا، ہر چیز قوّت سے حرکت کرتی ہے۔ رکشا، موٹر، بس، ریل گاڑی، ہوائی جہاز، سب انجن کی قوّت سے حرکت کرتے ہیں۔ انجن کی قوّت جتنی زیادہ ہوتی ہے گاڑی اتنی ہی تیزی سے حرکت کرتی ہے۔''

وارث بولا، ''ابّا جان ! ریل گاڑی تو بہت بڑی ہوتی ہے۔ اُس میں تو بہت سارے لوگ سوار ہوتے ہیں۔ اُس کے انجن کی قوّت تو بہت زیادہ ہوتی ہوگی۔'' ابا جان نے کہا، ''ہاں بیٹا! ریل گاڑی کے انجن کی قوّت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ تانگا، بیل گاڑی، گدھا گاڑی اور اونٹ گاڑی جانوروں کی قوّت سے حرکت کرتی ہیں۔ یہ سب گاڑیاں ہمارے بہت کام آتی ہیں۔ ہم اُن سے ایک جگہ سے دوسری جگہ آتے جاتے ہیں۔ سامان اور ضرورت کی چیزیں لاد کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لاتے اور لے جاتے ہیں۔''

ڈھونڈھ کر دِکھاؤ تو جانیں (میووں کے نام)

ح	ا	غ	تھ	ب	ض	م	ک	غ	ا
پ	خ	ڑ	ل	ا	گ	و	ش	ژ	خ
س	ر	ن	ب	د	ہ	ن	م	ف	و
ت	و	ی	ص	ا	ج	گ	ش	ٹ	ب
ہ	ٹ	ط	ن	م	س	پھ	د	ر	ا
ج	ک	ا	ج	و	ج	ل	ت	د	ن
چ	ل	غ	و	ز	ہ	ی	س	گ	ی

گھڑی

ابتدائی دنوں میں وقت کا سب سے بڑا پیمانہ سورج تھا۔ دن ڈھلنے اور وقت گزرنے کا حساب اس بات سے رکھا جاتا تھا کہ سورج کہاں ہے۔ وقت کو ناپنے کے لیے پہلی گھڑی بھی سورج کی مدد سے ہی بنائی گئی۔ یہ 'دھوپ گھڑی' کہلاتی تھی جو سایے کے ذریعے وقت بتاتی تھی۔ لیکن دھوپ گھڑی کی مشکل یہ تھی کہ رات کے وقت یہ بے کار ہو جاتی اور جب بادل آجاتے تو یہ رک جاتی۔ اس لیے لوگوں نے وقت کی پیمائش کے دوسرے طریقے تلاش کرنا شروع کر دیے۔

قدیم یونان اور روم میں 'آبی گھڑی' بہت مشہور تھی۔ یہ ایک برتن ہوتا تھا جس میں پانی بھرا ہوتا اور اس کے اندر ایک پیندے والا پیالہ رکھا جاتا جس میں ایک چھوٹا سا سوراخ ہوتا۔ پانی اس سوراخ سے آہستہ آہستہ بھر کر پیالے کو ڈبو دیتا اور لوگ سمجھ لیتے کہ ایک گھنٹہ گزر گیا ہے۔

اس کے بعد 'شمع گھڑی' کا رواج ہوا۔ یہ موم بتی تھی جس پر مخصوص فاصلے پر نشان لگے ہوتے تھے۔ ایک نشان سے

دوسرے نشان تک شمع کے پگھلنے کا مطلب ہوتا کہ ایک گھنٹہ پورا ہوگیا ہے۔ پھر 'ریت گھڑی' آئی جو شیشے کی نلکی کی شکل کی ہوتی تھی۔ اوپر والے حصے میں ریت بھری ہوتی جو نیچے گرتی رہتی۔ جب اوپر کا حصہ خالی اور نیچے بھر جاتا تو ایک گھنٹہ پورا ہوجاتا اور ریت گھڑی کو اُلٹا دیا جاتا۔

ریت گھڑی کا رواج اس وقت کم ہوا جب پرزوں سے بنی گھڑیاں عام ہونا شروع ہوئیں۔ شروع میں یہ بھاری اور بڑی ہوتی تھیں جو پہیوں کے گرد گھومنے والے وزن سے چلتی تھیں۔ پھر اسپرنگ لگا کر گھڑی کو چھوٹا کرنا ممکن ہوا۔ بعد میں جب پینڈولم لگایا گیا تو گھڑی کی رفتار بہتر ہوگئی اور پھر منٹ بتانے والی سوئی کا اضافہ ہوا۔ اب گھڑیاں نہ صرف گھنٹوں بلکہ منٹوں کا حساب رکھنے لگیں۔ چھوٹی گھڑیاں بننے لگیں جنھیں سنبھالنا آسان تھا اور استعمال بھی بڑھ گیا۔ ہر شخص چاہتا تھا کہ اس کے گھر کی دیوار پر گھڑی ضرور ہو۔ اس طرح گھڑی سازی ایک اہم پیشہ بن گیا۔

پہلی باقاعدہ گھڑی جرمنی کے ایک قصبے میں ۱۵۰۰ء کے قریب بنائی گئی۔ یہ کالر کی بیضوی شکل کی تھی جسے گلے میں لٹکایا جاتا۔ جلد ہی یہ گھڑی زیور کی طرح پہنی جانے لگی۔ پھر 'جیب گھڑیاں' آئیں جو سونے کی زنجیر سے لٹکی ہوتی تھیں اور چابی سے چلتی تھیں۔ یہ لباس کا حصہ سمجھی جاتی تھیں۔

وقت گزرتا گیا اور گھڑیاں جیب سے نکل کر کلائی تک پہنچ گئیں۔ یوں وقت ہمارے ہاتھوں میں آ گیا۔ جب یہ سہولت آئی تو طرح طرح کی گھڑیاں سامنے آنے لگیں۔ اب بغیر چابی کے چلنے والی، اندھیرے میں چمکنے والی، پانی سے خراب نہ ہونے والی اور چوٹ سہہ جانے والی گھڑیاں عام ہیں۔ آج کی گھڑیاں نہ صرف خوبصورت اور نازک ہیں بلکہ وقت کی پیمائش میں اتنی حساس ہیں کہ سیکنڈ کے حصے تک کا حساب رکھتی ہیں۔ دھوپ گھڑی سے کلائی گھڑی تک پہنچنے میں صدیوں کا سفر طے ہوا۔

روزانہ عہد

میں آج سے روزانہ صبح اسکول جانے سے پہلے گھر کے بزرگوں، دادا دادی، نانا نانی، والدین اور اپنے قریبی عزیزوں کو ادب و احترام کے ساتھ سلام کروں گا اور اُن کی دعائیں لوں گا۔ اسکول پہنچنے پر اپنے اساتذۂ کرام کو بھی احترام کے ساتھ سلام کروں گا۔

دوپہر کا کھانا کھانے سے پہلے اناج اُگانے کے لیے محنت کرنے والے کسانوں اور زرعی مزدوروں کے لیے دل سے شکرگزاری کا اظہار کروں گا۔

رات کو سونے سے پہلے اپنے ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرنے والے فوجیوں کو یاد کر کے تہہ دل سے ان کا شکریہ ادا کروں گا۔

میں یہ عہد خلوص اور دیانت داری کے ساتھ نبھاؤں گا تاکہ میرے اندر اچھے اخلاق، شکرگزاری، حب الوطنی اور بزرگوں کے احترام جیسی اعلیٰ اقدار پروان چڑھیں۔

پیارے طالب علم دوستو اور سہیلیو!

اگر آپ کو کسی نے نامناسب طریقے سے چھوا تو آپ بے چین ہو گئے ہوں گے، اس پر آپ بالکل خاموش نہ رہیں۔ اگر ایسا ہوتا ہے، تو آپ کو درج ذیل کام کرنے چاہئیں۔

1) اپنے آپ کو موردِ الزام نہ ٹھہرائیں۔

2) آپ کو جس پر بھروسہ ہے اسے اس واقعے کے بارے میں بتائیں۔

3) آپ پوکسو ای-باکس کے ذریعے آپ کے حقوق کے تحفظ کے لیے قائم کردہ قومی کمیشن کو بھی مطلع کر سکتے ہیں۔

جب کوئی آپ کو نامناسب طریقے سے چھوتا ہے تو آپ کو بُرا لگ سکتا ہے، آپ اُلجھن محسوس کر سکتے ہیں، آپ بے بسی محسوس کر سکتے ہیں، لیکن 'بُرا' محسوس کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، کیونکہ یہ آپ کی غلطی بالکل نہیں ہے۔

اس بٹن کو دبائیں۔

POCSO یہ e-box ویب سائٹ : ncpcr@gov.in پر دستیاب ہے۔

اگر آپ کی عمر 18 سال سے کم ہے اور آپ کو ہراساں کیا گیا ہے، آپ اُلجھن میں ہیں، پریشان ہیں یا تناؤ کا شکار ہیں، یا کسی ایسے بچّے کے بارے میں جانتے ہیں جسے ہراساں کیا گیا ہے، تو **1098** پر رابطہ کریں۔ اس طرح آپ کی اور دوستوں کی زندگی بدل سکتی ہے۔

CHILD LINE 1098 NIGHT & DAY

چائلڈ لائن 1098: یہ ایک 24 گھنٹے والی ٹول فری قومی فون سروس ہے۔ یہ چائلڈ لائن فاؤنڈیشن کی طرف سے شروع کی گئی ایک پہل ہے، جسے وزارت برائے ہنگامی حالات برائے خواتین اور بچوں کی ترقّی نے متاثرین کے لیے شروع کیا ہے۔

नए समाज की ओर
Towards a new dawn

- ہدایت: طلبہ کو محفوظ اور غیر محفوظ لمس کے تعلق سے معلومات دیں۔

राज्यगीत

जय जय महाराष्ट्र माझा, गर्जा महाराष्ट्र माझा
जय जय महाराष्ट्र माझा, गर्जा महाराष्ट्र माझा ।।धृ।।

भिती न आम्हा तुझी मुळी ही गडगडणाऱ्या नभा
अस्मानाच्या सुलतानीला जबाब देती जिभा
सह्याद्रीचा सिंह गर्जतो शिव शंभू राजा
दरी दरीतून नाद गुंजला महाराष्ट्र माझा
जय जय महाराष्ट्र माझा, गर्जा महाराष्ट्र माझा ।।१।।

काळ्या छातीवरी कोरली, अभिमानाची लेणी
पोलादी मनगटे खेळती, खेळ जीवघेणी
दारिद्र्याच्या उन्हात शिजला
निढळाच्या घामाने भिजला
देश गौरवासाठी झिजला
दिल्लीचे ही तख्त राखितो, महाराष्ट्र माझा
जय जय महाराष्ट्र माझा, गर्जा महाराष्ट्र माझा
जय जय महाराष्ट्र माझा ।।२।।

समग्र शिक्षा
Samagra Shiksha
(مُفت تقسیم کے لیے)

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پُستک نرمتی وابھیاس کرم
سنشودھن منڈل، پونہ - ۴۱۱۰۰۴ -
उर्दू बालभारती इयत्ता चौथी (उर्दू माध्यमासाठी)

महाराष्ट्र राज्य पाठ्यपुस्तक निर्मिती व अभ्यासक्रम संशोधन मंडळ